Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

319

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम — इंगलैण्ड ऐण्ड इण्डिया

लेखक — लाला बैजनाथ बी० ए०

प्रकाशन वर्ष 1887

आगत संख्या 319

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

319

319

319;U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

14

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مالک این کتب شدہ بھوانی پرشاد ساکن ... ضلع بجنور

الحمد للہ والمنۃ کتاب لاجواب مسمی بہ

ردّ الاباطیل

مؤلفہ منشی کیول رام صاحب مدرس تحصیل چاندپور ضلع بجنور

الحکم

حسب حکم جناب صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن اودھ

وبسفارش رای منشی درگا پرشاد صاحب بہادر انسپکٹر مدارس

سرکل غربی اودھ

واسطے ہدایت [illegible] دیہاتی اودہ

ماہ مئی ۱۸۷۵ع

مطبع نامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین چھپا

قیمت فی جلد

0.3
68
Acc. 1447
319,U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

[illegible]

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

गुरुकुल कांगड़ी
पुस्तकालय
आगत सं० ९४६
दिनांक

ردّ الاباطیل

اکثر لوگون کو ہم دیکھتے ہین کہ اشیای باطلہ و امور بیفایدہ پر اسقدر
مائل ہین کہ اپنے تحقیقی کامون کو چھوڑکر اونکو بصد اعتقاد اختیار کرتے ہین
اور ہزارون نوع کے نقصان جسمی و مالی اون امرون کے باعث لاحق
ہوتے ہین مثلاً بعضے کیمیا و تسخیر علویات مین اسقدر مصروف
ہوتے ہین کہ اونکو اپنے املاک و دولت اور امور خانگی کی کچھ خبر نہین
اور بعضے انتظار ساعات نیک مین اتنا زمانہ صرف کردیتے ہین کہ وقت
انجام کار تمام ہوجاتا ہے اور بعضے تقدیر پر اسقدر متوکل ہوجاتے ہین کہ
کاروبار دنیا اور وسائل تحصیل معاش و معاد چھوڑ دیتے ہین بلکہ تعلیم
اطفال سے بھی غافل ہوجاتے ہین اور کہتے ہین کہ جو کچھ اسکے
نصیب مین ہوگا آپ ہی رفتہ رفتہ ہوجائیگا اور بعضے تعویذ گنڈے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جھاڑ پھونک پر اتنے فریفتہ ہین کہ علاج اپنا اور اولاد کا مطلق نہین کرتے اور اپنی اور اونکی جان کھو بیٹھتے ہین غرضکہ ہندوستان مین ایسی بہت باتین ہین جن سے لوگون کا بہت نقصان مال وجان ہوجاتا ہے بنظر رفاہ عام یہ رسالہ موسوم بہ رد الاباطیل خاکسار کیول رام ہوشیار مدرس تحصیلی چاندپور ضلع بجنور نے مرتب کیا امید کہ بنظر فیض اثر جناب مستطاب معلی القاب صاحب ڈائرکٹر بہادر گذر کر منظور و مقبول ہو اور ناظرین کو وہ فائدہ جو آجتک کسی کتاب سے نہین ہوا ہے حاصل ہو اور یہ رسالہ علاوہ درس طفلان کے تعلیم دختران مین بھی بہت مفید ہے کیونکہ عورات کا اعتقاد تعویذ گنڈے او میران مدار پر بہت ہوتا ہے اور وہ اپنی اولاد کو ایسی منتین مانکر او علاج سے محروم رکھکر تباہ اور ہلاک کردیتی ہین۔

واضح ہو کہ ہم ان اوراق مین وہ حالات مندرج کرینگے جو اپنے او گذرے ہین یا کسی شخص پر اپنے روبرو گذرتے دیکھے ہین اور بعض اعتقادات جہلا کو دلائل عقلیہ سے باطل کرینگے جن سے وہ نہایت نادم ہوجاتی ہین بلکہ بعض ایسے تباہ ہوجاتے ہین کہ کچھ ٹھکانا نہین لگتا۔

کیمیا

کیمیا کے لغوی معنی مکر و حیلہ ہین اور اصطلاح مین ایک عمل مشہور ہے جس سے اجساد ناقصہ کو مرتبہ کمال پہونچاتے ہین یعنی قلعی اور مس نقرہ اور طلا بناتے ہین چونکہ یہ عمل خالی حیلہ و مکر سے نہین ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسواسطے یہ نام پایا بلکہ یہ تعریف بہت ٹھیک ہے کہ کیمیا ایک علم ہے
جس سے تبدیل بعض قوای اجرام معدنی کی ہوتی ہے تا حاصل ہو
سونا اور چاندی کم قیمت دھاتون سے پوشیدہ نرہے کہ اکسیر بعضون کے
نزدیک ممتنع الوجود ہے اور حکما کے نزدیک اکسیر قلب ماہیت کا نام ہے
اور بعض کا اعتقاد یہ ہے کہ ایسی کوئی چیز نہین اور نکوئی ترکیب یا عمل
ایسا ہے جس سے رانگا یا تانبا۔ سونا یا چاندی ہوجائے اور اونکے نزدیک
یہ عمل بے ایمانو نکا ہے اور صاحب معرفت اوس سے بری ہین اصطلاح
انگریزی مین رسائل کیمیا مراد اون رسالون سے ہے جنمین ترکیب اور
تفصیل بعض اجزاے اجسام کی مرقوم ہے مثلاً یہ جاننا کہ ہوا کتنے
اجزاے مختلفہ سے بنی ہوئی ہے اور اون اجزا کو علحدہ کرلینا کیمیا ہے نہ سونا
چاندی بنانا ان تینون قولون یعنی بیان ارباب لغت و صحاب طب و اہل فرنگستان سے
ظاہر ہوگیا کہ سونا اور چاندی نہین بنتا عوام کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ چاندی کی
کان نہین ہے جتنی چاندی جہان مین ہے سب کیمیا سے بنی ہوئی ہے یہ بات
اونکے دل مین کیمیاگرون کے بہکانے سے جمگئی ہے کہ اونھون نے
واسطے اپنے اثبات مطلب کے اونکو بہکا رکھا ہے اگر وہ صاحب
علم ہون تو کیوں دھوکا کھائین کتب مروجہ مین مذکور ہے کہ چاندی کی
کان ہے شیخ سعدی فرماتے ہین بیت گرچہ سیم و زر زسنگ آید ہمی +
در ہمہ سنگے نباشد زر و سیم + عبدالواسع جبلی نے کہا ہے بیت

تا ہمی خیزد ز معدن لعل و در و سیم ناب	باد خصمان ترا زاندوہ رنج و درد و تاب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چونکہ اکثر عوام کو یہ کتابین میسّر نہین آتین اور مضمون انکا بخوبی نہ سمجھتے تھے ایسی باتون سے غافل رہے اب کہ بکمال فیض عام سرکار بہت سی کتابین زبان اردو مین تصنیف ہوکر شہرون اور قصبون مین جاری ہوگئی ہین یقین ہے کہ ہندوستانیون کی جہالت دور ہوجائیگی اور جغرافیہ کو پڑھکر معلوم کرلینگے کہ چاندی بھی ایک جسم معدنی ہے اور کیمیاگرون کے مقولات کو فوراً جھوٹ سمجھ جائینگے چونکہ ثابت ہوگیا کہ کتابون مین کیمیا کو حیلہ و فریب لکھا ہے پس چاہیے کہ کیمیاگرون کو حیلہ ساز و مکار جانکر اونکو پاس نہ آنے دین اور بھلا کیمیا کیونکر ہوسکتی ہے بعض دو چیزون کے درمیان ایک اور چیز ہوتی ہے مثلاً چارپایون اور گھوڑے کی درمیان گدھا ہے کہ بہت مشابہ ہے گھوڑے سے اور درمیان جانورون اور آدمیون کے بندر ہے اسیطرح درمیان اور دھاتون اور سونے کے تانبا ہے جبکہ اصلاح و تدبیر سے گدھے کا گھوڑا اور بندر سے آدمی نہین بن سکتا تانبے سے سونا کیونکر بن سکتا ہے ایسی درمیانی چیز کو برزخ کہتے ہین۔

انسان کو لازم ہے کہ جب کوئی کیمیاگر اسکے پاس آئے تو اوسکو اوپر کی لکھی ہوئی باتون سے قائل کرے اور کہے کہ اگر کیمیا موجود ہوتی تو اساتذہ اسکو کیون ممتنع الوجود لکھتے اور اسکو معدوم کیون سمجھتے محمد جان قدسی نے کہا ہے **بیت** مفقود شد مروت و معدوم شد وفا * این ہر دو نام ماند چو عنقا و کیمیا * سعدی شیرازی نے کہا ہے **بیت** کیمیاگر بغصہ مرد و برنج * ابلہ اندر خرابہ یافتہ گنج * اب ہم واسطے اطلاع ناظرین کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اون فریبونکا حال بیان کرتی ہین جنسے کیمیاگرون نے فریب دیکر مال مردمان لیا ہی۔
سنہ ۱۸۴۸ع مین ایک پنڈت مشین ٹیکے اور دہوتی سے درست نہایت
چستی و چالاکی کے ساتھہ جس سے استغنا اور بے پروائی ظاہر تھی
سنہ مذکور راؤ شیوجی رام صاحب قوم کھتری باشندۂ دہلی کے مکان پر
تشریف فرما ہوئے اور دالان مین داخل ہونے سے پہلے کہنے لگے
کہ شیوجی رام کہان ہے ابہی ملازمان راؤ صاحب موصوف ہوشیار
بہی نہوئے تھے کہ راؤ صاحب نے اونکی آواز سنکر اور شان و
شکوہ دیکھکر بہت تعظیم و تکریم سے ڈنڈوت کرکے پاس اپنے بٹھایا
اور پوچھا کہ آپ کون ہین اور کہان سے تشریف فرما ہوئے ہین اور
اس نیازمند سے آپ کا مطلب کیا ہے پنڈت جی صاحب نے
بکمال فصاحت بیان کیا کہ مین پنڈا جوالامکھی کا ہون آپ نے اس
سال مین جو کنیان اور لنگڑے یعنے دختران اور اطفال خرد سال
بنام مہا مائی بکمال حسن عقیدت و خلوص نیت جمائے تھے اور اونکو
دچھنا دیکر خوش و خرسند کیا تھا یہ کام تمہارا مہا مائی نے پسند کیا
اور تمپر نہایت مہربان ہوئین اور مجھسے خواب مین ارشاد فرمایا کہ میرے
سیوک مسمی شیوجی رام کھتری ساکن دہلی کو دس ہزار روپیہ کا سونا
بناکر دے آ اور تدبیر اور بنا لینے کی سکھا اسلیے بموجب ارشاد مہا مائی
کے آپ کے پاس آیا ہون آیندہ آپ کی مرضی اور یہ کہکر تا استغنا
ظاہر ہو ارادہ برخاست کا کیا راؤ صاحب نے اونکو نہایت بے پروا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیکھکر بیان کیا کہ مہاراج میرے ایسے کہان نصیب ہین کہ میری خدمت
اورٹہل سری دیوی جی کو پسند آئے لیکن اونھون نے آپ اپنی کرپا
مجھ سے آدہین اور غریب پر فرمائی اونکے حکم سے مجھکو کسیطرح چارا
نہین یہ تو حکم اونکا سراپا میری بہبود کا ہے اگر برخلاف اسکے اونکا
حکم ہوتا تو بھی مجھکو نقصان جان و مال سب گوارا تھا اونکے پرشاد سے
انکار کرنے کی ہرگز میری مجال نہین آپ کرپا کرکے پہلے نمونہ مجھکو دکھا دیجیے
کہ کیونکر آپ سونا بنائین گے یہ بات راؤصاحب کی سنکر جو اشخاص کہ
حاضرین مین دانشمند تھے سمجھ گئے کہ راؤصاحب فریب مین آگئے
لیکن جاے دم زدن نتھی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ہمارے روکنے سے
راؤصاحب ناخوش ہونگے اور برملا کہین گے کہ تم حاسدون کو میرا
نفع خوش نہین آتا اور ہرگز اپنے ارادے سے باز نہ آئین گے کیونکہ
لالچ بری بلا ہے **دوہرا** مکھی بیٹھی شہد پر رہے پنکھ لپٹاے ٭
ہاتھ ملے اور سر دھنے لالچ بری بلاے ٭ **بیت** بدوزد طمع دیدۂ
ہوشمند ٭ درآرد طمع مرغ و ماہی بہ بند ٭ اور جو بلازم کم خرد
اور نافہم تھے خوش ہوتے تھے کہ اگر راؤصاحب زیادہ مالدار ہوجائین گے
توہماری ترقیان ہونگی اور پنڈت جی کے کلام کی تائید کرنے لگے
پنڈت جی نے اونمین سے ایک شخص سے کہ اونکا بڑا امیدوار تھا بآواز بلند
کہا کہ دوپا چلدشتی اور کچھ گندھک و پارا وغیرہ خرید لاؤ وہ شخص حسب الحکم
راؤصاحب بہت جلد بازار سے اشیاے مذکورہ لے آیا پنڈت جی نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کچھ چالاکی اور فریب اسطرح کیا کہ کسی پر ظاہر نہوا اور اون اپلون مین
اشیاے مذکورہ رکھواکر آگ دلوادی تھوڑی دیر مین اوسی شخص سے
کہا کہ دیکھہ اسمین سونا بنگیا اوسنے راکھہ ہٹا کر جو دیکھا تو فی الحقیقت ایک
ریزہ سونے کا تھا پنڈت جی نے کہا کہ اسے فروخت کر لاوہ سپاہی
دیال مل صراف کی دوکان پر کہ خزانچی اور حساب دار راؤ صاحب کا
تھا گیا اور سب ماجرا بیان کیا صراف نے دام تو اوس سونے کے
دیدیے مگر اوس سپاہی سے کہا کہ راؤ صاحب کے کان مین کہدینا
کہ عمل زرسازی بدون فریب نہین ہوتا ہوشیار رہنا اور مین بھی
آتا ہون غرضکہ پنڈت جی نے اوس قیمت زر مین کہ ۷ر تھی لڈو مول
منگواکر حاضرین کو تقسیم کردیے۔

یہ حال دیکھکر راؤ صاحب کو یقین کامل ہوا کہ فی الحقیقت ہمارے
نصیب جاگے اور ستارا اوج پر آیا اور پنڈت جی سے کہا کہ واسطے
بنانے دس۱۰ سیر سونے کے جو اجناس درکار ہون متصدی کو لکھوا دیجیے
پنڈت جی نے کہا کہ ایک مٹکا جسمین بارہ سیر پانی آسکے اور تھوڑا شنگرف
تو مجھکو منگوا دیجیے کہ منتر اوس پر لکھہ لاؤن اور دس۱۰ سیر برادہ تانبے کا اور
کسیقدر گندھک وغیرہ اور چیزین بھی لکھوا کر کہا کہ یہ چیزین منگوا رکھنا
کل گھان اسکا چڑھا دونگا غرضکہ پنڈت جی اوس گھڑے اور شنگرف کو
لیکر روانہ ہوگئے اور راؤ صاحب نے سب اشیاے مطلوبہ اونکی
منگا رکھین دوسرے روز پہر دن رہے پنڈت جی تشریف فرما ہوے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور اپنے منگوائے ہوئے اشیا کو دیکھکر بولے کہ سب چیزین تو
آگئی ہین لیکن چھتیس ۳۶ تولہ سونا خالص درکار ہے کہ ان اشیا مین ملاکر
اس گھڑے مین بند کرکے آگ پر چڑھایا جائیگا تب اس راقم سطور نے
کہ ایک ادنی ملازمون راؤ صاحب مین تھا پوشیدہ راؤ صاحب سے
عرض کیا کہ مین نے ابتک بباعث خوف کے آپ سے کچھہ نہین کہا
اب کہتا ہون کہ یہ علم بالکل جھوٹا ہے اور ایسے آدمی دغاباز ہوتے ہین
آپ سونا نہ منگوائیے ورنہ آپ زک اوٹھائین گے اسبات کو سنکر
راؤ صاحب گھبرائے لیکن طمع بری شے ہوتی ہے اتنا تو پنڈت جی
سے دریافت کیا کہ آپ تو خود سونا بناتے ہین اتنا سونا کیون منگواتے
ہین پنڈت جی نے جواب دیا کہ کرپاندھان آپ تو دانا ہین خوب
جانتے ہین کہ بدون ضامن کے دہی نہین جمتا یہ سونا ملانا بمنزلہ ضامن
کے ہے اور سوائے اسکے یہ سب چیزین تو آپ اپنے ہاتھہ سے اس
گھڑے مین رکھین گے بندہ تو دور بیٹھا رہیگا کسی چیز کو ہرگز ہاتھہ
نہ لگائیگا غرضکہ راؤ صاحب کچھہ زیور طلائی گھر مین سے لائے اور وہ زیور
چھتیس تولہ سے کچھہ کم تھا اوتنا سونا صراف کی دوکان سے طلب کرلیا
تب پنڈت جی نے کہا کہ آپ ایک تار آہنی مین اس تمام زر کو باندہ کر
ایک گولا سا بنالین کہ بکھر نجاے غرضکہ ایسا ہی ہوا اور پنڈت جی
دور ہو بیٹھے تب پنڈت جی نے کہا کہ اس گولہ زر کو آہستہ اس
گھڑے مین رکھکر اوپر یہ دس سیر برادہ تانبے کا رکھکر پھر یہ ادویہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوسپر رکھدو اور مونھہ گھڑے کا خوب تارون سے باندہ دو۔
القصہ یہ سب باتین ایسی عجیب و غریب تھین کہ کسیکو گمان نرہا کہ یہ
زراس گھڑے مین سے کہ آگ پر رکھا جائیگا فوراً نکل آئیگا بعد اوسکے
پنڈت جی نے اپنے ہاتھ سے ایک بھٹی طیار کی جسکا ڈول شکل مخروط
ناقص تھا یعنے اوپر سے چوڑی نیچے سے تنگ تھی اور اوسکے نیچے
ایک سوراخ فراخ بھی رکھا کہ دھوان نکل جاے پھر اوس بھٹی مین اُپلے
بھروا کر اور اوسمین گھڑا جسمین سب مال تھا رکھوا کر ہلکی ہلکی آنچ کروا دی جس
کوٹھری مین یہ سب ہوا تھا اوسمین اور اَور کئی درجون مین دھوان بھر گیا
اور لوگون کے آنکھون سے آنسو بہنے لگے اوسوقت پنڈت جی کہتے تھے
آگ کم کرو کبھی کہتے تھے زیادہ اس قیل و قال مین آپ بھی اوٹھکر ایک بار
آگ درست کرکے باہر آبیٹھے اور چکنی چپڑی باتین کرنے لگے پھر
رفع احتیاج کے واسطے بیت الخلا گئے ذرا دھیان بٹا تھا کہ پنڈت جی
غائب ہوگئے ملازمان راؤصاحب نے ادہر اودہر دیکھا پنڈت جی کا
نشان نپایا اوسوقت راؤصاحب اور چند اَور آدمی کہنے لگے کہ اس گھڑیکا
مونھہ تارون سے بندھا ہوا ہے اور سونے کا گولا سب مصالح کے نیچے
دبا ہوا ہے اور سواے اسکے آگ بہت دیر سے جل رہی ہے اور پنڈت جی
صرف ایک بار آگ درست کرنے گئے تھے سو فوراً نکل آئے کچھ دیر نہین لگی
یہ ممکن نہین ہے کہ وہ دغا کر گئے ہون مگر اب وہ خود ٹل گئے ہین کہ کام تو
بنگیا ایسا نہو کہ اور لوگ ہمارے پیچھے پڑین کہ ہمین بھی کیمیا بتا دیجیے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غرضکہ راؤ صاحب نے اوس حجرے کو مقفل کرکے وہین پلنگ بچھواکر خوشی سے آرام فرمایا علی الصباح اوٹھکر مارے خوشی کے خود درحجرہ وا کیا تو کیا دیکھتے ہین کہ بھٹی مین جو دو دکش سوراخ تھا اوسکی راہ سے تمام برادا تانبے کا باہر نکلا پڑا ہے پھر جو گھڑے اور بھٹی کو ٹٹولا تو نشان زر کے گوڑ کا نتھا یہ دیکھکر نہایت بدحواس ہوئے اور اپنی نادانی پر بہت نفرین کرتی ناچار چند آدمی پنڈت جی کی تلاش کو ادھر اودھر بھیجے مگر پنڈت جی کا کچھ پتا نہ لگا۔

رمّال کا فریب

جب چند ساعت مین یہ خبر مشہور ہوگئی کہ راؤ شیو جی صاحب کا بہت سا مال ایک کیمیاگر دغا دیکر لیگیا تین شخص جسمین ایک نہایت معمّر قوم کا کشمیری اور دو بہ نسبت اوسکے کم عمر تشریف لائے اور روبرو راؤ صاحب کے بہت افسوس کیا کہ اسقدر مال آپ کا مفت ضایع ہوا اور کہا کہ یہ کشمیری صاحب فن رمل مین نہایت مشاق ہین مال اور ہر دم غائب شدہ کا فوراً پتا اور مقام بتا دیتے ہین ہم کہ آپ سے نہایت اتحاد دلی رکھتے ہین اور یہ کام بہت جلدی کا ہے انکو ساتھ لیتے آئے ہین راؤ صاحب نے اس مقولے کو فراموش کرکے کہ انچہ از دزد ماند رمال برد کشمیری صاحب سے قرعہ پھکوایا اونھون نے ایک زائچہ کھینچکر بعد غور تمام فرمایا کہ پنڈت جی مع مال ابھی شہر کے اندر ہین اگر آپ تدبیر کرین تو جلد دستیاب ہوسکتے ہین راؤ صاحب نے بہت ممنونی اونکی ظاہر کرکے کہا کہ آپ تدبیر بتائین تو مجھکو اوس کے کرنے مین کچھ تامل نہوگا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کشمیری صاحب نے کہا کہ آپ اسیوقت کہ ساعت سعید ہے ایک ڈہولنا
کہ بصورت استوانہ ہو ایک تونے سونے کا بقدر تین انچہ لنبا بنوا منگائیے
ہم اوسپر ایک منتر پڑہینگے وہ اوس منتر کے زور سے لڑہکتا ہوا جہان
پنڈت جی بیٹھے ہین پہونچ جائیگا آپ مع چند آدمی کے اوس ڈہولنے کے
پیچھے پیچھے جائیے گا اور اونکو گرفتار کر لیجیے گا۔
یہ سنکر راؤ صاحب خوش ہوئے اور جلد ڈہولنا بنوا منگایا اوس کشمیری نے
اوسکو ہاتھہ مین لیکر کچھہ منتر پڑہا اور اوسپر کچھہ لکھکر کہا کہ ڈہولنا دیر مین
بنکر آیا ساعت ٹل گئی سہ پہر کے وقت پھر ساعت آئے گی تب اسکو
روانہ کرینگے اسکو آپ رہنے دین غرض اونکو وہ ڈہولنا دیکر تینون
شخص رخصت ہوئے سہ پہر کو راؤ صاحب نے بہت راہ دیکھی کشمیری صاحب
نہ آئے تب ایک شخص نے کہا کہ آپ اوس ڈہولنے کو بغور دیکھیے ایسا ہو
کہ رمال صاحب بھی ہتھا پھیر گئے ہون غور کر کے جو دیکھا تو فی الحقیقت ڈہولنا
پیتل کا تھا اور اصلی رمال صاحب بدل لیگئے تھے یہ ماجرا دیکھکر بہت ہی
رنجیدہ ہوئے اور نقصان پایہ اور شماتت ہمسایہ کا نقشہ ہوا۔
حکمت پنڈت جی نے یہ کی تھی کہ اوس گھڑے کی پیندی تراش کر
پھر لاکھہ سے جوڑی تھی تاکہ آگ کی گرمی سے لاکھہ پگھل کر جوڑ کھل جاوے
اور وزن سے تانبے کے گولا دیکر نیچے آپڑے اور اوس جوڑ پر منتر کے
بہانے سے شنگرف سے اسطرح حروف لکھے تھے کہ نشان جوڑ کا مٹ گیا تھا
جب اوس مقام کو ذرا گرمی پہونچی جوڑ کھل گیا اور اوپر کے دباؤ سے گولا زر کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہنچے کو لنڈہا تک آیا پھر جبکہ پنڈت جی تھوڑی دیر کے واسطے آگ سلگانی گئے تھے اوس گولے کو اوٹھا لائے تھے اتنے عرصے مین کب گمان ہو سکتا تھا کہ آگ بھری ہوئی بھٹّی مین سے گھڑا نکالا اور اوسکو سرد کر کے کھولا اور اوپر سے تانبا ہٹا کر گولا گرم نکالکر ٹھنڈا کر کے اوٹھا یا ہو یہ فریب کہ معلوم ہو سکتا تھا کہ وہ خود نکل پڑا اور ٹھنڈا ہوا ہوا پا رکھا ہے۔

یہ سب ماجرا راقم کے روبرو ہوا ہے اور جو اور فریب کیمیاگرون کے سُننے مین ہین بقول شاعر ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ * اونکا لکھنا باعث طول ہے راقم نے اپنے بڑے بھائی لالہ مٹھن لال سے جنھون نے ۳۵ سال تک کیمیا کی تلاش فقیران قرب و جوار و درویشان کوہسار سے کی تھی اور آخر کو اپنی محنت اور زر خرچ کرنے پر افسوس کیا پوچھا کہ پیشتر تو کیمیاگر رتّی دو رتّی یا ماشہ دو ماشے چاندی بنا کر کیون فریب دیتے ہین اور زیادہ نہین بنا دیتے اسکے جواب مین فرمایا کہ عزیز من فریب رتّی یا ماشے کا دینا بہت آسان ہے اور اتنا اپنا نقصان اوٹھا کر پھر کیمیاگر بہت کچھ نفع حاصل کرتے ہین انسان کو لازم ہے کہ اونکی رتّی دو رتّی کا تماشا دیکھے اور زیادہ نہ بنوائے بلکہ مناسب یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئین کیمیاگر ظاہر کرے اوسکو پاس نہ آنے دے اس فرقے کے فریب بڑے بڑے ہین فوراً سمجھہ مین نہین آسکتے۔

مثلاً کیمیاگر کیا کام کرتے ہین کہ کسی گھانس یا ساگ کی ڈنڈی مین ماشے یا آدہ ماشے چاندی کا تار پرولاتے ہین اور امیرون سے کہتے ہین کہ آپ پہلے ہمارا تجربہ کر لین اور اونسے کسی ظرف مین اوتنا ہی پارا گندھک سہاگا وغیرہ رکھوا کر اوپر اوسکے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ گھانس یا ساگ جسمین وہ تار چھپالاے ہین رکھکر آگ روشن کروا دیتے ہین پارا تو اوڑ جاتا ہے اور گھانس جل جاتی ہے سہاگے کی لاگ سے وہ تار گھل کر چاندی کی ٹکیا بنجاتا ہے چونکہ حقیقت مین وہ چاندی ہوتا ہے بازار مین فروخت ہوجاتا ہے یا سونے چاندی کے بہت چھوٹے چھوٹے ریزے کسی چیز سے رنگ کر راکھہ مین ملالاتے ہین اور اوسکو خاک اکسیر بیان کرکے فریب دیتے ہین اور سوا اسکے بہت سے ہتھکنڈے اونکو یاد ہوتے ہین۔

ایک خانصاحب نہایت عقیل قصبہ حسن پور علاقہ مرادآباد مین تھے اونسے ایک روز ذکر کیمیاگرون کا آگیا اونھون نے فرمایا کہ اگر جست اور تانبا بلکہ زر د نہو جاتا تو فریب کیمیاگرون کا بہت کم کارگر ہوتا یہ کمبخت کسی تدبیر سے تھوڑا سا جست اور تانبا ملاکر امیرون کو دکھاتے ہین اور کہتے ہین کہ کچھہ رنگت آگئی ہے مگر ایک آگ کی کسر رہ گئی ہے ابکی انشاء اللہ تعالی خالص سونا طیار ہوجائیگا۔

ایک نہایت مشہور کیمیاگر جنھنے اکثر راجاؤن اور امیرون کو فریب دیے ہین میرے پاس تشریف لائے اور اپنے رومال کی گرہ کو بار بار سنبھالتے تھے مین نے پوچھا کہ حضرت اسمین کیا ہے نہایت احتیاط سے ایسی باتین کین جن سے معلوم ہوا کہ چاندی بنی ہوئی ہے غرضکہ مجھکو دکھائی مین نے عرض کیا کہ حضرت آپ تو سیرون چاندی سونا بناتے ہین یہ مجھکو عنایت کیجیے کہنے لگے کہ یہ تو اور شخص کو دکھانے لیے جاتا ہون تمکو سیر بھر کل یہ سونا بنوا دونگا فدوی نے کہا کہ مین تو اتنے ہی پہ قانع ہون مجھکو اور نہین درکار الغرض بہت شرمائے اور کہنے لگے کہ منشی صاحب خدا نے ہمارا رزق یون ہی مقرر کیا ہے تم مہربانی کرو اور پردہ فاش نکرو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دست غیب

بعض اشخاص اپنے تئین مشہور کیا کرتے ہین کہ ہم غیب سے چیزین جو چاہیں
منگا لیتے ہین خواہ روپیہ خواہ میوہ خواہ اور کچھہ نادان رئیس و تونگر اونکی
نہایت خاطرداری و تواضع کرتے ہین اور اتنا نہین سوچتے کہ یہ شخص اگر ایسا
ہوتا تو آج دولت و حشمت مین کم قارون و سلیمان سے نہوتا اور کیون حال اور بار
درویشی سے یا صورت سوال بنکر ہمارے پاس آتا بغرض کر اس معاملہ کو خوب بصور
غور کرکے دیکھا تو سواے چالاکی اور فریب اور شریک کرلینے ایک دو معتمد جو بہار
یا خادم اوسی امیر کے اور کچھہ بات نہین ۔

عرصہ پچاس برس کا گذرا کہ شاہجہان آباد مین بمحلہ کوچہ گھاسی رام ایک شخص
میر مظفر علی نام علم دست غیب مین نہایت مشہور تھا اور فدوی بھی اونکے گھر
واسطے تحصیل علم فارسی کے جایا کرتا تھا ایک روز اونکے گھر پانچ چھہ آدمی
امیر مسافر کو واسطے تماشا دکھانے کے لائے ہوے اونمین سے ایک نے کہا
کہ میر صاحب آپ تھوڑی سی چیز تو دست غیب سے منگا لیتے ہین آپکا علم ہم
جب جانین کہ آج ایک ٹوکرا بھرا ہوا انگورون کا منگا لین میر صاحب موصوف نے
کہا کہ فلان کوٹھری مین تم سب جا کر اول دیکھہ آو کہ یہ کوٹھری صاف پڑی ہے ایک
تنکے تک کا بھی نشان اسمین نہین ہے اور میرے موکل اس کوٹھری مین ا
کرتے ہین وہ سب لوگ جا کر اوسکو دیکھہ آئے وہ کوٹھری بالکل صفا تھی تھوڑی
دیر مین جو میر صاحب گئے اوسی کوٹھری مین سے ایک ٹوکری انگورون سے بھری ہوئی
اوٹھا لائے یہ بات دیکھکر وہ لوگ متعجب ہوئے اور وہ امیر مسافر میر صاحب کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بڑہ صاحب کرامات جانگر اور دو شالہ اور کچھ نقد بھی دیکر رخصت ہوے بعد
چند روز کے یہ فدوی غیبت مین میر صاحب کے اوس کوٹھری مین گیا بہت
جستجو کی کہ یہ چیزین جو میر صاحب اسمین سے لے آتے ہین اوسکا رکھنے اور چھپانیکا
موقع کہان ہے کچھ حال نکھلتا تھا یکایک کواڑ کو جو بند کیا تو کیا دیکھتا ہون کہ
کواڑ کے پیچھے آثار مین ایک بہت بڑی جا ہی خالی ہے اور اوسمین انار اور سیب
اور بادام اور چند طرح کی چیزین رکھی ہوئی ہین تب مین سمجھا کہ حضرت کا کوئی رفیق
اور بصورت اجنبی تماشا دیکھنے والون کے آجاتا ہے کسی ایسی ہی چیز کا نام لے دیتا ہے
جو یہان موجود ہے در نیولا ایک شخص بمقام بلدیو ر آیا اور اوسنے اپنے تئین سوا
اور کمالون کے دست غیب مین نہایت مشہور کیا اور ایک باشندہ بلدیو رکے گھر
ہنگام شب کوزہ مصری کا منگایا حاضرین نے بہت تعجب کیا اور اوسکو کھا کر دیکھا تو
فی الحقیقت مصری تھی راقم نے یہ بات سُنی تو وہان کے حاضرین سے پوچھا کہ
کس طرح پیر اونھون نے کوزہ مصری کا منگایا تھا کہا کہ ایک چادر سفید بچھائی تھی اور کچھ منتر
پڑھا اور بعد تھوڑی دیر کی چادر کے نیچے سے مصری نکلی بندے نے کہا کہ تم سب حاضرین مین سے
کوئی شخص اوسکا شریک ہوگا اور متصل چادر کے بیٹھا ہوگا اوسنے مصری رکھدی ہوگی
اگر میرے سامنے ایک بتاسا بھی اوسسے منگوا دو تو مین دس روپیہ دون
غرضکہ یہ بات مشہور ہوتے ہی شخص مذکور وہان سے گریزان ہوا —

بھوت پریت کا بیان

یہ بات ہندوستان مین نہایت مشہور ہے کہ فلانے کو بھوت لپٹا ہے یا فلانا
شخص مر کر پریت بنگیا ہے اور اوسکے معالجات بجز بھوجون اور مالیون اور

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نجاروں وغیرہ بے علم اشخاص اور بعضے پڑھے ہوؤں سے کہ تعویذ گنڈہ پر
اپنی اوقات بسر کرتے ہین کرا کر اکثر بیماروں کو ہلاک کروا ڈالتے ہین۔
نہایت غور کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ بھوت درحقیقت فساد قوت متخیلہ سے معلوم ہوتا
بجز خلل دماغی اور کوئی بات نہین اور عورات بدکار اور اطفال شریر مکر سے بھی اپنے
بھوت چمٹا ظاہر کرتے ہین۔
ایک عورت نے مشہور کیا کہ اوس شخص کو بھوت چمٹا ہے ہزاروں طرح کی خرابیاں
پیدا کین سیانے عامل بہت سے آئے کوئی علاج اوسکو کارگر نہوا مین نے ایک روز
اپنے ایک دوست کے سامنے یہ بیان کیا اوسنے کہا کہ اگر اوسکے والی وارث
کسی مسن شخص کو عامل مشہور کرین اور اوسکو نہایت تعظیم و تکریم سے گھر لائین اور
وہ عامل ایک پھول اوس عورت کے سر پر رکھکر سونگھے اور پھر کہے کہ مجھکو علم سے
معلوم ہوا کہ اسکو ہرگز بھوت نہین چمٹا یہ فریب کرتی ہے اور اگر اسکو بھوت چمٹا ہے
تو اوسکے پانون مین ایک تکلا آگ پر گرم کرکے ٹھونک دو اگر بھوت ہوگا تو اوسکو
کچھہ آزار نہ پہونچے گا۔
القصہ یہی تدبیر کی گئی جب عورت نے وہ تکلا گرم دیکھا کہ لوگ اوسکے پاؤن مین
ٹھونکے ہی دیتے ہین جھٹ دو تین ہچکیان لیکر ہوش مین آکر کہنے لگی کہ اب
مجھسے بیماری دور ہوگئی اور اگر پھر ہو تو تمکو اختیار ہے غرضکہ اوس روز سے
پھر چالیس برس تک ہمنے سنا کہ وہ عورت بعارضۂ آسیب بیمار نہوئی۔
ایک اور عورت نے بھوت چمٹنے کے آثار ظاہر کیئے بندے کے اوستاد نے
کبھی اس قسم کا بیمار نہ دیکھا تھا اونھوں نے بیان کیا کہ جسوقت اس عورت پر بھوت آئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو مجھکو اطلاع کرنا کہ مین دیکھون کہ بھوت چھٹی ہوئی عورتین کیا کیا باتین کرتی ہین
غرضکہ ایک روز بحالت شدت بیماری مین میرے اوستاد میرے ساتھہ وہان
تشریف لیگئے عورت نے دیکھتے ہی اونکا نام لیکر پکارا اوستاد نے پوچھا کہ تو
کون ہے اوسنے کہا کہ مین موہن لال ہم سبق تمھارا ہون اور فلان کتاب ہم
تم نے ایک روپیہ چھہ آنے کو بشراکت خریدی تھی تمکو یاد ہوگا یہ سنکر مجھکو اور میرے
ہمراہیون کو یقین ہوگیا کہ بلاشک اسکو بھوت چمٹا ہے ورنہ اس عورت نے
کبھی اوستاد کو نہین دیکھا کیونکر پہچان لیا مگر اوستاد نے ہرگز یقین نکیا اور کہا
کہ یہ عورت چالاک معلوم ہوتی ہے کہین کسیطور سے اسنے ہمکو دیکھا ہوگا یا طورہ
ترکیب میرا موہن لال سے سنا ہوگا کہ وہ اسکا ہمسایہ ہے یہ کہکر اوس عورت سے
پوچھا کہ تو موہن لال میرا ہم سبق ہے تو مجھسے انگریزی مین ہم کلام ہو اور کچھہ
انگریزی بول وہ عورت ہوش مین آکر کہنے لگی کہ یہ چند اشخاص کون ہین اور
کیون یہان آئے ہین۔

ایک روز مدرسہ مین ایک لڑکے نے آنکھین اور چہرہ سرخ کرکے حرکتین ایسی
کرنی شروع کین جنسے معلوم ہوتا تھا کہ اسکو بھوت لپٹ گیا ہے اور دیگر طلبا نے
جو اوس سے پوچھا تو کون ہے بیان کیا کہ مین نورالدین ہون چونکہ اوس
قصبے مین نورالدین بھوت مشہور ہے طلبا گھبرائے اور مجھسے کہا کہ فلان درجہ کے
طالب علم کو نورالدین چمٹ گیا ہے یہ سنکر مین جو اوسکی طرف گیا تو مجھے دہمکانی لگا
اور نگاہ قہر سے دیکھنا شروع کیا مین نے اوسیوقت دو تین تھپیان زور سے
مارین تو رو کر کہنے لگا کہ مجھکو کیون مارتے ہو مین بے قصور ہون سچ ہے کہ مار کے آگے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھوت بھاگتا ہے لیکن یاد رہے کہ مکر کا بھوت بھاگتا ہے نہ خلل دماغی کا اگر کسیکو بھوت چمٹا ہو تو بقدر مناسب اوسکو مارین اگر بھوت مکر کا ہوگا تو بھاگ جائیگا ورنہ اور علاج دماغی کرین۔

ایک شخص نہایت عقیل وصاحب علم موسم گرما مین ہنگام دوپہر اپنے پلنگ پر استراحت فرماتے تھے اور فرصت غنیمت سمجھکر مطالعہ کتب مین مصروف تھے چلمنین چھوٹی ہوئی تھین اور خدمتگار باہر اوس مکان سے اور مکان مین واسطے خدمت کی بیٹھا ہوا تھا یکایک اون صاحب کو گیا دہیان بندھا کہ ایک شخص نہایت بدشکل کریہ منظر دیوار سے چمٹا کھڑا ہے ہرچند دل کو سمجھاتے تھے کہ یہ وقت دوپہر ہے کسیکے تشریف لانے کا وقت نہین ہے سوائے اسکے نوکر بیٹھا ہوا ہے اگر کوئی آتا تو وہ خبر کرتا یہ کچھ خیال باطل بندھ گیا ہے مگر قوت واہمہ نے زور کیا اور خلل دماغ نے شور کہ اوس شکل سے بہت خوف کھاکر چیخ پڑے اور نوکر دوڑا اور کہا کہ حضرت خیر تو ہے کیا آپ نے کوئی خواب خوفناک دیکھا ہے نوکر کی آواز سے ہوش مین آکر فرمایا کہ مجھکو ایک بھوت یا جن فلان دیوار کے متصل نظر آیا تھا مگر جب تیری آواز سُنی وہ بھاگ گیا نوکر نے جو ادہر نگاہ کی تو کہا کہ واہ جناب آپ اپنے انگرکھے سے خوف کھا گئے کہ وہ واسطے خشک کرنے پسینے کے کھونٹی پر لٹکا دیا ہے اور آستینین اوسکی پھیلی ہوئی ہین اونھون نے کہا کہ سر کہان سے نظر آتا تھا نوکر نے کہا کہ اوس کھونٹی کے اوپر کے طاق مین کرہ آہنی رکھا ہوا ہے یہ سب چیزین ملکر ایک پیکر مہیب بنگئی ہوگی تب حضرت بہت شرمائے اور یہ حال مجھسے خود بعد چند روز کے بیان کیا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

واضح ہو کہ فقط بھوت ہی نظر نہیں آیا کرتا بعض دفعہ حسب مادّہ و تصرف قوت واہمہ
اور اشکال مثل آدم بے سر جسکو بے سرا مشہور کرتی ہیں اور شکل گاؤمیش جسکو بھینسا سر کہتے ہیں
اور مانند اسکے نظر آتے ہیں چنانچہ ایک طالب علم بعد دینے امتحان کے واسطے داخل ہونیکے
رڑکی کالج میں جاتا تھا ہمراہ اوسکے اوسکا ماموں اور ایک بھٹیارا جسکا ٹٹو کرایہ کا
تھا اور ایک دو راہ گیر بھی تھے یکایک ایک جنگل بہیڑ میں اوسکو شیر نظر آیا اور نہایت
خوف کھایا کہ لگام ٹٹو کی کھینچ لی اور از خود فراموش ہو گیا پیچھے سے اوسکے
ماموں نے آواز دی کہ ٹٹو کیوں روکا وہ تو بیخود ہو گیا تھا جواب کون دیسے
غرضکہ اوسکے ماموں نے نہایت اضطراب سے دوڑ کر اوسکو ہاتھ لگا کر کہا کہ کیا
حال ہے جواب دیا کہ وہ شیر کھڑا ہے اتفاقاً یہ بھی گھبرایا ہوا تھا ہوش ہواس
ٹھکانے تھے اودھر جو دیکھا تو اوسکو بھی شیر نظر آیا تب تو ناچار پیچھے کو ہٹنا
شروع کیا اسی عرصہ میں بھٹیارا اور راہ گیر آگئے اونھوں نے باعث
ٹھہرنے کا پوچھا تو کہا کہ آگے شیر مونھ کھولے کھڑا ہے اس راہ سے جانا مناسب
نہیں ہے اور رستہ سے چلیں گے اور انکو اشارے سے بتایا کہ وہ ہے اودھر
دیکھیے تینوں شخصوں نے قہقہہ مارا اور کہا کہ تم بڑے نادان ہو یہ تو ایک جھاڑ ہے
جب اودھر کو دل جمع کرکے غور کیا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت شیر نہیں ہے نہایت اپنی
ناتجربہ کاری پر افسوس کرتے ہوئے آگے بڑھے۔

شہر شاہجہان آباد میں ایک مکان کسی امیر کا بہت وسیع اور فراخ تھا اوسمیں
جو کرایہ دار تھوڑے عیال کے ساتھ جا بستا تھا کوئی لڑکا یا عورت کسیوقت
تنہائی میں ڈر جاتا تھا بلکہ بعض بیمار بھی ہو جاتا تھا کئی ایسے کرایہ دار جو اوسمیں سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوٹھ گئے تو ایسا مشہور ہوا کہ اسمین بھوت رہتے ہین اور خود صاحب مکان تنومند جال کپڑ باندھے ہوئے راتون کو مکانمین پھرتا ہے بسبب اس شہرت کے کرایہ کو نہ لیا اور وہ مکان قفل بند پڑا رہتا تھا کبھی کبھی کسی پھر کسینے وہ مکان راگ ورنگ کے جسمین صدہا آدمیون کا ہجوم ہوجاتا ہے کام آتا تھا۔

اتفاقاً اوس محلے مین برات آئی صاحب شادی برات اوترنے کے قابل مکان ڈھونڈھتا تھا اور اوس مکان کو بسبب مسکن خبات کے پسند نکیا غرض وہ دو چار براتی محلے والون کے گھرون مین اوتار دیے اور بہلیان اور سواریان بھی اسیطرح کھڑی کرادین ایک بہلبان کو اچھی جگہہ نملی وہ بہلبان نہایت دلیر اور جہان دیدہ تھا اوسنے ضد کی کہ مین اسی مکان مین رہونگا بھوت پریت جو اسمین ہونگے اونکو دیکھ لونگا غرض محلے والون نے بہت منع کیا وہ اوسی مکان کو کھلوا کر بلا خوف مقیم ہوا سب ہمراہی اور ساکنان محلہ اوسکی جوانی پر رحم کھاتے تھے اور اوسکی زندگانی سے بے توقع ہوگئے القصہ وہ جوان رستم دل رات کو تنہا اوس مکان مین رہا جبکہ قریب نصف شب کے گذر گیی صحن مکان مین بلیان آکر رونے لگین اور خوب شور کیا وہ جوان سوتے سے جاگا اول تو ڈرا کہ شاید کہنا ہمسایون کا درست ہوا کہ بلائین قالب بلیون کے متشکل ہوکر قصد مجھپر رکھتی ہین پھر ازراہ جوانمردی سوچا کہ مین تین چار آدمیون سے کہ ہاتھ پاؤن درست رکھتے ہون مقابلہ کرسکتا ہون دو بلیون سے کیون ڈرون اگر بالفرض یہ آدمی بھی نکلین تو بھی انکی کیا حقیقت ہے آخر کار یہ سوچکر اور لٹھہ ہاتھ مین لیکر اوٹھا اور طرف بلیون کے حملہ کیا وہ بلیان بھاگ کر دیوار پر چڑھ گئین پھر وہان اوسنے کچھ ندیکھا مگر بہت دیر تک جو جاگا آخر شب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غافل سو گیا اور دو تین گھڑی دن چڑہے تک سوتا رہا چونکہ وہ جوان مکان سے نہ نکلا تھا اہل محلہ اور اور برادریوں نے یقین کیا کہ اوسکو کسی بلا نے مار ڈالا اور دروازے پر اگر غل مچایا کہ کواڑ کھول وہ جوان دور سوتا تھا آواز نہ سُنی تب تو سب گھبرا گئے اور نجار کو بلا کر دروازہ توڑ کر مضطربانہ گھر میں گئے تب وہ اونکی آہٹ سے جاگا اوہنسنے لگا کہ ناحق مکان کو بیہودوں نے بدنام کر رکھا ہے۔

اسیطرح جیسے ایک صاحب چاند پور سے نہٹور میں اپنا مکان چھوڑ کر جا بسے ہیں کیونکہ اوس مکان میں دو چار یگانے اونکے بیمار ہوکر انتقال کر گئے ہیں افسوس ہے کہ اتنا نہیں سمجھتے کہ اگر یگانے اونکے بسبب نحوست مکان کی مرے تو وہ خود کیون بچ رہے

گنڈے اور تعویذ کا ذکر

ایک ڈورے میں چند گرہ لگا کر اور اوسپر کچھ پڑھ کر واسطے دور ہونے بیماریوں جسمی اور دفع بھوت و جن کے دیا کرتے ہین نام اوس ڈوریکا گنڈا ہے۔

اور ایک کاغذ پر کچھ ہندسے لکھدیا کرتے ہین اوسکا نام تعویذ ہے اور کہتے ہین کہ اسکو ڈورے مین باندہ کر یا چاندی یا تانبے مین منڈہوا کر بازو میں باندھو یا گلے میں ڈالو اس سے مرض جاتا رہے گا۔

ای عزیزو ذرا برای خدا غور کرو اور اپنے لڑکے بالوں اور خویش اور یگانوں کے خود قاتل نہ بنو اور عذاب ابدی آپ اپنے سر پر نلو سمجھ لو کہ اطبای یونان و حکمای انگریز اور بید ہندی سب متفق اس امر پر ہین کہ بیماریاں کمی و بیشی گرمی و سردی و خشکی و تری یا فساد اخلاط سے ہوتی ہین۔

جبتک تعدیل اونکی اسطرح نہو کہ اگر گرمی زیادہ ہوگئی ہو تو سرد دوائین دین اور اگر سردی زیادہ ہوگئی ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

توگرم دوادین بیماری نہین جاتی اور دواکی تاثیر ظاہر تر ہے کہ اگرتم سونٹھ کو
توبلاشک گرمی کرے گی اور کافور دو توفی الفور اوسکو سردی ہو جاوے گی اگر
فصد اور جونک اور پچھنے لگاؤگے توفوراً خون نکل آیگا اور مسہل دوگے تو دست آنے لگینگے
بھلا ایک ڈورے مین چیبیر چند لفظ بے جوڑ کسی بھڑبھونجے یا مالی یا جوگی نے
ناخواندہ نے پڑھ دیے ہین کب یہ اثر ہو سکتا ہے یا تعویذ سے کب یہ فایدہ متصور
ظاہر ہے کہ ظہور کسی امر کا کسی چیز سے بدون وسیلہ نہین ہو سکتا مثلاً لوٹے سے پانی
کسی کنوین سے جب نکال سکتے ہو کہ اوسمین رسی بندھی ہو کیونکہ رسی کنوین سے
ڈول کو نکال سکتی ہے اسیطرح کوئی شے تعویذ یا گنڈے مین ہونی چاہیے کہ وہ چیز بیماری
بدن مین سے نکالکر باہر پھینک دے اگرتم کہوگے کہ تعویذ اور بیماری مین واسطہ
حروف یا منتر یا حروف کا ہے جو اوسمین لکھے ہین تو ہم کہین گے کہ یہ بات ہرگز
درست نہین کیونکہ منتر یا تعویذ عبارت اونہین حروف سے ہے جو لکھے یا پڑھے
نہ صرف کاغذ سے منتر تو جب پڑھنے والا پڑھ چکا تمام ہو گیا اور حروف اور ہندسے
تعویذ مین لکھے رہے وہان سے ہرگز کوچ کرکے بیماری تک نہین جاتے کہ اپنا اثر
ظاہر کرین برخلاف دوا کے کہ جسوقت دوا پلائی گئی معدے مین جاکر تلی اور جگر
وغیرہ مین خون بنکر سارے بدن مین یا خاص کسی عضو مین بمدد طبیعت کہ ایک قوت
مدبرہ بدن انسان ہے پہونچ جاتی ہے ایک منتر پڑھنے والے سے اور مجھسے
کمال دوستی تھی اوس سے پوچھا کہ تم کیا پڑھا کرتے ہو ہنسکر کہنے لگا کہ مجھکو کچھ
نہین آتا لیکن خلق نے مجھکو نہایت کامل جانکر تنگ کر رکھا ہے مین صرف لبون ہی
آہستہ آہستہ یہ کہدیتا ہون (جھاڑا کرون جھپاڑا کرون مرجاوی تو مین کیا کرون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسی سے بعض اچھے ہوجاتے ہین اور بعض مرجاتے ہین اچھے ہونیوالے اور بیمارون سے کہہ دیتے ہین کہ فلانا شخص نہایت کامل ہے۔

آنکنا

اکثر لڑکے لڑکیون کو جنھین کسی قسم کا پھوڑا پھنسی نکل آتی ہے پاس آنکنے والونکے لیجاتے ہین وہ ایک چاقو ہاتھہ مین لیتے ہین اور اوس پھوڑے پھنسی یا ورم پر کچھہ پڑھہ کر اوس چاقو سے زمین پر لکیرین لگاتے ہین اور اونکو پھر اوسی چاقو سے کاٹتے ہین اور کہتے ہین کہ جاؤ اسکو آنک دیا بیمار اچھا ہو جائیگا۔

اگر مادۂ بیماری کا کم ہوتا ہے تو پھوڑا آرام پا جاتا ہے اور جاہل لوگ جانتے ہین کہ آنکنے سے بیماری زائل ہوگئی اور اگر مادّہ زیادہ ہوتا ہے تو بیماری زیادہ ہوکر ہلاک کر ڈالتی ہے مگر بعض لوگ ایسے غافل اور بے عقل اور کج فہم ہوتے ہین کہ اتنا نہین سوچتے کہ پھوڑے پھنسی کا علاج ضماد وغیرہ ہے ان لفظون سے جو انکے لبون مین کہی اور چاقو سے لکیرین زمین پر نکالین اور کاٹین تو پھوڑے پھنسی پر اسکا کیا اثر ہوا نہ اوسکو گرمی پھونچائی نہ سردی اور نہ اوسکو ملائم کیا اور نہ اوسکی کھال کو کاٹ اوسمین مونھہ بنایا جو اوسمین سے مواد نکل جاتا۔

گوڑا

جب لڑکا کسی عارضہ مین مثل تپ شدید یا سرسام یا قلاع دہن وغیرہ کے مبتلا ہوجاتا ہے تب اوسکے مان باپ اوسکو سیانے بلاکر علاج کراتے ہین وہ بیچارا تو جانتا ہی نہین ہے ناچار بتاتا ہے کہ قدرے قند سیاہ یعنے گڑ اور انڈے کے ماش یعنے اُرد اسپر سے اوتار کر کوئین مین ڈال آؤ یہ اچھا ہو جائیگا سبحان اللہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوا تو کنوین مین ڈال دیجاے اور لڑکے کو آرام ہوجاے سواے خوبی اتفاق
اسے اور کیا کہا جاے اسی قند سیاہ و پشش کو گوڑا کہتے ہین۔

اوتار اور پریون کا بیان

جب کسی بچے کو تپ بشدت آتی ہے یا رونے بہت لگتا ہے تو سیانے بتاتے
کہ اسپر سایہ پریون کا ہوگیا ہے۔
گھونڈے مین ایک پتلا مٹی کا بنا کر رکھو اور اوسکے سامنے چند پیسے اور شیرینی
اور پان اور بتاسے رکھو اور اسکو چوراہے مین رکھہ آؤ لڑکا اچھا ہوجائیگا
کہ پھر کبھی یہ بیماری اسکو نہو گی جاہل لوگ ایسا ہی کرتے ہین وہ لڑکا ضایع ہوجاتا
کیونکہ علاج مرض تو ہوتا ہی نہین وہ اچھا کیونکر ہوتا۔
مشہور ہے کہ جو کوئی اس اوتارے کو نانگھہ جائیگا یا اسمین سے کچھہ اوٹھالیگا وہ
مرجائیگا یا اوسکے گھر کوئی بیماری سخت پیدا ہوگی یہ سب غلط ہے اوسکو لوگ اوٹھاکر
اپنے تصرف مین لاتے ہین یہ بات امتحانی ہے۔
پریون کا وجود دور از قیاس ہے اور ہرگز اونکا ہونا ثابت نہین اکثر انگریزی سیاحون نے
تمام روی زمین کی سیر کی ہے مگر کسی نے آجتک نشان نہین دیا ہے کہ پرستان جو
مشہور ہے فلانی ولایت مین ہے اور اوس ملک مین سلطنت فلان بادشاہ کی ہے
پس عالم پرستان کیونکر صحیح جانا جاے بعض کتب مثل قصہ حاتم و بدر منیر و بہار دانش
وغیرہ مین جو حال ہے وہ محض باطل و لغو واسطے تعجب انگیزی اور حیرت افزائی اور دل لگی کے ہے۔

جھاڑنا

مرض چیچک و درد چشم وغیرہ مین اکثر سیانے بچون کو جھاڑ دیتے ہین یعنے بعضے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تمام جھاڑو اور بعضے چند سکین کو رسی جھاڑو کی اور بعضے ٹھنی نیم کی اور بعضے چند پر
مور کی دم کے ہاتھ مین لیکر لڑکے کے سر کیطرف سے چھوا کر پاؤن کیطرف کو لاتی ہین
اور اس اثنا مین کچھ پڑھتے جاتے ہین کئی دن تک ایسا کرتے ہین یہ عمل بھی غیر معقول ہی
مثل تعویذ گنڈے کے سراپا بے اصل ہے اور چونکہ اس عمل کے معتقد اسپر قانع ہوکر
بچون کا علاج ڈاکٹرون اور طبیبون سے نہین کراتے اونکے جگر گوشے بے موت
ہلاک ہوتے ہین اس عمل کے معتقدون کو چاہیے کہ بغور تمام اور بنظر انصاف اپنے
دل مین سوچین کہ جھاڑو اور مور کی دم اور نیم کی ٹھنی مین ایسی کیا قدرت اور تاثیر
ہے کہ اطفال کو شفا بخشے اور جو الفاظ وہ پڑھتے ہین وہ تو کسیطرح صاحب اثر تجویز
نہین ہوسکتے اگر یہ کہو کہ وہ دعا ہوتی ہے اور دعا کو خدا قبول کر کی شفا بخشتا ہی اوسکا جواب یہ ہے
کہ جو اشخاص مستجاب الدعوات ہین اونکو فریب کرنے اور مور کی دم ہلانے سی کیا کام ہی۔
مجھکو خوب یاد ہے کہ لڑکپن مین ایک مرتبہ میرے پیٹ مین درد ہوا اور والدہ نے
مجھکو ایک پنہاری کے ساتھ پاس ایک فقیر کے جو ہمارے محلے مین رہتا تھا
بھیجا اوسنے مور کی دم سے مجھکو جھاڑ دیا اوس سے مطلق فائدہ نہوا پھر کھاری نمک
دبوس گندم کی پوٹلی سے سینکا آرام ہوگیا۔

ٹوٹکا

واسطے دفع کرنے بیماریون اور زندہ رہنے اولاد اور لڑائی کرا دینے کے دو شخصون مین
اور اسی قسم کی اور باتون کے عوام اور جہال نے چند باتین مقرر کر رکھی ہین اونکو
ٹوٹکا کہتے ہین مثلاً واسطے دفع بیماری تپ لرزے کے جھوٹی پتّلون کی دھونی
دیتے ہین یا بروقت شدت لرزے کے بیمار پر رسی ڈالکر ڈراتے ہین کہ سانپ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نکلا یا بیمار کے قد کے برابر ایک سرکنڈا شب کو اوسکے پاس رکھدیتے ہین اور
پیش از طلوع افتاب اوس سرکنڈے کو کنوین مین ڈالتے ہین اور واسطے لڑائی
کرادینے کے کسی گھر مین ایک کانٹا خارپشت جانور مشہور کا اوس گھر مین ڈالتے ہین
اور واسطے زندہ رہنے اولاد کے گوشت زبان زاغ کا بچے نوزائیدہ کو کھلا
دیتے ہین یا عورت حاملہ کو بھونرا زندہ قند سیاہ مین لپیٹ کر نگلا دیتے ہین
یا کسیکے بیچارے لڑکے کو مار کر اوسکا کلیجہ عورت حاملہ کو کھلا دیتے ہین نعوذ باللہ منہا
کیا خلقت نادان ہے کہ محض اس گمان مین کہ اپنا بچہ جیتا رہیگا خون ناحق سر پر
لیتے ہین اور کسی بیچارے بے گناہ کو قتل کرکے روسیاہ ہر دو جہان مین ہوتے ہین
اور اتنا بھی نہین سمجھتے کہ موت و حیات اور صحت و تندرستی خدائے عزّوجل کے
قبضۂ قدرت مین ہے اگر وہ بچا ہے گا تو لڑکا ہرگز بچیگا ہم کیون پرائے لڑکے کا
خون اپنے سر پر لیکر گناہ عظیم مین گرفتار ہون اور مقتول کے باپ وماں کو واسطے
مبتلائے الم دائمی کرین سوائے اسکے اگر خون کرنا ظاہر ہوگیا تو بموجب قانون
پھانسی ملےگی اور یہ بھی نہین سوچتے کہ جو امر متعلق بقدرت ایزدی ہے گونگی
زبان کب اور کیونکر اوسکا تدارک کرسکے گی گونگا بیچارہ جبکہ زندہ ہی کچھ طاقت
کسی امر کی نہین رکھتا جبکہ وہ مرگیا تو کچھ بھی نہ رہا اوسکی زبان کا ٹکڑا حیات بخش اورونکا
ہوگا بلکہ اوسی زبان مین جب جان تھی تب تو بچا نہ سکی اب زبان خود بیجان ہوگئی
ہرگز عمر بخشنے والی نہین ہوسکتی اسیطرح اور ٹوٹکون کو سمجھ لو

کھور ہوجانا اور اوسکی ذات دینی کا بیان

بعض مرد جاہل اور اکثر عورات کم خرد اپنے لڑکے اور لڑکیون کو بیمار دیکھکر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یقین کرتے ہین کہ فلانی دیبی یا فلان دیوتا یا میران وغیرہ کی اسکو کھوٹ ہوگئی ہے
اونکی ذات دے آوین یہ اچھا ہوجائیگا بس گھر سے کچھ پکوان اور بعض چیزین
جو اوس دیبی یا دیوتا کی پوجا کے واسطے مخصوص ہین لیجاتی ہین اور اوسپر
چڑہاتی ہین اور اس امر کو ذات دینا کہتے ہین اور اگر وہ بیماری اس عرصہ مین
بزور طبیعت دفع نہین ہوئی تو کہتی ہین ابکی بار ذات قبول نہین ہوئی دوسری بار
پھر ذات دینی چاہیے غرضکہ بیمار کے علاج سے بالکل دست بردار ہوجاتی ہین
اور بیچارے بال بچون کی جان پر بلا لاتی ہین اور اونکے گھر کے مرد بھی ایسے
بیوقوف و کودن ہوجاتے ہین کہ اس امر مین عورات کو اپنا ہادی اور پیر مرشد
سمجھتے ہین ہرگز ایسے خیال خام سے اونکو باز نہین رکھتے۔

مین نے بچشم خود دیکھا ہے کہ قصبہ بلدور مین دو لڑکے ایک بارہ تیرہ برس کا
دوسرا سترہ اٹھارہ برس کا بعارضہ درد چشم مبتلا ہوئے اونکی دادی اور ماں
باپ نے ہرگز اونکو گھر سے باہر نکلنے نہ دیا علاج کا تو کام کیا اور ایک دو بار انکو
کسی دیبی کی ذات دینے لیگئے آرام اونکو نہوا لیکن بمددگاری طبیعت کچھ عارضہ
دفع ہوا اور باقی عارضے کے باعث وہ دونون چندھے ہوگئے جب میرے پاس
سبق پڑہنے آتے کتاب کو نہایت متصل آنکھ کے رکھکے پڑھتے تھے۔

جن عورتون کو تماشا و ہجوم دیکھنے کا شوق ہوتا ہے اکثر اپنے اوپر خلش میران
یا نورالدین یا کسی اور بھوت کا ظاہر کیا کرتی ہین اور اونکی ذات دینے کے
بہانے سے خوب سیر و تماشا کرتی ہین بعد ایک دو دفعہ کی سیر کے
دل بھر جاتا ہے پھر کبھی بیمار نہین بنتین اس امر کو سب میران کے ماننے والے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوچ اور سمجھہ لین کہ اونکی گھر والیون نے ایک دو بار ذات اپنے اوپر دلائی ہے اور پھر اچھی رہین۔

منتر

کوئی کام ایسا نہین چھوڑا جسکے روا کرنے کے واسطے منتر مقرر نکر رکھا ہو مثلاً سانپ پکڑنے اور اوسکا زہر اوتارنے اور بچھو وزنبور کا زہر اوتارنے اور کسی عورت کو فرمان بردار کرنے اور کسی امیر کو موافق رائے کرنے اور کڑھائی اور توا باندھنے اور آگ لگجانے اور ہاتھہ پاؤن مین سے سوئی نکالنے اور اسی قسم کے ہزارون کار سخت و دشوار کے منصرم ہوجانیکے واسطے پلید آدمیون نے منتر مقرر کر رکھے ہین اور غضب یہ کیا ہے کہ اونکی کتابین بنا رکھی ہین اور اونسے بیوقوف اشخاص خصوصاً طفلان قریب الشباب کو پھسلاتے ہین اور اونسے شیرینی اور نقد منگا کر اپنا شاگرد بناتے ہین اور اپنی کارروائی کرتے ہین وہ بیچارے جو کچھہ اونکو خواہ مان باپ سے ملتا ہے خواہ قرض خواہ چوری سے بہم پہنچا کر اونکی نذر کرتے ہین اور آخر کار جب منترون سے کچھہ کام نہین نکلتا اپنی عقل سے خود سمجھہ یا کسیکے سمجھانے سے منترون کے جھوٹا ہونے کا یقین کرکے اپنی نادانی پر بہت افسوس کھاتے ہین۔ اور منتر سکھانے والون نے ایک غضب یہ کر رکھا ہے کہ اشخاص و اطفال مذکورہ پر اونکا فریب جلد نہین کھلتا کیونکہ اون منترون کی زکات ایسی مشکل کر رکھی ہے کہ وہ اونسے ادا نہین ہوتی اور اس سبب سے اوسکا تجربہ نہین کرسکتے تا جھوٹھ کھل جاوے مثلاً بتایا کرتے ہین کہ اس منتر کو سوا لاکھہ بار پڑھے یا اس منتر کو اکیس (۲۱) بار سات ہفتے تک جپتے رہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آدھی رات کو پڑھے یا چند روز اس منتر کو تالاب مین کھڑا ہوکر آدھی
رات کے وقت پڑھے یا مرگھٹ مین جاکر جہان مُردے پھونکا کرتے ہین
ایک آدمی کی کھوپڑی مین چانول پکا کر اون چانولون پر یہ منتر پڑھے
غرض اسیطرح کی دشواریان اونکو بتا دیتے ہین اوسسے یہ کار دشوار
کہ شیر مردون سے ہونا بھی یکایک ممکن نہین کب ہو سکتا ہے
اور اگر کوئی شخص ایسا ارادہ کر بیٹھتا ہے تو قبرستان اور دریا اور چوراہے مین
خوف کھاکر مرجاتا ہے ورنہ دیوانہ ضرور ہی ہوجاتا ہے خدا تعالی بچا دے
صحبت سے ایسے اشخاص کے کہ خواہندہ جان و عقل بنی آدم اپنے اندک
نفع کے واسطے ہوتے ہین سوچنے کی بات ہے کہ علم منتر مین ایک شخص جان ہاب
نام قوم انگریز ہندی نژاد طنبورہ چیون مین نوکر تھا مشہور تھا اور سانپ پکڑنے مین
نہایت اوسکی شہرت تھی اوسے نگارندہ اوراق نے پوچھا کہ آپ کس منتر سے
سانپ کو پکڑتے ہین کیا انگریزون مین بھی منتر ہین اوسنے جواب دیا کہ چالاکی
اور ترکیب سے سانپ پکڑا جاتا ہے منتر بر غلط ہین اور تعجب یہ ہے کہ بعض
سانپ پکڑنے والے اگرچہ چالاکی سے سانپ کو پکڑتے ہین مگر اپنے منتر کو
صحیح جانکر اول اوسکو پڑھ لیتے ہین۔

ایک طالب علم پندرہ سولہ برس کا شاگرد ایک منتر باز کا ہوا اور چار آنہ کی
مٹھائی اوسکو دیکر منتر سیکھنے لگا پہلے سوئی ہاتھ مین نکالنی سیکھا پھر
کڑھائی باندھنی وغیرہ بھی سیکھی ایک روز نگارندہ اوراق کے سامنے
بھی اوسنے سوئی ہاتھ مین سے نکالی مین نے کہا کہ تو یہ چاقو جو رکھا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

منتر پڑھکر اپنے کسی عضو مین سے نکالے تو مین جانون کہ منتر صحیح ہے ہوئی تو
باریک ہوتی ہے اور ملائم جگہ مین سے نکل آتی ہے یہ سنکر وہ دلمین غور
کرنے لگا اور چاقو عضو مین سے نکال نسکا تب سونچکر اوسنے سوئی کو بدون منتر
پڑھنے کے عضو مین سے نکالا تو ویسی ہی نکل آئی اور تجربہ جو باقی منترون کا
بالکل جھوٹا پایا جب سے اوسکا اعتقاد ایسا پکا ہوگیا ہے کہ اس قسم کی کسی بات
صحیح نہین مانتا ایک شخص نہایت مشہور علم منتر نے راقم اوراق سے ایام شباب
کہا کہ مین تمکو منتر دست غیب کا سکھا دیتا ہون تم کیا احسان میرا مانوگے مین
کہا کہ مین کس لائق ہون جو آپکی شکر گذاری کر سکون غرض اونھون نے ایک
مرغ اور سوا گز کھاروا اور انڈے سیندور و کلاوہ و لونگ وغیرہ اور ایک روپیہ
مجھسے منگوایا اور اپنے مکان پر لیجا کر ایک مورت بشکل عورت کسی دھات کی بنی
نکالی اور اوسکو نہلا دہلا اور ایستادہ کر اوسکے سامنے بیٹھکر کچھ پڑھکر سیندور
اوسپر چھڑکا اور خوشبو لونگ وغیرہ کی اوسکے سامنے جلا کر اور اوس روپیہ کو در
سے پوجکر وہ روپیہ مجھکو واپس دیا اور کہا کہ اسکو کسی چاہ مین ڈالدو یہ تمھارے
آجائیگا پھر اسطرح اس روپیہ کا پورا سودا ہوجا جو خریدا کرنا یہ تمھارے پاس آجایا کریگا
مین نے وہ روپیہ ایک چاہ مین ڈالدیا دو روز تک انتظار دیکھا وہ روپیہ میرے پاس نہ آیا
تب مین نے بزور عقل سمجھا کہ روپیہ اوسنے بیشک لیا اور مرد فی اوسپر واسطے عدم حصول
کھوٹے اور کھرے کے لگادی تھی اور ضرور مجھکو دغا دی جب مین اوس شخص کی جگہ
مجھکو دور سے دیکھکر غل مچایا کہ یہ شخص اپنے آقا پر جادو کرانے میرے پاس آتا
مین نہایت گھبرایا اور لوٹی اوسکی خوشامد کر جیون تیون واپس اپنے گھر آیا۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سنہ ۱۸۷۱ع مین یہ بندہ واسطے ملاقات کے ایک امیر کے دولتخانے پر گیا
اور وہی طالب علم میرے ساتھ تھا جسکا لایقین ہوجانا منتر ہون سے اوپر مذکور
ہوچکا ہے جب پہونچا تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص اجنبی نہایت شان و شوکت
سے مونڈھے پر بیٹھا ہوا ہے اور اوس سے مالک مکان بہت خاطرداری کے
کلام کررہا ہے تھوڑی ہی دیر مین ایک شخص معتمد امیر موصوف کا ایک تھال مین
آٹا کسی غلے کا لایا اور اوس شخص اجنبی کے روبرو رکھکر کہا کہ یہ آٹا بموجب ارشاد
تمام بدن سے بیمار کے مل لایا اب کیا حکم ہے شخص مذکور نے اوسپر کچھ پڑھنا
شروع کیا اور طالب علم نے مسکرانا کبھی بسبب خوف امیر کے پیچھے ہٹ جاتا تھا
اور کبھی واسطے معائنہ حال کے آگے بڑھ آتا تھا غرض جب شخص مذکور منتر پڑھ چکا
تب کہا کہ تھال اوٹھا لیجاؤ اور پیچھے پھر کر مت دیکھنا اور جنگل مین جہان درخت
گولر کا دیکھو تین مٹھی اس آٹے مین سے بھر کر اوس درخت پر مارو اور کہو کہ بیماری
بیمار کی تو لے اور اپنی صحت اوسکو دے اوسوقت طالب علم مذکور نے آگے بڑھکر
عرض کیا کہ اگر حضور خفا نہون تو بندہ کچھ آپ سے دریافت کرے شخص منتر خوان نے
یہ تو نہ سمجھا کہ یہ لڑکا مجھکو قایل کریگا مگر یہ سمجھے کہ مجھسے کچھ اپنی رفع احتیاج کا
سوال کریگا بہت خوش ہوکر کہا کہ بیٹا کیا کہتے ہو۔

تب طالب علم بولا کہ جناب عالی درخت گولر کا کیا صاحب شعور و عقل ہوتا ہے
جو آپ کی التماس قبول کریگا اور بالفرض محال اگر وہ صاحب عقل بھی ہے تو
عقل واسطے جلب نفع اور دفع مضار کے ہے وہ کیون بیماری لیگا اور صحت دیگا
تب تو حضرت کے ہوش گئے اور کہا کہ تو لڑکا بہت بے ادب ہے اور بالکل تجھکو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سمجھہ نہین تو کیا جانے یہ بات مشکل ہے وہ بیچارہ چپ ہوا لیکن حضرت کے
چہرے پر بھی آثار خجالت تھے۔

جادو

کہتے ہین کہ جادوگر ہلاک کرنے پر کسی شخص کے یا اندھے کرنے یا کسی اور طرح کا آزار پہونچانے
یا آدمی کو کسی نوع جانور مثل بیل و بکرا و توتا وغیرہ بنا لینے پر قادر ہوتا ہے
اور سوا اسکے اور باتون مین بھی مثل دشمنی کرا دینے درمیان دو آدمیون کے
بنا دینے دو شخص متخاصم کے یا لڑائی کرا دینے زن و شوہر مین اور برف برسانے
اور دیگر مشکل کامون مین بھی تصرف جادو کا بیان کرتے ہین۔

واضح ہو کہ یہ سب باتین دروغ مشہور ہو گئی ہین کوئی آدمی ایسی باتین نہین کرتا
اور نہ کبھی کر سکتا ہے یہ جو مشہور ہو رہا ہے کہ ملک بنگالے کی عورتین غیر ملک کے
جوانون کو بیل یا بکرا وغیرہ دن مین بنا رکھتی ہین اور رات کو آدمی بنا لیتی ہین
بالکل لغو ہے پہلے تو آمد و شد بنگالے کی اور وہان کا حال معلوم ہونا بہت ہی
مشکل تھا اب تو وہان عملداری سرکار فیض آثار انگریز بہادر کی ہے ہزارہا آدمی
وہان سے یہان اور یہان سے وہان آتے جاتے ہین کبھی نہین سنا
کہ کوئی آدمی یہان کا بنگالے مین بیل یا بکرا وغیرہ بنکر رہا ہو نہ یہان سے کوئی
بنگالی یا بنگالن کسی آدمی کو جانور بنا لیگیا یا بنا لیگئی ہو بہت سی عورتین بھی
بنگالیون کے ساتھ اسطرف آئی ہین کسینے کسی آدمی کو جانور نہین بنایا اور بعض
کتب ناقصہ مین جادوگر عورتون کے جو قصے مرقوم ہین ایک بھی اون مین سے
وقوعی نہین سب بناوٹ کے ہین کیونکہ مثل منترون کے جو پہلے باطل کیے گئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ بھی بے اصل و مادہ ہے۔
بھلا تو سمجھیے تو سہی کہ اگر ایک پتلا آٹے کا بنایا اور اوسمین کانٹے چبھوئے
اور اوسپر کچھہ پڑھ کر کہین چوراہے یا جنگل مین دکھایا دفن کیا وہ کب اوس ادمی کو
ضرر پھونچا سکتا ہے جسکے آزار دینے کے واسطے یہ کام کیا گیا ہے۔
اور اگر ہانڈی مین ایک پتلا بشکل آدمی بناکر اور اوسپر سیندور وغیرہ لگا کر اوسکو
اوڑا دین تو اوسمین کہان سے تمیز اور قوت پرواز آوے گی کہ دشمن کا گھر
پہچان کر اوسکے خاص گھر مین اور اوسی کی چارپائی پر گر کر اوسکو آزار پھونچاوے
یہ باتین ذرا بھی قریب عقل نہین اور جو بات عقل عقلا مین نہ آوے اوسپر
یقین کرنا محض نادانی ہے الغرض ویسے آدمی کی باتون کو درست بجانو اور اونکا
فریب نکھاؤ بلکہ دشمنون کو دوست بناکر اونکے آزار سے بچو اور ایسے باطل
آدمیون کی بات نہ سُنو۔
سنہ ۱۸۴۵ع مین ایک شخص یہ سُنکر کہ برادر بزرگ راقم کے کسی سے آزردہ ہین
اونکے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مین آپ کے دشمن کو بوسیلۂ جادو جسقدر تم
چاہو آزار پھونچادون یہ فدوی خُرد سال وہان موجود تھا اور یاد رکھتا ہے
کہ اونھون نے جواب دیا کہ اول تو میری ایک اونگلی مین درد شدید پیدا کر
تاکہ مجھکو تیری بات سچی معلوم ہو پھر واسطے تدبیر آزار دشمن کے استعانت
لیجائیگی وہ شخص کچھہ باتین بناکر وہانسے ٹل گیا اور پھر نہ آیا۔
سنہ ۱۸۴۸ع مین مکان بندے پر ہنگام شام ہنگامہ چند شخص گشتی گیرون کا
ہوا کرتا اور وہان بارہ ۱۲ برس سے چھبیس ۲۶ برس تک کی عمر کے آدمی قریب نو ۹ یا دس ۱۰

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جمع ہوکر کشتی کیا کرتے تھے اور ڈنڈ پیلتے اور ڈھیکلی لگاتے اور لیزم ہلاتے ایکدن ایک شخص غیر مع دو تین اپنے شاگردون کے وہان آکر تماشا دیکھنے لگا بعد اوسکے روانہ ہوگیا۔

قدرت الٰہی سے بندے کے مکان پر جو کشتی گیر تھے اونکا اوستاد بباعث موسم اور حرارت جسمی کہ بہت ریاضت سے حاصل ہوتی خلل دماغ مین گرفتار ہوا اور طرف جنگل اور بازار کے بیخودانہ بھاگا حاضرین اوسکے پکڑنے کو پیچھے بھاگے لیکن وہ بیمار کہ اوسوقت ہوش مین نہ تھا کہین گرتا کہین پڑتا کہین لغو باتین کرتا اور اون اطفال پکڑنے والون پر حملہ کرتا اور اون کے قابو مین نہ آتا اتفاقاً ایک شخص اوس واردات گاہ مین آپہونچا اور کہنے لگا کہ اسپر کسینے جادو کیا ہے تب تو بہت شخص کہنے لگے کہ جہان یہ کشتی کرتا تھا وہان فلان شخص آیا تھا اسپر جادو کر گیا غرضکہ آخر کار اوس بیمار کو پکڑکے اوسکے گھر لیگئے اوسکے بزرگ دانشمند تھے ہرگز جادو پہ یقین نہ لائے۔

تبریدات اور سونگھانا سرد خوشبوئیون کا عمل مین لائے بعد دو تین مہینے کے بیمار مذکور اچھا ہوگیا اگر بزرگ اوسکے نادانی کرتے اور دھونی اور فلیتے اوسکو سنگھاتے تو وہ بیمار اور زیادہ بیمار ہوجاتا اور شاید کہ مرجاتا۔

نظر بندی

ناخواندون اور کم عقلون مین نہایت مشہور ہے کہ بازی گر اول ڈھول بجا کر بزور اپنے منتر کے نظر تماشائیون کی باندہ دیتے ہین بعد ازان اپنا تماشا آدمیون کو دکھاتے ہین مثلاً ایک رسی دو بلند بانسون مین باندہ کر اور اونکو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوور کاڑگڑ اوس رسّی پہ چلتے ہین اور طرفہ تر یہ ہے کہ سر پہ دو تین گھڑے رکھ لیتے ہین اور بعض اوقات دونون پاؤن مین سینگھ بھینس کا باندھ لیتے ہین کہ وہ بہت خمدار اور چکنا ہوتا ہے عوام کہتے ہین کہ یہ کب ہو سکتا ہے ضرور اونھون نے نظر آدمیون کی باندہ دی ہے اور ہرگز رسّی پہ نہین چلے مگر بسبب نظر بندہ جانیکے گو وہ زمین پہ چلتے ہین رسّی پہ چلتے نظر آتے ہین اور ایک دم کی مہلت مین باغ درختان میوہ دار ترو تازہ پُر بہار زمین کلر اور بنجر مین لگا دیتے ہین یہ بات کب قبضۂ قدرت انسان مین ہے اگر نظر بندی نہین تو کیا ہے اور کبھی ناریل بہت اونچے اوچھال کر سر پہ لیتے ہین اور وہ اونکے سر پہ لگ کر ٹوٹ جاتے ہین اور سر کو درد و تکلیف نہین ہوتی۔

بندۂ مستہام جواب ان تینون باتون کا درست اور صحیح یہ دیتا ہے کہ رسّی پہ چلنا تعلق مشق اور علم ادات سے رکھتا ہے مشق کرنا یہی ہے کہ اول کچھ اونچے و تنگ رستے مثل دیوار کے چلنا سیکھتے ہین پھر لکڑیون پر مثل کڑی پھر اوس سے بھی تنگ و باریک چیزون پر چلتے ہین اور وہ ایک بانس نہایت وزنی اور دراز جو ہنگام خرام رسن پر اپنے ہاتھون مین رکھتے ہین علم ادات سے تعلق پذیر ہے یعنے علم ادات مین ثابت ہے کہ جبتک مرکز کسی ثقل وزن کا نہین ٹلتا وہ نہین گرتا پس جب وہ اوس رسّی پر جدھر کو اپنے تئین جھکتا سمجھتے ہین اوسکے مخالف طرف بانس کو جھکا دیتے ہین اس امر سے اونکا مرکز ثقل سنبھل جاتا ہے اور وہ نہین گرتے۔

اور باغ لگانا بہت باریک کام نہین ہے اپنی ہتھیلیون مین وہ ٹھنیان میوہ دار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تازہ درخت کی رکھتے ہین اور چادر تان کر پردے مین ایک شخص کو داخل کر کے اون ٹھینون کو زمین مین گڑوا دیتے ہین اور مدت تک تماشائیون کو کسی اور کھیل مین مصروف رکھتے ہین تا کہ خوبی اونکے کام کی طرف متوجہ نہون ۔

اور سر پہ ناریل توڑنا دو طرح پر ہے جسکے سر پر بال ہین تو بالون مین ایک ٹکیا لوہے کی چھپا رکھتا ہے اوس پر ناریل پڑتا ہے اور جسکے سر پر بال نہین ہین وہ خول لوہے رنگین کا بر رنگ جلد سر رکھتے ہین اور بعضے مشق کر کے صدمہ اوٹھانیکی طاقت پیدا کر لیتے ہین جیسا کہ ایک شخص نے مشق کر کے ایسی طاقت بہم پہنچائی تھی کہ وہ ایک بڑے بیل کو اپنی چھاتی پر کھڑا کر لیتا تھا اسیطرح سب کام بازیگرون کی چستی و چالاکی و مشق و فریب سے کے ہین ہرگز نظربندی نہین ۔

سیتلا یعنی چیچک

اعتقاد بہت عورتون اور کم خرد مردون کا یہ ہے کہ سیتلا کوئی دیبی ہے جو لڑکون کو بطور تعذیب کے بدن مین نکل کر ستاتی ہے اور جب اوسکی منت و خوشامد کرتے ہین تو آرام بخشتی ہے یہ اعتقاد بہت برا ہے اور چونکہ اس اعتقاد کی کثرت سے علاج اس بیماری کا یکسر یکلخت موقوف ہو گیا ہے اطبا کو بھی مشق اس بیماری کے علاج کی نہین ہوتی اور عوام بالکل سمجھ گئے ہین کہ سیتلا بیماری نہین اور حالانکہ وہ بیماری ہے لیکن ہمین شک نہین کہ بہت سخت بیماری ہے اور علاج بھی اسکا نہایت دشوار ہے کتب طبیہ مین نام اقسام چیچک کا جدری و حصبہ و حمیقا مع علاج و تدبیر شائستہ لکھا ہوا ہے بباعث رواج علاج کے کوئی شخص اپنے لڑکون کو کہ عارضہ چیچک اونکو لاحق ہو پاس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حکیم کے نہین لیجاتا اور مالیون اور نائیون اور بھنگیون لایعقل و بیدانش سے
علاج اوسکا کراتے ہین - وہ بتادیتے ہین کہ سات کوڑی یا سوا پیا ماتا کے
نام کا ظرف آب کے پاس رکھدو اس سے ٹھنڈک ہوجائیگی او اگر آنکھون پر
بیماری کی زور ہو تو بتادیا کہ ماتا کے نام کی آنکھین چاندی کی بنوا کر چڑھادو
شفا ہوجائیگی اور گدہون کو نخود خام بھگو کر کھلادو اور چوراہے پر فلان
فلان چیزین دھر آو -

اب بخوبی سمجھو کہ ان علاجون سے بادنی فکر و تامل معلوم ہوتا ہے کہ آرام ہونا
مشکل ہے مگر بعض لڑکون کو بباعث کمی مادہ و زور طبیعت کے خود بخود آرام
ہوجاتا ہے اور ہزارون لڑکے نہایت تکلیف اوٹھا کر بے موت مرجاتے ہین -
ہزار حیف کی یہ بات ہے کہ جب معالجہ اسکا آسان ہوگیا اور سرکار نے اپنی
کمال رعیت پروری سے سیکڑون ٹیکا لگانے والے بصرف تنخواہ ہزارون روپیہ
کے ملازم رکھکر شہر بشہر دہ بہ دہ واسطے دورہ کرنے کے مقرر کردیے اور وہ
بدون کچھ لیے اور بغیر جان کے ٹیکا لگاتے ہین اور اوس سے کسی لڑکے کا
کچھ زیان نہین ہوتا اور نہ کچھ تکلیف ہوتی ہے اور بیماری سے مطلق نجات پاتا ہے
اور اگر ٹیکا اچھا نہین لگتا تو بھی چیچک نہایت کم نکلتی ہے اور ہرگز زور نہین کرتی
اور زیان جان اس بیماری سے اصلا نہین ہوتا خلق پرہیز کرتی ہے اور
اپنی بیوقوفی اور نادانی کے اقتضا سے ہنگام دورہ ٹیکا لگانے والون کے
اپنی اولاد کو گھر سے باہر نکلنے نہین دیتے اور جب وہ طفل نہایت علیل ہوجاتے ہین
مرجاتے ہین تو افسوس کرتے ہین اور بعض بیوقوف افسوس بھی نہین کرتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اللہ اللہ کیا عالم جہالت کا ہند مین پھیلا ہے مگر الحمد للہ کہ سرکار فیض
نہایت غمخوار رعایا کی ہے ہزارون طرح کے اخبار اور کتابین مفید
فیض یابی اور رفع جہالت خلق کے بصرف کثیر جاری کی ہین خدا اسکو
برقرار رکھے یقین ہے کہ جلد سب اشخاص علوم مروجہ سرکار سے آگاہ ہو
عقلا کو پہونچین گے خصوصًا بسبب سررشتہ تعلیم کے کہ واسطے دانش آموزی
خلق کے نہایت عمدہ طریق ہے۔

ڈبّا و مَسان

بیماری ذات الجنب کو جو اطفال نہایت خرد سال کو لاحق ہوتی ہے
وُجہّال ڈبہ یا مسان کہتے ہین اور جھاڑا پھونکی سے علاج کرا کر بچون کو
ہلاک کرا ڈالتے ہین علاج کرنیوالے ایسے ظالم اور بیرحم ہین کہ ایک
تاگہ لیکر اوس سے اس مرض والے لڑکے کو جھاڑا دیتے ہین اور ہر بار
سرکنڈے کو ناپتے جاتے ہین اور اول بالشت خوب تان کر رکھتے ہین
کہتے ہین کہ دیکھو سرکنڈہ بڑہ جائیگا دوبارہ بالشت کو چالاکی سے سکوڑ
اور بیمار کو فریب سے کہتے ہین کہ اتنا سرکنڈہ بڑھا اور بیماری گھٹی غرض
فریب دیکر اپنا کام بناتے ہین اور بیمار کا کام تمام کرتے ہین اور خدا
نہین ڈرتے کہ اسکی سخت بازپرس ہوگی کیونکہ ظلم اور قصور بادشاہ
نہین پہونچتا یا اوس سے پوشیدہ رہتا ہے خدا تک پہونچیگا اور خدا
نہین ہے ضرور اوسکی سزا ملے گی۔

بعض علاج کنندے ایسے نادان ہین کہ وہ اپنے معالجات جھاڑا پھونکی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سچ جانتے ہین مگر ہمکو اس بات مین شک ہے کہ اگر وہ اپنا علاج سچ جانتے
دغا نکرتے اور سبز گنڈے کو فریب سے نہ بڑھاتے۔
افسوس ہے سستی عقل عوام پر کہ اس بیماری کا علاج بہت سہل ہے یعنی طفل کو
ہوہیم گھٹی وغیرہ کسی چیز بہت سبک سے ایک دو دست کرا دین تو یقین ہے
بیماری بالمرہ زائل ہو جاوے۔

ہیضہ پیر

دیہات اور قصبات بلکہ عوام مین مشہور ہو گیا ہے کہ ہیضہ ایک پیر ہے قوم
اوسکی بندیلا ہے وہ ہزارون آدمیون کو ہر وقت دورے اپنے کے بعارضہ
جیون کو قے و دست و درد شکم ہلاک کروا ڈالتا ہے اوسکی منت و خوشامد کے واسطے
ایک بہت سے دیہات و قصبات مین مکان علیحدہ اونکے نام کا بنا رکھا ہے
ہر بار دارا و سیر آٹا دال و پکوان اور جو کچھ میسر ہوتا ہے اور کھلونے گلی وغیرہ
چڑھاتے ہین اور نادان اشخاص اتنا نہین جانتے کہ جب انسان باعقل و
سکو طاقت و تاب و توان و ہاتھ پاؤن ہوتا ہے کسیکو ہلاک نہین کر سکتا اور جب
غرض جسم اوسکا خاک ہو گیا اور حواس خمسہ نیست و نابود ہو گئے تو کیونکر بسبب
خدا لگنہ سابق خرد و بزرگ و اطفال و جوان و پیر کو ستاویگا غرض کہ اسی جہالت مین
ہزارون تباہ ہو جاتے ہین بسوے علاج متوجہ نہین ہوتے اس بات مین
کچھ شک نہین ہو کہ یہ مرض شتر یا ہتی ہے اس سے خاص بندیل کھنڈ سے پیدا
ہے کہ سبب اوسکا ایک اخبار مین یہ مندرج تھا کہ وہان فوج سرکار کے
سپاہی نے قبر پر کسی بندیلی کے گستاخی کی تھی تب سے یہ مرض پیدا ہوا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

راے ناقص بندے مین یہ آتا ہے کہ گو بیماری اوسی وقت سے پیدا ہوئی
لیکن ہرگز اسمین دخل مدفون قبر کہ کورکا نہین ہے یہ امر اتفاقیہ ہوگیا ہے
زمانہ وجود بیماری و گستاخی سپاہی قبر بندیلی پہ ایک ہو گیا۔
بہر تقدیر یہ بیماری وبائی جدید ہے کیونکہ اگر قدیم ہوتی تو کتب قدیمہ طبیہ مین
علاج ہیضہ وبائی مرقوم ہوتا علاج اسکا کرنا ڈاکتران سرکاری سے بہت
پرمنٹ واسطے دفع اس مرض کے بہت مفید پایا ہے ایام وبا مین مناسب
کہ گھر مین خوشبوی عود جلا کر تعدیل ہوا کرلین اور ہواے جنگل اور بیرون خا
سے پرہیز کرین اور مکان خشک و صاف رکھین اور تدبیر کر کے ہوا صاف
معتدل کرلین اور غیر ہوا کو دخل نہ دین اور جو ترکاریان اور میوے اس فصل مین
پیدا ہوے ہون نکھاوے۔
ایعزو سرکار کہ اج سب بات مین افضل دوران و عقیل روزگار ہے اگر اسے مخفی
بیماری نجانتی تو کیون ڈاکتر خانون مین دوا اس مرض کی بٹتی اور ہر تھانہ
و کوتوالی مین ہنگام وقوع وبا اس مرض کی دوا واسطے عوام کے موجود رکھی
اپنی عقل ناقص کو عقل کامل سرکار پر ہرگز تفضیل نہ دو دیکھو تم ایسی گاڑی
کب بنا سکتے ہو جیسے ریل گاڑی اور تمھاری ڈاک ایسی کب ہے جیسے تار
تمھارے نویسندے ایسے کب ہین جیسا چھاپہ خانہ غرض کہ جسکے ہزار ہا
تمھارے کامون سے بدرجہا بہتر ہین اوسکی تدبیر کے ہمیشہ پیرو رہو کہ
سراسر بھبودی جان و مال کی ہے اور ضرور علاج بیماری ہیضہ کا ڈاکتروں
ادویہ سرکاری سے کرو و ہیضہ پیر کو پوچ کر جان عزیز رائیگان نکرو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چھینک

عجب خوبی و نقش اور تمیز کی ہے کہ جب کہین جاوین یا کوئی کام شروع کرین اور کوئی شخص چھینک دوے تو کہتے ہین کہ چھینک ہوئی ہے ذرا ٹھہر کر جانا اور وقت سفر یا کسی کے گھر جانے یا واسطے کسی کام کے جانے سامنے اور دہنی طرف کی چھینک کو نہایت نامبارک و بد جانتے ہین اور ہرگز نہین جاتے اور پشت پیچھے کی چھینک کو بہت مبارک اور اگر وقت نہانے اور کھانے اور سونے کے اگر چھینک ہو تو اوسکا ڈر کچھ نہین بتاتے اس باب مین یہ دوہرا نہار کھا ہی دوہرہ چھینکت نہائے چھینکت کھائے چھینکت رہے سوئے چھینکت پر گھر کا نجائے نِدان لڑتا ہوئے۔ یہ باتین سنکر اور دیکھکر کسقدر عقلا کو خندہ آتا ہے کہ یارب وہی چھینک ہے کہ سامنے اچھی نتھی اور پیچھے اچھی ہو گئی۔ سمجھو کہ اگر تیر سامنے سے آوے خواہ پیچھے سے آوے دونون حالت مین زخمی کریگا اور اگر دولت روبرو یا داہنی طرف سے یا پیچھے یا بائین سمت سے آوے بہر حال مفید ہے۔

ایکبار یہ خاکسار قصبہ سکندرآباد سے بسوے قصبہ حسن پور واسطے کسی کار ضرور کے روانہ ہوتا تھا اور چند دوست و آشنا واسطے رخصت کرنیکے وہان جمع ہو رہے تھے اتفاقاً جسوقت کہ بندے نے رکاب مین پانون رکھا کسینے سامنے سے چھینک دیا بندے نے تامل نکیا اور پشت پا بود کر گیا لیکن برہمن جو وہان آگیا تھا اوسنے اشخاص سے کہا کہ چھینک نہایت بے موقع ہوئی اسکا کام ہرگز نہ بن پڑیگا اور جسکی ملاقات کو جاتا ہے زنہار نہو گی مین نے ہرچند کہ اپنے گوش سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ کلام مسموع کیا مگر کچھہ میل دل پر نہ لاکر بسمت مقصود بایو کو روانہ کر دیا اور بخیر
خوبی راہ طی کر کے حسن پور مین پہونچا اور جس کام کے واسطے گیا تھا عنایت
الٰہی سے اوس کام نے ایسا انتظام پایا کہ اوسقدر توقع بھی نتھی۔

سواے اسکے ہمیشہ امتحان ہوتا رہتا ہے کہ جمیع اہل اسلام و صاحب بہادر
کبھی خیال نہین کرتے اور اونکے سب کام بخوبی انجام پاتے ہین یہ کب ضرور
کہ ایک ہی چیز ایک طور پر ہنود کو مضر اور غیر قوم کو مفید ہو۔

فال

کسی کتاب خصوصاً دیوان خواجہ حافظ شیرازی کو ہاتھہ مین لیکر کسی مقام سے
کھولتے ہین اور بعضے اوسکا شعر اول اور بعضے شعر ہفتم اول صفحہ کا پڑھتے ہین
اگر مضمون اوسکا کچھہ مطابق مقصد ہوتا ہے تو اوسکو فال مبارک جانکر خوش ہوتے ہین
اور یقین کر لیتے ہین کہ کام ہمارا ہو جائیگا اور اگر مطابق مقصد نہین ہوتا تو اوداس
ہوتے ہین اور نہ میسر ہونے مدعا پر دلیل جانتے ہین اور ملّاؤن نے واسطے
فائدہ مندی اپنی کے فال دیکھنے کا پیشہ اختیار کرنا اور نادان اور کم عقل مردان
و عورات انکو سوا پیسا یا کچھہ کم و بیش دیکر فال کھلواتے ہین اور اونکی تماکو و ترکاری
کا کام اس سے خوب جاری رہتا ہے اور فالنامہ بہت طرح کے بنا لیے ہین
اور فال دکھانے والون سے فائدہ ترکاری و تمباکو کا حاصل کرتے ہین۔

افسوس ہے کہ رواج عدم تحصیل علوم کا ہندوستان مین بہت ہے اگر مخلوقات
صاحب علم و فن ہوتی تو ایسی جھوٹی باتون پر رغبت نرکھتی اور اوپر مضمون
اس شعر کے عمل کرتی

بیت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قضا قضا نشود ای عزیز من ہرگنہ	تو خواہ فال زن و خواہ استخارہ کن

میر جعفر زٹلی نے اپنے کلیات طیبات میں بہت سچ لکھا ہی (الفال تسلی کو دکان)
ذرا سمجھنے کی بات ہے کہ پیشین گوئی سچی پیغمبروں کا معجزہ مشہور کرتے ہیں اور
حضرت خواجہ موصوف کو کیسے پیغمبر نہیں مانا پس بعد مرگ اونکے کلام میں سے
حال اگلا ڈھونڈا اگر جہالت نہیں تو کیا ہی بلکہ اس مصرع سی تو اور ہی کچھ ظاہر ہوتا ہے کہ
ع راز غیبی کس نمیداند بجز پروردگار۔

استخارہ

یعنی طلب خیر کرنا دستور اوسکا یہ ہے کہ کچھ دعا یا درود پڑھ کر تسبیح کو دونوں
ہاتھ میں بانٹ کر فرق پکڑتے ہیں جو اون دونوں ہاتھ میں دانہ ہای تسبیح طاق
آگئے تو کہتے ہیں کہ استخارے نے کام کرنے کی اجازت دی اور وہ ہیں کرنے لگتے
ہیں اور اگر دانہ ہاے مذکور جفت آئے تو سمجھتے ہیں کہ استخارے نے واسطے
کام کرنے کے ممانعت کی ہے اور اوسوقت اوس کام کو نہیں کرتے پھر بعد
کچھ عرصہ کے استخارہ کرتے ہیں یہ امر کیسا بے ٹھکانے معلوم ہوتا ہے یعنی عدد
سواے طاق او جفت کے تیسری قسم نہیں رکھتا انھیں دونوں قسموں سے
ایک قسم ضرور ہاتھ میں آجائیگی لیکن وہ دانے کب عالم الغیب کے پاس جاکر شدنی
و ناشدنی کام کی دریافت کرآتے ہیں یہ اعتقاد خام خود انسانوں نے آپ
باندھ لیا ہے ذرا غور کریں تو معلوم ہو جاے کہ استخارہ کسقدر مہمل ہے۔
نگارندۂ اوراق واسطے اپنے علاج کے ایک طبیب مشہور کے پاس گیا اور دنوں
منتظر رہا کہ اپنا حال بیان کروں لیکن طبیب موصوف واسطے اور ایک بیمار کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نسخہ لکھ رہے تھے جب اوس بیمار کو نسخہ دیا اوسنے پوچھا کہ حضرت دل
واسطے کھانے کچھ ترشی کے چاہتا ہے صاحب موصوف نے اوسکو اجازت
دی پھر اوسنے عرض کیا کہ جناب سرکا کھاؤن یا لیمو حکیم صاحب نے ذرا تامل
استخارہ دیکھا پھر کہا کہ فلان چیز ان دونون مین سے کھا بندہ یہ حال دیکھ
بلا عرض حال و استعلاج اوٹھا حکیم صاحب نے فرمایا کیونکر آئے تھے کچھ حال
جواب دیا کہ فقط حضور کے سلام کو آیا تھا۔

کٹورہ دوڑانا

جب کسی کا مال چوری جاتا ہے تب بعضے مکار کہتے ہین کہ ہم زور منتر کٹورا
دوڑاتے ہین جہان وہ مال ہوگا وہین کٹورا جاکر ٹھیگا یہ امر نہایت خلاف قیاس ہے
کہ بدون زور کے جسم متحرک نہین ہوسکتا منتر چند لفظ مہمل ہین اونمین زور کہان
سبب اسکا یہ ہے کہ ایک لڑکے کو کنارہ کٹورے کا پکڑا دیتے ہین پہلے کو اوسکو
خفیہ بطمع زر سمجھا دیتے ہین کہ فلانی طرف کو اسکو لیجیو پھر منتر پڑھتے ہین اور
کہتے ہین کہ منتر کٹوری کو معہ طفل طرف مال مسروقہ کے لیے جاتا ہے اس تماشہ کو ہمنے
سنہ ۱۸۶۴ عیسوی مین در قصبہ نگینہ بچشم خود دیکھا ہے کہ ایک لڑکے نے خود مال
چھپایا اور واسطے رفع اپنے گمان کے ایک فقیر کو بلا لایا اور کہا کہ یہ کٹورا دوڑاتے
ہین اور فقیر صاحب سوا روپیہ لیتے ہین جب کٹورا دوڑایا وہ طفل جسکو کٹورا
پکڑا رکھا تھا اول طرف صاحب مال کے کہ عورت تھی چلا کیونکہ اوس طفل کو
کچھ دیکر ایسا ہی سمجھا رکھا تھا اوقون عورت کے نے یہ حال دیکھکر غل مچا دیا
کہ تھانہ دار واسطے اس فقیر کے وہ آیا سب وہانسے بھاگ گئے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھوانی پرشاد	چانول چباتے	پنڈت متوطن بلدہ لکھنؤ

جب چند شخصون کے درمیان کوئی چیز گم ہو جاتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ ان سب شخصون کو چانول چبوائے جاوین اور وہ چانول کلمہ کے روپیہ سے تول کر دیے جاوینگے جو شخص کہ انمین چور ہوگا اوس سے چبائے نجاوینگے یا خون اوسکے مونھ سے نکلیگا انتہیٰ

یہانتک تو بات دانائی کی ہے کہ اگر اون اشخاص مین کوئی شخص کم خرد ایسا کام کر بیٹھا ہے تو اس دہشت مین اگر چیز گم شدہ کو کسیطرح وہین رکھدیگا مگر جب اس سے درجہ گذر جاتا ہے کہ ضرور چانول کلمہ روپیہ سے وزن کرکے بہ مین عقیدہ کھلا دیتے ہین کہ ضرور تاثیر کلمہ سے چور سے چانول نہ چبینگے اور ضرور خون اوسکے مونھ سے نکلیگا عین جہالت ہے کیونکہ یہ تاثیر کلمہ مین ہرگز نہین ہوسکتی اور جہان کہین ایسا ہوا ہے کہ کسی شخص کے مونھ سے سرخی نکلی سبب اوسکا چالاکی چانول کھلانے والے کی ہے کہ وہ چانولون مین کوئی ریزہ شنگرف یا گیرو کا رکھدیتا ہے —

	نامہ نکالنا	

جب کسیکے گھر چوری ہو جاتی ہے تو بعضے اشخاص کہتے ہین کہ ہم نامہ نکال دینگے یعنے چور کا نام بتا دینگے پس چند نام کاغذ کے پرچون پر جدا جدا لکھکر ایک کٹوری پانی ڈالدیتے ہین اور جو کچھ پڑھتے جاتے ہین جونسا پرچہ پہلے ڈوب جاتا ہے اوس پرچے پر جسکا نام ہوتا ہے اوسکو چور بتاتے ہین اور بعضے اور ترکیب سے کسی کا نام لے دیتے ہین یہ باتین غلط ہین کیونکہ یہ عمل سچ ہوتا تو کوتوالیون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

اوراور ثمانون مین ایک شخص نامہ نکالنے والا کافی تھا اور یہ زمانہ تسلف سے
آجتک کسی عملداری مین نہین ہوا اور سوا اسکے عقل ہرگز تجویز نہین کرتی
کہ چور کا نام اس ترکیب سے معلوم ہو جاوے ایک برات مین بوقت دو پہر سب
آدمیون کو نیند آگئی ایک شخص جو جاگتا رہا تھا اوسنے پانچ چھ ٹوپیان قیمتی چورالین
وقت بیداری ایک پنڈت جھبو کا م کو بلا کر نامہ نکلوایا اوسنے ایک کہار کا نام دیا
ارباب نے اوسکو مارا وہ بھاگ کر واویلا کرتا ہوا کچہری مین چلا گیا اور کہا کہ جھکو
جھبو برہمن نے چور بنا کر پٹوایا ہے پنڈت جی بلائی گئے اور اونسے کہا گیا کہ کوتوالی مین
کبھی مقدمے چوری کے ہین سبکا پتا بتاؤ ورنہ سزا پاؤگے آخرکار پنڈت جی پر
بابت اس جرم کے پچاس روپیہ جرمانہ ہوا اور واسطے آیندہ کے ممانعت کی گئی

شگون

قصباتی اور دیہاتی شخصون نے چند جانورون کی آواز اونکے داہنے بائین
یا سامنے آجانے پر اپنی بھلائی اور برائی حاصل ہونے کی خبر یابی مقرر کر رکھی ہے
مثلاً تیتر اگر بائین طرف وسط راہ سفر مین بولے تو اوسکو نیک شگون جانتے ہین
اگر داہنی طرف بولے تو نامبارک سمجھتے ہین اور اگر منزل سے روانہ ہوتی ہے
بولے تو کہتے ہین کہ اسنے ماتھا ٹھنکا راستے مین سے اولٹا پھرنا پڑیگا ایسے
اکثر پرندون و دواب و بہایم کا داہنے بائین آنا مبارک اور نامبارک کہتے ہین
ہاے افسوس گنوار یا شہری جو علم نہین تحصیل کرتے کیسے بیوقوف ہو جاتے ہین
جانورون کو اپنا راہبر اور مخبر غیبی بنا لیتے ہین نہین معلوم ہوتی کوئی دلیل حق
ثابت ہو جاوے کہ عالم الغیب نے اپنی قدرت کاملہ تلی خرگوش ہرن سبزک

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیتر شغال گدھے وغیرہ کی ہرزہ گردی مین تعبیر کردی ہے سوا اسکے یہ بھی کہتے ہین کہ اگر کوئی سفر کو چلے یا گھر سے کسی کام کو باہر نکلے اور پانی بھرنیوالا خالی مشک یا خالی گھڑا سامنے سے آوے تو منحوس ہے یعنے جس کام کو جاتے ہین وہ کام نہوگا اور اگر بھرا ہوا ظرف لاوے تو کام ہوجائیگا اور شہر غیر مین داخل ہوتے ہی اگر بجا کروب خالی ٹوکرا سامنے لائے تو شگون بد کہتے ہین اور یہ کو نیک اسیطرح کی بہت باتین ہین۔

بندے نے ان سب باتون مین سے اکثر کا تجربہ کیا بالکل جھوٹا پایا اگر کوئی شخص یہ بات جھوٹ سمجھے تو خود تجربہ کرے۔

راہ کاٹنا بلی کا

اگر رستہ چلتے ہوے ایک طرف سے دوسری طرف بلی چلی جاوے تو کہتے ہین کہ بلی راہ کاٹ گئی اب آگے چلنا نہایت مضرت ناک ہے یہین ٹھہر جاؤ جب کوئی اس راہ کو کاٹ جاے یعنے جس خط پر بلی گئی ہے اوسکے دوسری طرف چلا جاے تب آگے چلنا اتفاقاً اگر کوئی شخص غیر اوس راہ سے نہین گذرتا تو اپنا جوتا پہلے اوسے لیکر کے دوسری طرف پھینک دیتے ہین اور کہتے ہین کہ اب کچھ خوف نہین رہا اور رستہ چلنا شروع کردیتے ہین

بھلا ایسی صریح بدگمانی کو خیال خام کیونکر نکہا جاے بندے نے بچشم خود دیکھا کہ ایک شخص موسم برسات مین ایک جگہ بسبب راہ کاٹ جانے بلی کے متوقف تھا کہ یکایک وہان دیوار بوسیدہ اوسپر گر پڑے اور بہت صدمہ اوسکو پہونچا اور جو شخص اوس سے پہلے راہ قطع کر گیا تھا اوسکو کچھ ضرر نہ پہونچا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چھپکلی کا بدن پہ گرنا

یارب عجب عقل اور فہم بعض ارباب جہان کی ہے کہ بہ نسبت اوس عقل کے نہ ہونا نعمت عمدہ تھی۔

کہتے ہین کہ چھپکلی کہ جانور قسم حشرات معروفہ مین سے ہے کہ داہنی طرف اعضا پہ گرے تو بہت مبارک ہے اور اگر بائین طرف کے عضو پہ تو نہایت نامبارک ہے اسیطرح سر و پا و کمر و پشت وغیرہ کا گرنے مین اوسکے حاصل ہونا فوائد و ضرر مقرر کر رکھا ہے کہ بیان اوسکا بجز تطویل کتاب کے اور کسی مصرف کا نہین۔

ارباب دانش و تمیز ذرا متوجہ ہوکر غور کرین کہ یہ تجویز کسقدر جہالت کی ہے اس جانور ناپاک مین کون دلیل سے اثر زیادہ کرنا دولت و اقبال اور لانا درد و مرض کا ثابت ہے پس اگر دلیل نہین تو دعوی بے دلیل محض لچر و پوچ ہے چاہیے کہ ارباب دانش اگر اوسکو ناپاک سمجھتے ہون تو ہر وقت چھپکلی گرنے کے بدن صاف کر لیا کرین اور برہمنون سے ہرگز نہ پوچھین کہ اوسکا ایسے مقام پر گرنا مفید ہے یا مضر۔

اور یہ بھی مشہور کر رکھا ہے کہ اگر چھپکلی وقت کھانا کھانے کے طعام پہ گرے اور کوئی اوس طعام کو بے کراہیت کھائے تو نہایت اقبال مند ہو جاے۔

اس سخن مین اتنا فائدہ معلوم ہوتا ہے کہ اس ترغیب کے باعث سے اگر اوس کھانے کو اشخاص کھالین تو اونکا نقصان اوس لاگت کا کہ طیار طعام مین ہوا ہے نہو کیونکہ چھپکلی ہرچند بد جانور ہے مگر بغیر اوسکو کھائے یا اوسکے کاٹنے بغیر صرف اوسکے مس کرنے سے ضرر متصور نہین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جوتے پر جوتا چڑھنا

مشہور اور مقرر کر رکھا ہے کہ اگر کسی کا جوتے پر جوتا چڑھ جاتا ہے تو اوسکو سفر در پیش آتا ہے یہ نہایت بے ٹھکانے اعتقاد ہے راقم اوراق کا تمام عمر چالیس برس سے زیادہ جوتے پر جوتا چڑھ گیا ہے لیکن سوائے ایک دوبار کے کبھی اتفاق سفر نہوا۔

آنکھ یا اور کسی عضو کا پھڑکنا

اگر مرد کی داہنی آنکھ اور عورت کی بائیں پھڑکے تو کہتے ہین کہ کچھ ترقی ہوگی اور اگر یہ خلاف ہو تو اوسکو نامبارک جانتے ہین۔

ایعزیزو خوب سمجھو اور کتب طبیہ مین دیکھو کہ اختلاج اعضا باعث ریح ہوتا ہے اوسمین ہرگز احتمال پیشین گوئی نہین ایک وزیر برادر زادہ فدوی کا نہایت ملول بیٹھا تھا کسینے اوس سے کہا کہ کیون ملول ہو جواب دیا کہ میری آنکھ بائیں پھڑکتی ہے خدا خیر کرے۔ شخص مذکور نے کہا کہ جس روز انتقال جناب مقدسہ معظمہ بیگم صاحبہ سمرو کا ہوا تھا اوس روز چاہیے تھا کہ تمام اہل لشکر کی آنکھ پھڑکتی مگر ہم تم دونوں اوس لشکر مین ملازم تھے کسیکی بھی آنکھ نہ پھڑکی تھی یہ بات سنکر عزیز مذکور کی تشفی ہوگئی اور ملال جاتا رہا اسیطرح بازو کے پھڑکنے کو جانتے ہین کہ برادر کے ملنے کی خبر دیتا ہے۔ لیکن حیران ہون کہ میرے تین بڑے بھائی راہی ملک عدم ہوگئے ہین اور میرا بازو کبھی کبھی پھڑک جاتا ہے کیا وہ ازسرنو جنم لیکر ملین گے۔

چڑیا یعنے کنجشک کا سر پر بیٹھنا

مشہور ہے کہ کنجشک اگر ناگاہ سر پر کسی آدمی کے بیٹھ جائے تو اوسکو نیا لباس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پس یہ بات نہایت دور از فہمید کہ نسبت مابین نشست پرندہ اور لباس جلد بخشنے کے ہرگز نہین کیونکہ دونون غیر جنس ہین یعنے لباس بخشنے اور نشست پرندہ مین ہمجنسی نہین ۔

ہما کا سایہ

اعتقاد عوام ہے کہ ہما کا جس شخص کے سر پر سایہ پڑتا ہے وہ پادشاہ ہوجاتا ہے اور اگر پادشاہ نہین ہوتا تو صاحب اقبال و دولت ضرور ہی ہوتا ہے فدوی نے کتاب شاہنامہ سراسر پڑھی ہیں سب پادشاہ ہونیکے اوسمین مندرج ہین لیکن کسی پادشاہ کو نہین لکھا کہ بسبب سایہ ہما ہوا ہو اسیطرح تاریخ مختصر انگلستان و تاریخ موسوم بہ منتخب التواریخ و تاریخ فرشتہ و تاریخ ہند و تاریخ آئینہ نما و غیرہ دیکھنے مین آئین اس حال سے سب معرا ہین سوائے اسکے دلیل عقلی جو کہ دربارۂ کنجشک مرقوم ہوئی ہرگز معاون و ممد توہم مشہور کی نہین ۔

اُلّو کا سایہ

کہتے ہین کہ جس جگہ الّو بیٹھتا ہے وہ جگہ ویران ہوجاتی ہے اور جسکے سر پر الّو کا سایہ پڑتا ہے وہ بیوقوف ہوجاتا ہے اس امر اخیر کا یہانتک اعتقاد ہے کہ جاہل عورتین واسطے متابع رای کرنے اپنے خاوند کے الّو کا گوشت پکا کر اپنے خاوند کو کھلا دیتی ہین یہ امر اخیر تو قریب القیاس معلوم ہوتا ہے کہ شاید گوشت الّو کا بالخاصیت یا بالکیفیت مضر عقل ہو یعنے اوسکے سایہ سے بیوقوف ہوتا ہو اور اوسکی نشست سے ویران ہونا آبادی کا از روی تجربہ ہرگز درست نہین کیونکہ اس فدوی نے قریب سو شہر خرد و کلان کے دیکھے ہین اکثر شہرون مین کئی کئی بار الّو کو بوقت شب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حویلیون اور درختون پر بیٹھے اور بولتے سُنا ہے لیکن وہ شہر اتک آباد ہین
اور نہ اوسکے سایہ سے کسیکو مفلس اور بے عقل ہو جاتے سُنا و دیکھا —
برخلاف اسکے یہ ماجرا ہے کہ ایک شخص شتاب رائے نام دفتر بخشی گری بیگم
شمرو صاحبہ مین متلاشی روزگار آیا بخشی دفتر نے بعد امتحان اوسکو ایک کار مختصر پر
ملازم رکھا بعد چند روز کے اوسکا جانا بحکم بخشی مذکور ایک برات مین ہوا جب
برات مذکور بوقت دوپہر ایک باغ سر راہ پر واسطے کچھ کھانے کے ٹھہری اور
سواریون مین سے آدمی اوترے شتاب رائے بھی اوترکر کھڑا ہوا اس عرصہ مین
بسبب غل و شور آدمیون کے ایک الو کسی پیڑ پر اوڑا چونکہ الو کو دن مین کم دکھلائی دیتا ہے
شتاب رائے کے سر پر ہو کر گذرا چونکہ یہ شخص نہایت غریب و کم عزت تھا اور قرن نے
اسکا ٹھٹھا یہانتک کیا کہ وہ بیزار ہو گیا اور بہانہ پاخانہ بارادہ جدا ہو جانیکے
برات سے بسوے صحرا روانہ ہوا تھوڑی دور پر ایک گروہ ہاتھیون پر بار و اسباب کا آتا دیکھا
بیچارہ کنارہ سڑک پر کھڑا ہو رہا انجام کار جب سب ہاتی اوس راہ سے گذر گیے
آخر ہاتی پر داروغہ فیل خانے کا مع ایک دو مصاحب کے سوار تھا اوسنے بلا ساختہ
پوچھا کہ لالہ صاحب کچھ تم پڑھے ہو اوسنے جواب دیا کہ کار متصدی گری جانتا ہون
داروغہ نے کہا کہ تم آؤ ہاتی پر سوار ہو جاؤ اور حساب صرف ہاتیون کا لکھا کرو تمام
مقصود پہونچکر تکو نوکر کر دینگے راہ مین متصدی اس فیلخانہ کا مر گیا ہے
یہ کارروائی تم کرو اسکا آخر اچھا ہوگا شتاب رائے تو سب طرف سے مایوس تھا
اوسکا روزگار قبول کرلیا اور آخر کار بعد چند سال کے اپنی کارگذاری کی سبب
داروغہ اوسی فیلخانہ کا ہو گیا اور کسی سبب سے بعالم داروغگی پھیر سرو سہ کیطرف آیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور واسطے ملاقات ارباب کے دفتر مین آیا سب شخص اوسکی پہلی حالت دیکھ قدرت الٰہی پر اقرار کرتے تھے یہ ماجرا عرصہ باون[۵۲] کا سال کا ہوا کہ روبرو فدوی کے گذرا ہے پس اب یہ فرمایئے کہ جسنے یہ ماجرا دیکھا کیونکر سایہ بوم کا اقرار کرے کہ بد و منحوس ہوتا ہے ۔

کوّا اوڑانا

اگر علی الصباح بدون گھر مین جھاڑو لگانے کے کوّا کسی جا مکان پر بیٹھ کر آواز کرے تو بعض نادان مرد و عورت اوس کوّے سے کہتے ہین کہ اگر کوئی مہمان یا کسی کا خط آتا ہو تو اے کوّے اوڑ جا پس اگر وہ کوّا اوسیوقت اوڑ گیا تو یقین کرتے کہ آج کوئی مہمان یا کہین سے خط آویگا اس امر کو بھی مانند اور شگونون کے صریح البطلان سمجھو فدوی نے تو بہت بار اوس کار کا تجربہ بالکل غلط پایا ہے اور جس کسیکا دل چاہے تجربہ کرے اور عقل تو کسیطرح مجوز اس امر کی نہین ہوتی کیونکہ صاحب شناخت و قصد نہین کہ منزل پر سے مہمان کو روانہ ہوتا دیکھکر جانے کہ یہ شخص فلانے کے گھر جاویگا اور اوسکے گھر آکر اطلاع کردے اور خط کا سرنامہ وہ نہین پڑھ سکتا کہ اوسنے ڈاک خانے مین جا کر پڑھ لیا ہو اور اوسکے صدور کی خبر دے یہ بات کہ سراپا غلط ہے ہندوستان مین اتنی مشہور ہے کہ ہندی کبیشرون نے اسکو راگون اور اپنے شعرون مین مندرج کیا ہے اون شعرون اور راگون ہرگز صحیح نہ سمجھو اور عقل کو کام مین لاو

دکن کیطرف پانون کر کے سونا یا دکن کیطرف مونھ کر کے حجامت بنوانا

ہندوون کو اعتقاد کامل ہے کہ دکن کیطرف پانون کرکے سونا موجب بیماری یا بلا کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خسپندہ کا ہے ادہر اودہر کو مونھہ کرکے حجامت بنوانا مبارک ہے کیونکہ جب کہ کوئی مرجاتا ہے تو اوسکی کریاکرم کے واسطے اودہر مونھہ کرکے اصلاح بنواتے ہین یہ بات نہایت مضحکہ کی ہے کیونکہ جہات ستّہ مین سے ایک جہت کو نامبارک بے دلیل ماننا مثل خام خیالی ہے راقم اوراق نے برسون چارپائی بالقصد ایسی ہی بچھائی ہے کہ سونیکے وقت پانون طرف دکّن کے ہون آجتک بیماری نہوئی اور زندہ تو موجود ہی ہون یہی حال اودہر کو مونھہ کرکے حجامت بنوانے کا سمجھو۔

صبح کو کسیکا مونھہ دیکھکر اوٹھنا

یہ امر نہایت مشہور ہوگیا کہ بعض شخص کا مونھہ نہایت منحوس ہے علی الصباح اگر کوئی شخص اوسکی صورت بدون اور کا مونھہ دیکھے ہوئے دیکھہ لے تو وہ روز اوسکو بہت نامبارک ہوتا ہے۔ اکثر شخصون کو یہانتک اسکا یقین ہوگیا ہے کہ علی الصباح اوٹھتے ہی اول اپنا ہاتھہ دیکھہ لیتے ہین یا آئینہ سرہانے رکھکر سوتے ہین بوقت برخاست از خواب اوس آئینہ مین اول اپنا مونھہ دیکھہ لیتے ہین پھر اور کسیکا مونھہ دیکھتے ہین یہ بات نہایت دور از قیاس ہے گویا شاعرون نے شعر مین مندرج کردی ہے شعر

علی الصّباح بروی تو ہر کہ برخیزد	؛؛	صباح روز سلامت بروسا باشد

الغرض وشاعر مشہور باتون کو گو غلط صریح ہون اپنے شعرون مین بکمال فصاحت وبلاغت درج فرمادیتے ہین اور خود اوسپر ہرگز اعتقاد نہین رکھتے تم اونکی شعرون مین ایسا مضمون دیکھکر اونکے پیرو نہ بنو اور اعتقاد اپنا فاسد نکرو ذرا سمجھہ سوچکر کام کرو دیکھو جب آدمی منحوس کا مونھہ تم بُرا بتاتے ہو وہ خود تمھارا کام بگاڑ سکتا نہین فقط دیکھنا اوسکے مونھہ کا کیونکر تمھارا کام بگاڑ دیگا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

علی الصباح بُرا نام لینا

بہت نادان ارباب کا اعتقاد ہوگیا ہے کہ علی الصباح جانوران درندہ
وانسان شوم کا نام لینا بُرا ہوتا ہے اور خواب سے بیدار ہوکر اگر کوئی اوس
نام شیر یا بھیڑیے یا بلّی یا سانپ وغیرہ کا یا کسی شوم انسان کا لیتا ہے تو گمان
کرتے ہین کہ یہ روز اسپر خیر سے نہین گذرتا کچھہ نکچھہ اسکو مصیبت آج درپیش آویگی
یہ امر ہرگز معقول نہین دیکھو کہ اگر زہر پاس رکھا ہو اوسکا نام لینے سے ضرر نہین
جبکہ درندگان دور ہین اور شوم پاس نہین فقط اونکا نام کیا اثر کرسکتا ہے اس کا
امتحان کئی بار ہوگیا ہے بالکل غلط نکلا۔

بندرون کو دیوتا ماننا

جس شہر وقصبہ مین افراط بندرون کی ہوتی ہے مثل متھرا و بندرابن وگوبر
اور نگینہ و چاندپور وغیرہ صدہا مکانون مین وہان ہنود ہرگز اونکو دفع نہین
اور نہ قتل اونکا چاہتے ہین کہتے ہین کہ یہ دیوتا ہین ہر روز اونکے ہاتھہ سے تکلیف
پاتے ہین مگر کیا ممکن کہ بندوق وغیرہ سے اونکو مارین یا اپنے محلون مین کسی
اور کو بندر مارنے دین بیان کرتے ہین کہ یہ ہنومان کی اولاد ہین انکو کیونکر
مارین کہ بڑا گناہ ہے۔

اللہ اللہ عجب غفلت ہے کہ جن جانورون سے آزار پہونچے اونھین دیوتا
جانے دیوتا واسطے رچھا کے ہوتے ہین نہ بلا سبب واسطے دُکھہ دینے کے
اگر بندر ہنومان کی اولاد ہین تو چھتری رام چندر کی اولاد اور برہمن برہما کی
اولاد بلکہ سب آدمی برہما کی اولاد سے اونکو بروقت تکلیف رسانی کیون دفع کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سواے کتاب بھاگوت مین جو نہایت معتبر کتاب ہنود ہی ادہمیای مین مرقوم ہے
کہ بلارچی برادر کرشن چندر نے خود اپنے ہاتھ سے بابرہ کو مارا ہے۔

سانپ کا نہ مارنا

یہ بھی مطابق نمبر نے بندرون کے زنہار معقول نہین ہے بلکہ بعض ارباب کا یقین ہے کہ چھوٹا سانپ اوت ہوتا ہے یعنی کوئی لڑکا یا جوان لاولد مرا ہوا ایسا بنجاتا ہے اور بڑے سانپ کو اپنا دادا پردادا وغیرہ بتاتے ہین اور کوئی دلیل سوای اسکے نہین لاتے کہ وہ کاٹتا نہین اور یہ نہین جانتے کہ اوسپر کوئی دباو نہین پڑا اگر دباو پڑیگا تو وہ فوراً کاٹ کھائیگا کیونکہ اکثر جانورون کا یہ خاصہ ہے کہ بدون چھیڑے آزار نہین دیتے بلکہ آدمی سے ڈر کر گریزان ہوجاتے ہین۔

روٹی کا روٹی پر پڑنا

اگر کوئی شخص روٹی پکاتا ہوا اور بھول کر توے پر سے روٹی نہ اوتارے اور بھول کر توے پر دوسری روٹی ڈالدے تو اجتماع ان ہر دو روٹی کو بڑا شگون اچھا یعنی ترقی رزق کا مشہور کرتے ہین۔

اگر غور کیا جاے تو یہ خیال بالکل خام اور سوداے پختہ ہے جسوقت روٹی پختہ تھی دستارخوان پر دوسری روٹی سے ملکر موجب مزید رزق نہوئی درحالیکہ خود خام ہے افزونی رزق مین کیونکر پختہ کار ہوسکتی ہے زیادہ تحریر اس مقام مین فضول ہے۔

گہن

ہونا چاند گہن کا ازروی تحقیق یہ ہے کہ زمین درمیان چاند اور سورج کی آجاتی ہے اور جب چاند درمیان زمین اور سورج کے آجاتا ہے تب سورج گہن ہوتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کتب ہیئت مین بدلائل عقلی اس امر کا نہایت اثبات مرقوم ہے اور ارباب نجوم
جانتے ہین کہ کسوقت سورج گہن اور چاند گہن ہوگا اس مقام مین ان امور
مفصل بیان کرنا محض تطویل کلام ہے۔

عوام مین یہ مشہور ہے کہ راہو راچہس کا چاند قرضدار ہے جب یہ واسطے طلب
مال کے اوسکو گھیرتا ہے تب اوسکی رتھ کے سایہ مین چاند آجاتا ہے یہی چاند گہن
ہے اگر اوسوقت خوب خیرات کیجاوے تو چاند کو چھوڑ دیتا ہے۔

یہ بات بالکل غلط ہے کہ چاند ایک سیّارہ ہے اوسکو ضرورت قرض سمجھنا ایک
امر احمقانہ ہے۔

پانی اور روٹی جو کم خرچ چیز ہے اوسکو کہتے ہین کہ گہن مین آگئی اور راہ
پھینک دیتے ہین مگر قیمتی اشیا کو ہرگز کوئی شخص نہین پھینک دیتا یہ کسقدر
کی بات ہے کہ گہن سے پانی تو گہہ جائے اور گھی اور دودہ و پوری و کچوری
مٹھائی نہ گہے۔

بعض راجے اور اہل دول اپنی جورو کو بروز گہن خیرات کرکے خاکروب وغیرہ
اور پھر اوس سے خرید لیتے ہین یہ امر کسقدر نادانی کا ہے کہ اول نیت خرید لینے
کرنا اور پھر اوسکو سخاوت سمجھنا و رانی تصور کرنا کیونکہ عورت خریدی ہوئی
ہوتی ہے نہ رانی۔

سبب اسوقت کی خیرات کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ بزرگون نے یہ سونچا ہوگا
یون تو خیرات نہین کرتی مگر واسطے انکی خیرات کے کوئی حیلہ مقرر کر دینا چاہئے
جس سے خود بخود مائل سخاوت ہون یہی سبب پندرہ روز تک ایام گہن گت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

برہمنون کے کھلانے کا خیال مین آتا ہے لیکن یہ تصور کرنا کہ ہمارے بزرگ اوس روز آتے ہین غلط ہے یہ بات واسطے رغبت آدمیون کے بنادی ہے کہ شرما شرمی سے بنام والدین برہمنون کو کھلاوین ہمچشمون مین ناخلف ٹھہرنا گوارا نکرین گے۔

زلزلہ

کہتے ہین کہ زمین کو ایک گاے اپنی سینگ پر لیے کھڑی ہے جب انسان کے گناہون سے زمین گرانبار ہوجاتی ہے تو اوس زمین کو دوسرے سینگ پر لیتی ہے وقت تبدیلی کے زمین متحرک ہوتی ہے وہی حرکت زلزلہ یعنے بھونچال ہے۔

یہ بات کیسی غیر معقول ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو تمام زمین پر زلزلہ ایک ہی وقت مین آتا مگر یہ حال ہرگز نہین بعض قطعات زمین پر بہت شدت سے بھونچال آتا ہوا دیکھا اور سو پچاس کوس کے فاصلہ پر اوسکا پتا نپایا مشہور ہے کہ کوہستان مین زلزلہ بہت واقع ہوتا ہے اور ریگستان اور شورہ زار مین نہایت کم۔

زمین کا گاے کے سینگ پر تجویز کرنا کتنی بیعقلی ہے کہ واسطے اوس گاے کے گھانس دانہ وچراگاہ جو ضروری امر ہے جس سے وہ زندہ رہی تجویز کرنا بھول گئے اگر کہیے کہ وہ گاے بیجان ہے اوسکو ضرورت کھانے پینے کی نہین ہے اس فرض کرنے سے اوسکو تکلیف ہونا اور ایک سینگ پر سے زمین کو دوسرے سینگ پر لینا کب متخیل ہوتا ہے۔

ای خردمندون سمجھ لو کہ سبب زلزلہ کا یہ ہے کہ تاثیر حرارت آفتاب سے بخارات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

زمین مین پیدا ہوا کرتے ہین اگر سردی زمین کی اون بخارات پر غالب ہو
وے بخار فرو ہو جاتے ہین اور اگر گرمی بخارات سردی زمین پر غالب بکثرت
تمام ہوتی ہے زمین کو پھاڑ کر نکل جاتے ہین اور اگر قوت بخارات کی اتنی نہو
کہ زمین کو پھاڑ ڈالین یا زمین سخت ہو مانند کوہستان کے تو وے بخار جنبش مین
آتے ہین اور زمین اوس جنبش سے مضطرب ہوتی ہے اس اضطراب کا نام زلزلہ

تارا ٹوٹنا

بوقت شب بعض بار ایک چیز روشن بشکل ستارہ آسمان پر سے زمین پر گرتی
جسکی رفتار سے قوس بنتی ہے نظر آتی ہے اسکو عوام تارا ٹوٹنا کہتے ہین۔
ہنود مین یہ مشہور ہے کہ جب کسی راجہ کی موت آتی ہے تب تارا ٹوٹتا ہے ا
جس ملک مین وہ راجہ یا امیر رہتا ہے اوسی ملک کیطرف تارا ٹوٹ کر گرتا
یہ بات سراپا غلط ہے ہمنے ہزارون بار تارے ٹوٹتے دیکھے اور دیکھتے
لیکن کبھی کوئی امیر یا راجا مرتا ہوا نہ سنا۔
یہ اعتقاد نہایت بےعقلی کا ہے امیر کی موت اور تارا ٹوٹنے مین کچھہ نسبت نہین
یہ کہدیتے کہ یہ ملک الموت نظر آتا ہے کہ واسطے قبض روح کسی راجا کے جا
تو کچھہ تو نسبت ہوتی۔
اہل اسلام یہ کہتے ہین کہ جب شیاطین آسمان پر جاتے ہین تو فرشتے او
آتشین گولے مار کر دفع کرتے ہین وہ آتشین گولے بصورت ستارہ گرتے ہوئے
نظر آتے ہین یہ امر بھی دانایون کو معلوم ہے کہ کتنا غیر معقول آجتک کسی نے
اون لوگون کا نہین سنا کہ کہان ہے۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

واضح ہو کہ جسوقت بخار دخانی معہ اندک لزوجت وچربی زمین سے مرتفع ہوکر کرۂ آتش تک پہونچتا ہے آگ اوسمین لگ جاتی ہے پس اگر اس مادہ مین غلظت کم ہوتی ہے وہین جل جاتا ہے اگر زیادہ ہوتی ہے ہوا سے نیچے اوترتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا تارا آسمان سے نیچے گرتا ہے۔

ستارہ دُمدار

ستارہ دمدار جب کبھی نکلتا ہے تو عوام اوسکو دیکھکر کہنے لگتے ہین کہ یہ نشان برا ہے یہ جب طلوع کرتا ہے افراط یا قحط عظیم یا جنگ درمیان بادشاہونکے ہوتی ہی سبب جنگ وجدل کا نمود ستارۂ دُمدار تصور کرنا اک امر صرف نامعقول ہے اگر بیماری اور قحط کا سبب کہا جاے تو دور از قیاس نہین کیونکہ جب یہ ستارہ نمود کرتا ہے البتہ باعث افراط گرمی ہونا چاہیے کیونکہ بہت بڑا جسم ہے اگر اپنی تاثیر کرے تو نزدیک عقل اور وہی افراط اگر کچھہ خلش کرکے بخارات کو سوختہ کر کے ابر نہ بننے دے تو سبب قحط بھی کہہ سکتے ہین لیکن راقم کی یاد مین کئی بار دمدار ستارہ نکلا ہے نہ کبھی قحط پڑا نہ کثرت بیماری اور جنگ و جدل کا واقع ہونا تو خود اس سی کچھہ تعلق نہین رکھتا سبب انکے موجود ہونے کا کتب حکماے یونان مین یہ لکھا ہی کہ جسوقت بخار دخانی مع لزوجت وچربی زمین سے بلند ہوکر کرۂ آتش تک پہونچکر روشن ہو جاتا ہی پس اگر یہ مادہ غلیظ ہوتا ہی وہ دخان کہ طرف بلند اوسکی مشتعل ہوئی ہی ایسا واقع ہوتا ہی کہ طرف بلند روشن شدہ مانند ستارہ کی نظر آتی ہی اور کم روشن شدہ مانند اوسکے دنبالہ کے اور یہ علامت بحسب قلت اور کثرت مادہ کی مدت تک ظاہر رہتی ہی اور کتب اہل فرنگ مین یہ لکھا ہے کہ ہر چند انکی خاصیت ابتک خوب معلوم نہین ہوئی ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسناددریافت ہوا کہ وے افاق مین غلطان گنبدہین اورگرد آفتاب کی انکو دسبیع دَورے مقرر ہین اور یہ لکھا ہے کہ انکے دَورے کی مدت بہت درازبھی ہوتی ہے وہ دُمدار ستارہ کہ ۱۶۸۰ء مین نکلا تھا اوسکے دورے کی مدت نیوٹن صاحب بہادر نے پانسو چھتیر برس قرار دی ہے۔

بادلون کا پانی پینا

نادانون مین مشہور ہے کہ جب بادل پورب سے پچھم کو جاتے ہین تو کہا کرتے ہین کہ بادل سمندر مین سے پانی پینے جاتے ہین پھر اودھر سے آکر برسینگے اور بعض کہتے ہین کہ بادل پہاڑون پر گھانس چرا کرتے ہین اور اونکی مینگنیان وہان ہی جاتی ہین یہ بات نہایت ہی غلط و غلط ہے بادل ہرگز صاحب جان نہین اور وجود مستقل نہین رکھتا جب چاہو مشاہدہ کرلو کہ بعض اوقات آسمان پہ ایک ٹکڑا بادل کا نظر آتا ہے اور تھوڑی دیر مین اندک اندک تحلیل ہو کر نیست ہو جاتا ہے اور کبھی چند ٹکڑے بادلون کے بسبب ہوا نہ ویک ہو کر ایک بادل عظیم الجثہ ہو جاتا ہے اور کبھی ایک بڑا ٹکڑا پارہ پارہ ہو کر چند بادل بنجاتے ہین یہ امر صاحب جان چیزون مین کب متصور ہے ہرگز بادل جاندار نہین نہ کچھ کھاتے ہین نہ پیتے ہین یہ غلطی نہایت بڑی ہے۔

صحیح حال بادلون کا یہ ہے کہ بادل بخار ہے کہ غلیظ اور منعقد ہو جاتا ہے اور سبب اوسکے پیدا ہونیکا یہ ہے کہ جس وقت بخارات پانی اور زمین نمناک کے بسبب تابش آفتاب کے ہوا پر جاتے ہین اگر بخارات کم ہوتے ہین حرارت ہوا کی اونکو تحلیل کر دیتی ہے اور اگر بخارات زیادہ ہوتے ہین اور حرارت ہوا کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو وے بخارات طبقۂ اول ہواسے اوپچے ہوکر مرکز ہواے سرد تک پہونچ جاتی ہین اور سردی سے اوس ہواے سرد کی ثقیل اور منجمد ہو جاتے ہین اور انہین منجمد بخارون کو ابر کہتے ہین۔

نجوم

نجم کی جمع نجوم ہے اور نجم ستارے کو کہتے ہین پس ستارون کی رفتار اور غروب و طلوع وغیرہ کے دریافت کرنے کو علم نجوم کہتے ہین مثلاً علم نجوم سے یہ دریافت ہو سکتا ہے کہ مشتری اور زہرہ وغیرہ ستارون کا کتنا قطر ہے اور وہ کتنے فاصلے پر زمین سے ہین اور آپسمین کتنا بعد رکھتے ہین اور کتنی مدت مین اونکا دورہ تمام ہوتا ہے اور سورج اور چاند کا گہن کسوقت ہوگا اور کسوقت ہو چکے گا۔ اور چاند کب پورا ہو جاے گا اور کب بالکل غائب علے ہذ القیاس۔

نجومیان ہند نے جو برخلاف راے برہمنان ریاضی دان راست بیان کیئے ہوئے ہین واسطے بہکانے خلقت کے ستارون کو دیوتا قرار دیا ہے تا خلق اونکو پوجے اور اس وسیلے سے کچھہ اونکو حاصل ہوتا ہے اور ستارون کے موقع بموقع آجانے مین سعادت نحوست کو دخل کیا ہے تا خلق دریافت حال اپنے بہبود کا کیا کرین اور اونکو فائدہ حاصل ہو۔

اور جب کسی بیعقل کو بہکا دیتے ہین کہ تجھپر فلانا ستارہ منحوس آیا ہے اور ڈہائی برس یا ساڑھے سات برس تک اپنا اثر رکھے گا اور تجھکو آوارہ و بے سامان پریشان روزگار کردیگا وہ بیچارہ خوف کہاکر اونسے چارہ کار دریافت کرتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

تو بتا دیتے کہ اس ستارے کی پوجا کرنی چاہیے اور وہ پوجا اوسکے نام منتر
سوا لاکھہ دفعہ پڑھتے ہین ڈیرہ یا دو مہینے مین پڑھے جائینگے پانچ روپیہ
سامگری یعنے مصالح صرف ہوگا اور ہماری محنت کا حق جو چاہو دینا وہ بیچارا
خوف زدہ ضرور پانچ سات روپیہ اونکو حوالے کرتا ہے۔

غرضکہ ستارون مین نحوست اور سعادت کا دخل بیان کرکے بہت کچھہ حاصل
کرتے ہین یہانتک کہ ہزارون برہمنون کی اسی پر معاش ہے اور کچھہ کام سوا اسکے
کہنے کے نہین کرتے۔

کبھی کسیکے نوزائیدہ لڑکے کو بتا دیتے ہین کہ نہایت بری ساعت مین پیدا ہوا
اسکی نحوست جب دفع ہو کہ پوجا اس ستارے کی کراؤ ایام وبا و قحط سالی مین کہتے
کہ ہرم بھوج یعنے بہت سے برہمنون کو کھلانا اسکا علاج ہے۔

ایمہربان ذرا گوش دل سنو کہ اثر ستارون کا زمین پر از روی گرمی و سردی
کم اور زیادہ ہونے شب و روز وغیرہ کے خیال مین آتا ہے اور اونسے سعادت
نحوست متبادر ہونی بالکل دور از قیاس ہے ذرا غور کرو بہت موٹی یہ بات ہے
کہ نیکی کسی سے کوئی شخص جب کرتا ہے کہ کچھہ کام نیکی کرنے والونکا اوس سے ہو گیا
یا ہو جاوے مثلاً فقیر کو بعوض دعای نیک چٹکی آٹے کی دیتے ہین اگر وہ گالی
تو اوسکو نہین دیتے بلکہ مار کر یا سخت کہکر سامنے سے دور کر دین اور مسافرون کی
نوازش اسواسطے کرتے ہین کہ اونکا نام نیک ہر طرف مشہور کرین۔

سونچ کرو اور سمجھو کہ اتنے بڑے دور دست سے ہم بھلائی یا برائی کیا کر سکتے ہین
کہ وی اوسکا نتیجہ ہمین دین اور پھر یہ خیال کرو کہ مثلاً سورج کہ دس لاکھہ حصہ زمین

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پڑا ہے اگر ایک آدمی پر کہ بہ نسبت زمین کچھہ بھی حقیقت نہین رکھتا خفا ہووے اور ستم کرے تو اوسکا کیا ٹھکانا رہے نہ کہ یہ سورج کی خفگی کے بہ سبب کچھہ ادنی حرارت بدن مین آجائے یا کچھہ اور ضرر ہو جائے یارب مغالطہ اس سے زیادہ اس دنیا مین متصور نہین ہو سکتا سواے ان باتون کے ہم دیکھتے ہین کہ برہمنون اور بقالون اور بہت سے ہندوون مین جنم پتری یعنے زائچہ پیدائش دکھا کر اور ساعت سعید نکلوا کر بموجب حکم برہمنون کے شادی وغیرہ کا کام کرتے ہین لیکن ہم دیکھتے ہین کہ اکثر شادیون مین نقصان اور خرابیان ویسی ہی پیدا ہوتی ہین جیسے بدون متابعان برہمنوان کے گھر ہوتی ہین مثلاً اکثر خاوند مر جاتے ہین اور عورتین رانڈ ہو جاتی ہین اور اکثر عورتین مر جاتی ہین مرد رنڈوے پھرتے ہین بعض کی اولاد ہی نہین ہوتی بعض عورت اور مرد مین تا زیست خصومت رہتی ہے —

پس اب ہم سوال کرتے ہین کہ زائچہ مطابق کرانے والون کا جب یہی حال ہو جیسا اور اقوام کا تو زائچہ دکھانا اور برہمنون کے نجوم کو سچا جاننا حماقت ہو کہ نہین میرے برادر زادے کے گھر ایک شب لڑکا تولد ہوا علی الصباح پنڈت قدیمی کو کہ علم و فضل مین نامی وگرامی تھا بلا کر کیفیت سے مطلع کیا وہ اوسکا وقت تولد ٹھیک لکھکر اپنے گھر لے گیا اور اوسکا زائچہ بہت دھیان سے بنانا شروع کیا لیکن اتفاقاً طفل مذکور ایک روز زندہ رہ کر مر گیا اسواسطے بروز چھٹی وغیرہ پنڈت کو نہ بلایا وہ خود بروز دسوٹھن مکان پر آیا اور شاکی ہوا کہ مین نے بہت فکر سے طفل کا زائچہ بنایا کوئی لینے نگیا اور نہ مجھکو واسطے نام رکھنے اور چھٹی بچوانے بلایا فدوی کا برادر زادہ اوس سے پوچھنے لگا کہ لڑکا کیسی ساعت پیدا ہوا ہے پنڈت نے زائچہ نکال کر کہا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ ددھیال اور ننھیال کے سب آدمیون کو مبارک ہے اور نہایت صاحب اقبال
ہوگا اور عمر بھی ۸۵ سال کی ہوگی یہ سنکر برادرزادہ مذکور مسکرا کر میری طرف
دیکھنے لگا مین نے پنڈت جی سے عرض کیا کہ مہاراج وہ لڑکا تو ایک روز زندہ
رہکر مرگیا اوسوقت پنڈت جی نے کہا کہ کچھ حساب لگانے مین یا ساعت بتانے مین
غلطی ہوگئی یہ ذکر سنہ ۱۸۴۷ عیسوی یا سنہ ۱۸۴۸ عیسوی کا ہے۔

سنہ ۱۸۵۵ع مین بندہ مدرس مدرسہ تحصیلی مرادآباد کا تھا اون ایام کتاب نظام شمسی
کسی جماعت فروتر مین پڑھائی جاتی تھی اوسکو دیکھکر بندے کو شوق ہوا کہ اگر
دورہ کواکب وطلوع وغروب وگہن وغیرہ سے واقفیت ہوجاسکے تو بہت اچھا ہے
غرضکہ ایک پنڈت مرادآباد مین بہت نامی سے تھے اونکی خدمت مین جاکر عرض کیا
کہ آپ کتاب بکرنہ مجھکو پڑھاوین فرمایا کہ تم ہمارے دوست دلی ہو ہمارا کہنا مانو
اور اس کتاب کو نہ پڑھو (نام کتاب کا) مین نے خود نجوم دیکھنا چھوڑ دیا ہے اور تجارت سے
گذارہ کرتا ہون اور اپنے بیٹے کو بھی یہ علم نہین پڑھایا کچھ حروف و بولی سنسکرت
سے واقف کرکے مدرسۂ تحصیلی مین کچھ حساب کتاب سکھلا کر مدرسۂ دستور التعلیم مین داخل
بھجوادیا ہے انشاء اللہ تعالی وہان سے نوکر ہو آئیگا یہ سنکر بندہ نے عرض کیا
کہ مہاراج آپ کیون دل برداشتہ اس علم سے ہوگئے ہو اونھون نے فرمایا
کہ یہ علم جھوٹا ہے اور اب ہزارون آدمی بدولت سررشتۂ تعلیم لکھہ پڑھ کر دانشمند
ہوگئے اون پر فریب جلد کھل جاتا ہے اور نہ اون شخصون کی باتون کا ہمسے جواب
آتا ہے فدوی نے پوچھا کہ آپ ایسے علم شریف کو جو ہزارون برس سے رائج
ہے جھوٹا بتاتے ہین کہنے لگے کہ اسکے جھوٹا ہونے کو بہت دلیل سے جانتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اونمین اول تو یہی ہے کہ کتاب مذکور مین واسطے سادھنے ساعت کے لکھا ہے کہ پرسندہ سے نام ایک پھول کا دریافت کرے اوسکے رنگ کی مطابقت ساعت سے کیا کرتے ہین اب تم سوچو کہ کتنی جہالت کی بات ہے جبکہ سارا مدار نجوم کا ساعت پر ہوا اور اوسکا سادھنا ایسا بے اصل تو علم کا کیا اعتبار ہے غور کرو کہ اگر دو شخص ایک ہی وقت واسطے دریافت حال کے آوین اور اونسے سوال کیا جاے کہ نام پھول کا لو ایک نے کچھ دیا اور دوسرے نے کچھ اور ایک پھول مطابق ساعت ہے اور دوسرا نہین تو اب ساعت ٹھیک کیونکر ہو فدوی نے یہ بات سنکر بعد نام علم جوتش کا نہ لیا اور منظام شمسی کہ بہت اچھے اچھے بدولت سرکار رائج روزگار ہین خریدے اور انکو پڑھا اور پڑھایا۔

بدہ کے دن اور بعض تاریخون کا سفر

ارباب عالم جنکو علم ہیئت سے کما ینبغی آگہی نہین ہے اعتقاد رکھتے ہین کہ بدہ کے دن اور فلان فلان تاریخ مین سفر کرنا اچھا نہین ہے ان ایام مین سفر کرنی سے کچھ منفعت حاصل نہین ہوتی بلکہ موجب مضرت ہوتا ہے چونکہ وہ اشخاص حقیقت روز سے کہ واقف نہین ہین اور زنہار نہین جانتے کہ روز کیا چیز ہے اور سب روز ایک ہی شے ہین اسواسطے کسی روز کو نیک اور کسی کو بد خیال کرتے ہین اور ایک ایک دن کو ایک ایک سیارے سے متعلق کر رکھا ہے کہتے ہین کہ ہفتہ زحل سے اور یکشنبہ یعنے اتوار آفتاب سے اور سوموار چاند سے اور منگل مریخ سے اور بدہ عطارد سے اور پنجشنبہ مشتری اور جمعہ زہرہ سے متعلق ہے پس بموجب سعادت و نحوست ان سیارون کے اونکے دنون مین بھی سعادت اور نحوست ہوتی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیفیت نہونے سعادت اور نحوست کی سیارات مین ہم ذکر نجوم مین لکھ چکے
اب حال ایام کا لکھتے ہین کہ یہ کیا چیز ہین اور ہرگز قابلیت نیکی اور بدی کی نہین رکھتے
واضح ہو کہ جس دیر تک سطح زمین ہماری طرف کا مقابل آفتاب رہتا ہے اوس
نام دن ہے اور حال مقابل رہنے سطح زمین کا آفتاب سے یہ ہے کہ زمین کو دو گردش
ہین ایک گردش کہ اپنے مدار کو گرد آفتاب کے طی کرتی ہے اور اتنی مدت کو برس
کہتے ہین دوسری گردش وہ کہ اپنے محور پر گھوم جاتی اس گھومنے مین جتنا
مقابل آفتاب رہتا ہے اتنی سطح پر دن رہتا ہے پس جبکہ آفتاب وہی رہا کہ جسکے
مقابل ہر روز سطح زمین ہوجاتا ہے تو ہر روز مین ایک ہی اثر ہونا چاہیے کیونکہ
روشن ہونے کا تو بدلا ہی نہین پھر روشنی کیون ایک روز کی نیک اور دوسرے روز کی
علاوہ اسکے تجربہ کو خیال کرو کہ جو قومین نیکی و بدی ایام کی نہین مانتین اگر اونکو
بد کے سفر سے بدی حاصل ہوتی تو ضرور وہ قومین بھی قائل نیکی و بدی ایام ہوجاتین

دساسول

ارباب ہند مین مشہور ہے کہ جس روز دساسول سامنے یا داہنی طرف ہو تو اوس
اوس جہت مین دساسول ہی سفر نکرنا چاہیے کیونکہ دساسول کی سامنے چلنا بہت زیادہ
نقصان دیتا ہے اور طریقہ معلوم کرنے دساسول کا کہ کس روز داہنی طرف یا مقابل ہوگا یہ شعر
درج کر رکھا ہے شعر شرق در شنبہ دوشنبہ جمعہ یکشنبہ غروب * سہ چہار اندر شمال و پنجشنبہ در جنوب
نقصان دساسول کی یہ مشہور ہین راہ مین لٹ جانا چوری ہوجانا بیماری کا لاحق ہونا جس کام
کے واسطے جاوین اوس کام کا نہونا سوا اسکا ہرج ہوجانا علیٰ ہذا القیاس اے دانشمند
ان باتون مین اگر کوئی بات مسافر کو درپیش آوے اور وہ دساسول کی مقابل نکلا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو تم کیا جواب رکھتے ہو ہندو و اشخاص تو دساسول کو چلتے ہی نہین اور اونکو اکثر
نقصان راہ یا منزل مین پہونچا ہے تو اب بجز دساسول سے کیا کام آیا اور صحیح
نماننے والے دساسول کے جو سفر کرتے ہین اور اونکو نہین نقصان پہونچتا اس
صورت مین بھی حکم دساسول باطل ہوگیا اس نیازمند کو کئی بار سامنے دساسول کی
سفر کرنے کا اتفاق پڑا کبھی کچھ نقصان نہوا اور سورج اور چاند ہمیشہ بروز جمعہ و یکشنبہ
اپنی رفتار و سفر سے ہرگز باز نہین اور سرکارے ڈاک کے اور ریل گاڑی کا ہمیشہ
کوچ رہتا ہی انمین نقصان نہین آتا اگر تم کہو گے کہ سورج و چاند دیوتا ہین اونھین دساسول اثر
نہین کرتا تو ہم جواب دینگے کہ دساسول کو بھی دیوتا مانتے ہووے ہا ہم کیون نہین جنگ کرتے

بری ساعت

واضح ہو کہ ساعت چوبیسوان حصہ رات و دن کا ہے اور بیان مین روز بدہ کے
ہم لکھ آئے ہین کہ کوئی دن برا نہین اسلیے دن کا حصہ بھی برا نہوا پس اچھی ساعت
دکھا کر کوئی کام کرنا محض عبث ہے۔

ٹوکنا

کہتے ہین کہ اگر کوئی کسی کام بزرگ کے واسطے جاتا ہو اور اوسکو کوئی ٹوک دے
یعنی کہے کہ کہان چلے یا کدھر جاتے ہو تو وہ کام نہین بنتا۔
اگر غور و تامل کیا جاے تو اسکی کچھ اصل نہین جو لفظ کہ ٹوکنے وقت زبان غیر پر آتی ہین
وہ کب صلاحیت کام خراب کرنیکی رکھتے ہین۔

نظر لگ جانا

جب گاے یا بھینس دودہ دینے سے باز رہ جاے یا طفل شیر خوارہ یکایک دودہ نہ پیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چھوڑ دے یا کوئی مکان یکایک گر پڑے یا کسی اور اچھی چیز کا نقصان ہو جائے تو عوام کہا کرتے ہین کہ کسی کی نظر لگ جانے سے یہ واردات ہوئی ہین تو بہت انسان اس نظر سے یہانتک ڈرتے ہین کہ کھانا بھی پردہ کرکے کھاتے ہین یہ بات نہایت غلط مشہور ہے دیکھو کہ مکان کا گرنا یا تو آلات سے گرانے سے متصور ہے یا کمزوری بنیاد و دیوار و چوب و کڑی وغیرہ سے کیسکی نظر تو پھاڑ دا سے ہے کہ اول نہ وہ سستی بنیاد مکان و دیوار وغیرہ پیدا کرسکتی ہے پس سبب سقوط مکان کسطرح اوسکو کہہ سکین اسیطرح دودہ نہ پینا طفل کا اور دودہ سے باز رہنا گاے بھینس کا متعلق بہ بیماری و عدم رغبت ہے وہان دخل نظر ہرگز قیاس مین نہین آتا ناحق کسی آدمی کو بدنام کرنا کہ اسکی نظر بری ہے کمال برائی ہے اور اس گمان سے کھانا پردے یا تنہائی مین تناول کرنا نہایت اندیشی یہ کاراون شخصون کا ہے سگر انکو اتفاق لشکرون مین رہنے کا نہین ہوا ہم لشکرون مین رہے ہین اور بچشم خود ملاحظہ کیا ہے کہ جب لشکر بیابان مین فروکش ہوتا ہے ہزارون آدمی ایک وقت کھانا اپنے اپنے چولھون پر پکاتے ہین وہان پردہ کرنا اور تنہا ہو کسیطرح ہو نہین سکتا سب اشخاص چٹ پٹ میدان مین کھانا کھاتی ہین اور کسیکو نظر نہین لگتی

قسمت نصیب مقسوم تقدیر بھاگ پرالبد

یہ سب الفاظ ایک ہی معنی مین مستعمل ہین ⁂

اعتقاد ہنود کا یہ ہے کہ بہ ماتا طفل کی پیشانی مین شب شدنی تولد سے پہلے شکم مادر کے اندر لکھہ جاتی ہے موافق اوسکے اوسکا اقبال وادبار اور سب کاروبار مثل نیک شعاری و بدکاری و نفع و نقصان و آرام و صحت و موت و حیات ہوتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اہل اسلام اسکو سرنوشت اور تحریر پیشانی کہتے ہین جب کسی سے کوئی کام بگڑ جاتا ہے یا کچھ تقصیر کرکے حاکم سے سزا پاجاوے یا یکایک روزگار بگڑ جاتا ہے یا اچھا روزگار مل جاتا ہے تب یون کہتے ہین کہ اوسکی تقدیر مین یون ہی لکھا تھا یون کوئی نہین کہتا کہ وہ کام سوچکر کرتا تو وہ کام نہ بگڑتا اور اگر تقصیر نکرتا تو سزایاب نہوتا اور اگر کوئی سبب نہوتا تو روزگار نجاتا یا اچھا روزگار نملتا۔

اس جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ سرنوشت برائے رفع خشم وغصہ وملال ملوک و امرا پیدا کیا ہوا حکیمون کا ہے تا وہ اپنی سستی تدبیر سے بعد بگڑ جانے کام نہایت مضمحل و شرمندہ نہون مثلاً کوئی بادشاہ کسی دشمن کے دفع مین تدابیر شائستہ نکرے یا وہ تدابیر حقیقت مین بدرجہ کمال نہ پہونچی ہون اور اوسکو دشمن سے شکست پہونچے تو اوسوقت وزرا اور اہل مشورہ یہ تو نہ کہین گے کہ جہان پناہ نے وہ کہنا ہمارا نمانا یا خود فلان حکم ندیا بلکہ یہی کہین گے کہ خداوند نعمت تو بہت کوشش کی اور حضور نے بھی نہایت ہمت صرف کی لیکن تقدیر سے ناچاری ہے قسمت جو چاہے سو کراتی ہے ان کلمات حکمت سمات سے بادشاہ کا رفع خشم وغصہ وملال کردیتے ہین۔

یا بادشاہ نے کسی شکار پر بندوق چلائی اور وہ چوک گئی اور دیکھا کہ بادشاہ ملول ہوگا فوراً برزبان لائے کہ بندوق تو بہت شائستہ طور سے سر ہوئی تھی لیکن شکار کی قسمت مین ابھی موت نتھی اس سبب سے بچ گیا غرض کہ ایسی ایسی باتون کے واسطے قسمت پیدا کری ہے ورنہ سرنوشت اور تحریر پیشانی تو بالکل غلط ہے کیونکہ اگر قسمت ہوتی تو سب آدمی برابر ہوتے کوئی مفلس کوئی کنگال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوئی تندرست کوئی بیمار کوئی لاولد کوئی صاحب اولاد کوئی عالم کوئی جاہل
جواب اسکا ہنود یہ دیتے ہین کہ موافق کرنی یعنے اعمال و افعال سابقہ
قسمت لکھی جاتی ہے سمجھو کہ یہ جواب شافی نہین ہوسکتا کیونکہ افعال سابقہ
موافق قسمت کے ہوے ہونگے تب قسمت مختلف کیون لکھی گئی۔

اور بعض اہل اسلام یہ کہتے ہین کہ روز الست جب قطارین اروا حون کی ایستادہ
ہوئین اور الست بربکم کہا گیا تب جنھون نے جواب مین لفظ بلے جتنے چستی
اعتقاد سے کہا وہ ویسے ہی سامان سے پیدا ہوا اور قسمت اوسکے مطابق
چستی اعتقاد کے مقرر ہوئی اور جن اشخاص نے جتنی جتنی سستی اعتقاد سے
بلی نہ کہا وہ اوتنے اوتنے ہی نالائق اور بے سامان ہوے۔

یہ جواب بھی اچھا نہین کہ اوس بلی کہنے مین جس سے کمی و بیشی ہمت ظاہر
وہ کیا بدون قسمت تھی سبب اوسوقت کی سستی کا کیا ہے خیال فرمائیے قسمت
کو مسلم کرنے سے تمام کارخانہ بگڑ جاتا ہے اور حاکم وقت نامنصف اور خداوند
نعوذ باللہ ظالم ٹھہرتا ہے کیونکہ اگر قسمت ہی سے سب کچھ ہوتا ہی تو کسان کیون
کھیت بونے مین مشقت کرے اور جولاہا کیون کپڑا بنے اسیطرح ہر پیشے والا
کیون پیشہ کرے اوسکی قسمت کا تو اوسکو حاصل ہی ہوگا اور کام بھی خود بخود
ہوئی جائیگا مثلاً لڑکا بدون پڑھائے اور پڑھے خود ہی پڑھ جائیگا پس سب
پیشے اور تحصیل فنون و ہنر باطل ہے اور حاکم کا انصاف ظلم بن جاتا ہے کیونکہ
جب زید نے عمرو کو مارا تو زید پر قصاص ظلم ہے اسواسطے کہ قسمت مین عمرو
کی زید کے ہاتھ سے مرنا لکھا تھا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور خدا کی طرف نسبت ظلم یون آتی ہے کہ بندہ گنہگار نے تو بموجب سرنوشت ازلی کیا پھر دوزخ مین اوسکو بھیجنا ظلم محض ہے۔

ان تقریرات سے ظاہر ہو گیا کہ قسمت پر قانع ہونا نچاہیے ہر ایک کام کے واسطے اچھی اچھی تدبیرین کرے ارباب معاش واسطے معاش اور صحاب معاد واسطے معاد کے۔ اگر قسمت پر قانع رہین گے تو اونکو کچھ میسر نہوگا اور ایک دو دفعہ کی تدبیر بگڑنے اور نارست آنے سے نگھبراوین پھر اوس سے بہتر اور پختہ تدبیر کرین۔

دیوار قہقہہ اور پرستان اور اک ٹنگون اور گھڑمُؤون کا ملک

عوام مین مشہور ہے کہ کہین بہت دور ایک دیوار ہے جو شخص اوسکی دوسری جانب جھانکتا ہے قہقہہ مارتا ہوا اودھر گر پڑتا ہے اور اگر کسی آدمی کو پکڑے رہین اور دیوار کے پرے طرف اوسے جھٹکا کر ادھر کھینچ لین تو ہنستا ہنستا مر جاتا ہے اور کچھ ماجرا اودھر کا نہین کہتا۔

اور کوہ قاف مین پرستان بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ وہان سوا پریون کے کوئی نہین رہتا ہے اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہین کہ ایک ملک مین انسان ایک پاؤن کے اور کسی اور ملک مین ایسے انسان کہ تمام بدن آدمی کا اور مونھہ گھوڑے کا رکھتے ہین یہ چارون باتین نہایت بے اصل ہین کہ صاحبان انگریز بہادر نے تمام روے زمین کی سیر کی ہے اور ہزارون جزیرے آباد و ویران دیکھ ڈالے ہرگز اس قسم کے ملکون کا اونھون نے بیان اپنی کتابون مین سد سکندر جو قوعی امر ہے اوسکا بیان مع نشان کوہ قاف مین مسطور کیا ہے کیا اگر وہان پرستان ہوتا تو اوسکا ذکر نفرماتے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور کتب لغت مین قہقہہ نام ایک ملک شہر کا کہ ملک طوس مین موجود ہے
اور دیوار قہقہہ کا کہین پتا نہین ۔

یاجوج ماجوج

شاہنامۂ فردوسی مین مذکور ہے

زنخچیری که مارا پی و تاب نیست	ز یاجوج و ماجوج شان خواب نیست
همه رویهاشان چو روی هیون	زبانها سیه دیده‌ها شان چو خون
سیه روی و دندانها چون گراز	که یارد شدن نزد ایشان فراز
همه تن پراز موی و همرنگ نیل	بروسینه و گوش‌ها شان چو پیل
بخسپند و یک گوش بستر کنند	دگر گوش چون جامه چادر کنند

یہ تحریر ایسی ہی معلوم ہوتی ہے جیسا کہ پرورش پانا زال کا سیمرغ کے ہان
و گفتار مین آنا سیمرغ کا اور شاہ مازندران کا کوہ بن جانا اور برف اور مثل اسکے
ورنہ جغرافیہ ملک ایشیا دیکھو کہ کوہ قاف مین جہان سد سکندر مرقوم ہے اور
اوسکی دوسری طرف کے شہرون اور ملکون اور باشندون کا حال مرقوم ہے
اگر قوم یاجوج اوس دیوار کے دوسری طرف رہتی ہوتی تو وہ ملک آباد و نہ ہوتا
واضح ہو کہ صاحبان عالیشان متوطن ملک یورپ کے ہین اور یہ ملک سمت شمالی
کوہ قاف واقع ہے اور حکمرانی و عملداری ان صاحبون کی بعض قطعات عظیم و خرد
ملک ایشیا مین بخوبی ہے پس ان گرامی شانون کو جیسا احوال ہطرف اور اوطرف
معلوم ہے ایسا کبھی کسیکو معلوم نہوا ہوگا ۔
جب ایسے واقف اپنی کتابون مین بیان کرین کہ یورپ مین فلان فلان ہزار شہر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ ملک عظیم الشان واقع ہین اور ملک ایشیا مین فلان فلان اور کمپین کریاجوج ماجوج
کا انگریزی تو کیونکر یقین کرلیا جاے کہ سد سکندر کے اوسطرف قوم یاجوج ماجوج
رہتی ہے اور تمام رات اوس دیوار کو چاٹ کر پتلا مانند کاغذ کردیتے ہین اور
پھر صبح کو ویسی ہی ہوجاتی ہے جب روز قیامت ہوگا اوس روز اونسے وہ
دیوار تمام چاٹ لیجائیگی اور انسان کو آزار پہونچے گا۔

یا پروردگار تیرا شکر ہم کس زبان سے ادا کرین تو نے معرفت عملداری انگریز بہادر کے
ہمکو ایسے دریاے ذخار جہالت سے کنارۂ عقل پر پہونچایا خصوصاً عہد حکومت
جناب مستطاب لفٹنٹ گورنر میور صاحب بہادر دام اقبالہ و وقت ڈایرکٹری
فاضل زمان عالم دوران جناب کمپین صاحب بہادر رحم نوالہ السبب مقرر ہوجانے
انعام تصنیف کتابون کے ایسی ایسی عمدہ کتابین تصنیف و انگریزی سے
مترجم ہوئین کہ آجتک بجز زبان انگریزی کے اور کسی زبان مین سنی نہین جاتین
خداوند تعالی اس سلطنت کو ابد الدہر سلامت رکھے۔

تعلیم دختران

ہزارون باشندگان ہند تعلیم دختران کو برا جانتے ہین اور اپنی لڑکیون کو
زنہار نہین پڑھاتے اور اکثر یہ پانچ اعتراض کیا کرتے ہین۔
اول یہ کہ لڑکیان پڑھ لکھکر کیا کچہریون مین نوکری کرینگی اور کیا کاغذ قلمدان
سنبھال کر واسطے تلاش معاش کے دیار و امصار دور دست مین جاوینگی۔
دوم یہ کہ لڑکیان جب بالغ ہوجاتی ہین اور شادی اونکی ہوجاتی ہے تو
کاروبار خانہ داری و پرورش اطفال مین ایسی مصروف ہوجاتی ہین کہ اونکا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرنے کی اونکو مہلت نہین ملتی۔

سئوم بالفرض اگر اونکو پڑھادین تو ہرگز نیک چلن نہین رہین گی اور دروازے
جانے کے وقت سیر وگشت بازار وکوچہ جات مین غیر اشخاص اونکو دیکھین گے
اور اونسے رفتہ رفتہ گفتار پیدا کرکے بدراہ کردینگے۔

چہارم جب کبھی سے انکو ملاقات کرنی ہوگی اوسکو خط مین جو چاہینگی لکھ بھیجین گی

پنجم کہتے ہین کہ کسین اشرافون کی لڑکیان پڑھ سکتی ہین اونکا پڑھانا نہایت
عیب ہے ارباب برادری جاہلین وجملہ وزن ہمکے برادری سے خارج کردینگے۔

جواب اول سخن کا یہ ہے کہ لکھنے پڑھنے سے غرض نوکری نہین ہے بلکہ
مدعا عمدہ حاصل ہونا ادراک وفہم وعقل کا اور تمیز کرنا نیک وبد و درستی فکر وصحت
راے ہرامر مین ہے خواہ امور خانہ داری ہون اور خواہ اور قسم کے۔

بھلا فرمایئے کہ اتنی زنان خواندہ مین سے کسنے نوکری کی ہے بلکہ بسبب فضل
کمال کے آجتک اونکا ذکر صفحۂ روزگار پرمثل مذکور مردون کے باقی ہے
عائشہ سمرقندی۔ عصمتی دختر قاضی سمرقند۔ عفتی ساکن اسفراین۔ مطر
کاشغری۔ مہری منکوحۂ خواجہ عبد العزیز۔ ہستی از اکابر زادگان گنجہ
نورجہان بیگم حرم جہانگیر بادشاہ۔ زیب النسا جسکا دیوان موسوم بہ دیوان مخفی ہے سیکڑون
صدہا امیرون اور غریبون کے خاندان مین زنان خواندہ ہین کوئی اونمین سے
نوکری نہین کرتی مگر جب مجمع زنان کا ہوتا ہے اوسمین زنان خواندہ اگرچہ مفلس
ہون نہایت معزز وموقر ہوتی ہین اور ناخواندہ عورتین باوجود زیور وپوشاک
عمدہ ہون اونکی قدر ومنزلت ہرگز اتنی نہین ہوتی اور خواندہ زنون کی گفتار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سب بدل سنتی ہین اور پیروی اونکے کلام کی بدل وجان کرتی ہین۔
اگر یہ کہا جاے کہ تذکرہ ہذا مستورات اہل اسلام کا ہے ہنود مین کونسی عورت
پڑھی ہے اسکے جواب مین ہم کہتے ہین اول تو مقررہ ہنود ہی یہ ماتا جسکو نویسندہ تقدیر
اہل عالم جانتے ہین خواندہ و نویسندہ ضرور ہونی چاہیے ورنہ تقدیر کیونکر لکھے۔
دوم سرستی جسکو علم بخش تمام جہان جانتے ہین ضرور خواندہ ہوگی۔ سوم
گردھر کبیشر کی بی بی تو کہاہی مین ایسی تھی جسنے کتاب کنڈلیون گردھر کو کہ
بسبب اوسکی وفات کے ناتمام رہگئی تھی بہت اچھی طرح تمام کردیا جسکے سبب سے
نام دونون کا زمانہ مین باقی ہے۔ چہارم راجہ شاردانندن کی بیٹی شاستر مین
طاق اور علم مین شہرہ آفاق تھی پنڈت کالیداس کہ راجہ بھوج کے دربار مین بڑا
نامی پنڈت مشہور تھا اوسنے ہی اس پنڈت کو پڑھایا ہے ہرچند اوسکے ساتھ
منسوب ہوگئی تھی سواے اسکے بہت عورتین برہمنون اور کایتھون کی ہمنے
دیکھی ہین کہ رامائن تلسی کرت اور بھگت مال اور بھاگوت اچھی پڑھتی ہین۔
جواب دوسری بات کا یہ ہے کہ تدبیر منازل و پرورش اولاد جو جو کتابون مین
مذکور ہے ویسا کب رائج ہے اگر خواندہ عورتین اس امر مین مضمون عبارتون پہ
واقف ہوکر کاربند ہر دو امر مذکور مین ہونگی ناخواندہ عورتین کب اونکو پہونچ سکینگی
ہرچند خواندہ عورتین کار بار خانہ داری و پرورش اولاد مین مصروف رہین
لیکن پڑھنا اونکا بیکار نجائیگا اور کبھی عالم بیماری اطفال مین منتین دیبی بہوانی
اور میران مدار ظاہر پیر کی مانگ اور علی ہذا القیاس اونکو ضائع نکرینگی بلکہ علاج اونکا
معتبر حکیمون اور ڈاکٹرون سے کراوینگی اور جھاڑ پھونک تعویذ گنڈے انکوا سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور گورا دینے اور صدقہ پریون کا چوراہے مین رکھنے اور جاہل آدمی سے علاج کرانے سے محترز رہین گی۔

جواب تیسری بات کا یہ ہے کہ حصول علم سے بسبب اطلاع نیکی و بدی کے چال چلن درست ہوجاتا ہے اور بباعث کامل ہوجانے عقل کے کار ہائے بد سے خود احتراز ایک امر طبعی ہوجاتا ہے اور یہ امر ہرگز ممکن نہین ہے کہ وقت آمد و رفت مدرسہ کوئی شخص اونکی طرف بھر نگاہ دیکھے انتظام سرکار و تجویز جناب کپتان صاحب بہادر ڈائرکٹر ایسی ہے کہ مدرسہ دختران اون محلون مین جہان دختران مین مقرر ہوے ہین اور معلمہ معلم بحسب رای اہل محلہ تجویز کی گئی ہین وہان ہرگز گمان موجودگی بدآدمی کا نہین اور سواے اسکے رعب سرکار ایسا ہے کہ بدمعاشون کا زہرہ آب ہوتا ہے انسان کو لڑکون کے چھیڑنے کا تو موقع انتظام سرکار رکھتا ہی نہین لڑکیون کی طرف تو کون دیکھہ سکتا ہے۔

جواب امر چہارم کا یہ ہے کہ جن اشخاص مین پردے کا رواج ہے اونکی لڑکیان پردے مین امتحان دیتی ہین اور جس اہلکار نے ارادہ نکاح کسی دختر سے کیا ہوگا تو انھین جماعت کی لڑکیون سے ہوا ہوگا کہ جنکے مان باپ اس امر مین راضی ہونگے بدون مرضی مان باپ دختر کے ہرگز ایسا امر ممکن نہین کیونکہ غضب سرکار زنہار رحم سے کم نہین ہے اور سواے اسکے سرکار یہ کب چاہتی ہے کہ خواہ مخواہ لڑکیان مدرسے ہی مین پڑھین اشراف لوگ اپنے گھر مین ملانی یا برہمنی ملازم رکھکر یا اور کسی طرح سے کیون نہین پڑھاتے اگر اچھی تعلیم دیسی مکتبون مین اور تعلیم دختران گھرون مین ہونے لگے تو سرکار اتنا بوجھہ سررشتہ تعلیم جاری کرنے کا کیون سر پر لے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جواب پنجم امر کا یہ ہے کہ اگر آج جستجو کیجاے تو ہزارون عورتین ہندی فارسی اُردو پڑھی ہوئین اہل اسلام و ہنود کے خاندانون مین موجود ہین اور حالانکہ وہ برادری مین سب سے زیادہ ممتاز ہین۔ الحاصل پڑھنا لڑکیون کا بنظر مضمون جواب دوم بہت ضرور ہے اور سواے اسکے دیکھو کہ جب مرد عالم اور عورت جاہل ہوئی تو مجتمع ہونا دو رنگون مخالف کا سمجھو مثلاً سیاہ و سفید اور یہ دونون آمیختہ ہوکر اپنی اصلیت پر رہتے یعنے سیاہ کی سیاہی اور سفید کی سفیدی بحال خود نہین اس صورت مین بسبب صحبت جاہل عورت کے مرد خود اور اوسکا علم بگڑ جاتا ہے بلکہ عقلا نے تو یہ کہا ہے بیت

ز جاہل گریزندہ چون تیر باش	نیامیختہ چون شکر شیر باش

دیسی مکتب

باوجود اسقدر مشاہدہ ظاہر کے کہ ہزارون طالب علم مدارس کے امتحان رُڑکی کالج و میڈیکل کالج اور دیگر اور مدارس دستور التعلیم اور سکول ہاے انگریزی مین تحصیل علم کرکے سیکڑون روپیہ کی تنخواہ سے دس پندرہ روپیہ کی تنخواہ تک بقدر سعی و کوشش اپنی کے ملازم ہوگئے اور ہوتے چلے جاتے ہین افسوس آتا ہے عقل ارباب امصار و دیار خصوصاً و اکثر اہالیان سرکار پر کہ اپنی اولاد کی عمر دیسی مکاتب مین ضائع کراتے ہین اور نہین خیال کرتے کہ دیسی مکتب کا پڑھا ہوا براے نام خواندہ ہوتا ہے یعنے صرف جانتے فارسیدان الفاظ ہندی کے اور کسی علم سے مثل پیمایش۔ حساب۔ ہندسہ۔ ہیئت۔ جر ثقیل۔ طبیعی۔ اخلاق تاریخ۔ جغرافیہ۔ قانون وغیرہ کی کچھ واقفیت اوسکو حاصل نہین ہوتی ہی باعث سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کسی کار پر نوکر نہین ہوتا آخر کار جب وقت تحصیل علم گذر جاتا ہے اور ضرورت
نوکری کی پڑتی ہے تو آخر کار پشیمانی اوٹھاکر مدرسون مین داخل ہوکر کچھ ریاضیات
وحساب سیکھ کر ارادہ نوکری کا کرتا ہے لیکن وقت تو گذر ہی گیا اور ضرورت
روزگار اشد کامل ہوتا اوسکا ممکن نہین رہتا اس سبب سے قابل نوکری نہین ہوتا اور
اگر کچھ تمیز آگئی تو عہدہ کلان پر نہین پہونچتا پڑھی وڈرا اوسکی پٹواری گری یا ادنی مدرسہ
تحصیلی یا مدرسی حلقہ بندی وغیرہ تک کہ تنخواہ وہان سات آٹھ روپیہ سے زیادہ
نہین ہوتی ہے اور اگر وہ مدرسے مین حساب وغیرہ کچھ نہین سیکھ لیتا تو کسی گاون
قصبہ مین یا کسی بنیے بقال یا کسی اہلکار کچہری کے اطفال کو کہ جنکے بزرگ خود بخود
علوم مروجہ سرکار سے ہین اور فقط حرف شناس کو ہی فاضل جانتے اور سوائے
گلستان و بوستان و بہار دانش و زلیخا کے کتب علوم سے بالکل ناواقف ہین
ایک دو روپیہ ماہواری کا نوکر ہو جاتا ہے اور چونکہ وہ بیچارہ خود تو کچھ جانتا ہی نہین
بعد پانچ چھ مہینے کے وہان سے موقوف ہو جاتا ہے اور کوئی اور ایسا ہی معلم
وہان تعلق پذیر ہوتا ہے غرضکہ اسی ردّ و بدل مین لڑکے جوان ہو جاتے ہین اور
علم و ہنر سے محروم رہتے ہین۔

اور اگر انمین کچھ حرف شناس ہو جاتا ہے تو مددگاری تھانہ و تحصیل یا کہین اسطرح کا
اور روزگار پانچ چار روپیہ مہینے کا ڈھونڈھ لیتا ہے نوکری اور سپہری اور سپاہ گری
و ڈاکٹری اور مثل انکے اور علاقے کلان اوسکو کب مل سکتے ہین۔

اگر اونسے پوچھا جاتا ہے کہ تم اپنی اولاد کو کیون خراب کرتے ہو تو آپ تو وہ علم سے
ناواقف ہین باتین لاینی کرنے لگتے ہین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اول یہ کہ مدارس سرکار مین جغرافیہ تاریخ پڑھاتے ہین یہ اُردو ہے ہمارے
لڑکے جب فارسی مین طاق ہو جاوینگے تو اُردو کی کیا حقیقت ہے اوسے آپ
پڑھ لین گے اگر فارسی مدرسون مین پڑھائی جاتی تو ہم البتہ مدرسہ مین لڑکونکو بھیجتے
دوم یہ کہ فارسی علم ہمارا آبائی ہے اور قدیم سے ہے اوسکو کیونکر نہ پڑہین۔
سوم یہ کہ تاریخ جغرافیہ کی پرسش عہد سرکاری تک ہے پھر اسکو کون پوچھے گا۔
چہارم یہ کہ مدارس مین ہجوم اطفال رہتا ہے وہان خبرداری لڑکے کی بہت کم
ہوتی ہے سب کھیلا کرتے ہین اور مدرس کو فرصت اونکے پڑھانے کی کب ہوتی ہے۔
پنجم یہ کہ مکتب ہمارے دروازے پر قدیم سے ہے بھلا کیونکر مکتب اوٹھاکر
بدنامی اختیار کرین۔

جواب سخن اول کا یہ ہے کہ بیچارون نے کتب مروجہ مثل تحریر اقلیدس جبر و مقابلہ
وقواعد فارسی وقواعد اُردو ومنتخبات فارسی وغیرہ دیکھی ہی نہین کہ کیسی ہین اور
اونکے فائدے اور کافی ہونے سے آگاہ نہین کہین تاریخ وجغرافیہ کا نام سن لیا ہے
اور خود ناآشنا مذاق تاریخ سے ہین اور اوسکی علت غائی سے واقف نہین اسلیے
اسکو حقیر جانتے ہین۔
سمجھین کہ تاریخ بمعنی پیدا کردن زمان ظہور چیزے ہے اور اوس سے نتیجہ ظلم و
عدل اور سخاوت وشجاعت اور ہوشیاری وغفلت وغیرہ رویہ گذشتگان کا
معلوم ہو جاتا ہے اور طفل اون باتون کو سیکھکر دانشور بن جاتا ہے۔
آدمی کی بزرگی بسبب تجربہ وتحقیقات تامل نیکی وبدی کے ہے یہی باعث ہے
بڑے عمر کے آدمی کی تعظیم کیا کرتے ہین کیونکہ وہ بسبب درازی عمر کے صدہا باتون کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تجربہ پیدا کر لیتا ہے ورنہ اور کچھ چیز اوسمین بسبب درازی عمر کے نہین بڑہ جاتی۔ پس جو لڑکے تجربۂ گذشتگان سے بوسیلۂ تاریخ بے درازی عمر کے اور کیفیت دیار و امصار سے بسبب خواندگی جغرافیہ کے واقف ہو جاتے ہین گویا کہ سب عمرون سے بڑی عمر کے اور واجب التعظیم ہو جاتے ہین۔

اگر غور کیجیے تو تاریخ کے برابر کوئی علم نہین کہ فائدہ اسمین درازی عمر کا ہے اور عمر ایک آن کی بعوض ہزارون مال و منال و ملک و اقلیم کے ہاتھہ نہین آتی چنانچہ کہا ہے نظم

سکندر کہ بر عالمے دست داشت
دران دم کہ بگذشت و عالم گذاشت
میسر نبودش کہ از عالمے
ستانند و مہلت دہندش دمے

اور علم جغرافیہ و نقشہ بھی ایسا ہی ہے کہ بدون مشقت سفر و صرف زر و خرچ عمر سیر ہزارون ملکون کی گھر بیٹھے کرا دیتا ہے۔

مگر گنوار و دہقانی اور قصباتی و دیگر بعض اہل زمان کہ تمام عمر کتب مفیدہ قدیم و جدید کا ملاحظہ نہین کرتے تاریخ و جغرافیہ و تحریر و قواعد کو کیونکر حقیر سمجھا نہین۔

واضح ہو کہ علت غائی تاریخ کی علاج امراض نفسانی ہے مثل حسد و افراط طمع و خوف مرگ و وعدہ خلافی وغیرہ مثلاً کسی شخص کو مرض حسد پیدا ہوا کہ مین مثل تحصیلدار ہو جاؤن اور یہ تحصیلدار نہ رہے اور ایسے خیال خام مین شب و روز متفکر و اداس رہنے لگا جب وہ حال دارا و سکندر و پرتھی راج وغیرہ کا سنے گا فوراً تسکین خاطر اوسکو ہو جائیگی کہ دولت دنیا قریب الزوال ہے ایسے ایسے صاحب تاج و تخت غارت ہو گئے میرے ساتھہ یہ دولت کیا وفاداری کریگی اسکے فکر سے دل مین رہنا عبث رنج اوٹھانا ہے اسی قیاس پر اور بیماریان نفسانی سمجھہ لو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور علم اقلیدس سے رستی طبع اور غریب مین نہ آنا حاصل ہوتا ہے مثلاً کسی کیمیاگر
یا جادوگر نے کلام شروع کیا تو وہ اوسکو بدون دلیل و اثبات کے جیسا کہ اشکال
ہندسیہ مین ہوتا ہے ہرگز قبول نکریگا الحاصل فوائد کتب مروجہ سرکار زیادہ از حد
اظہار ہین آدمیون کو چاہیے کہ طرف ان کتابون کے میل کرین کہ علاوہ عمدہ
نوکریون کے سیکڑون طرح کے فائدے اور بزرگیان انسے حاصل ہین بہار دانش
اور غنیمت کی مثنوی اور زلیخا وغیرہ مین یہ فائدے کب ہین بلکہ وہ خود مہیج قوت شہوانی ہین
سرکار کے سب کام بہتر کارہاے سابق سے علانیہ ہین مثلاً ریل گاڑی دیسی چھکڑون
سے اور تار برقی دیسی قاصدون سے اور چھاپے خانے کاتبون سے اور کشتی دخانی
اور اور اقسام کے جہاز کشتی ہاے گنگا و جمنا سے اور پارچہ ولایتی پارچہاے ہند سے
اور دیا سلائی یہان کی دیا سلائی سے کہ محتاج آتش ہے غرضکہ جب ہزارون
چیزین مروجہ سرکار عالم کے مروج اشیا سے بدرجہا افضل و بہتر ہین علوم
مروجہ سرکار کیون بہتر نہین -

مخلوقات کو چاہیے کہ شاکر احسان ہند گورنمنٹ و لفٹنٹ گورنر بہادر و
جناب دائرکٹر صاحب بہادر جو اچھی اچھی کتابین بانعام ہزارون روپیہ تصنیف
کراتے ہین رہے -

جواب سخن دوم اور یہ کہنا اونکا کہ فارسی ہمارا علم آبائی ہے اوسکو ہم کیونکر
چھوڑدین یہ ہے کہ فارسی پڑہنا اون اشخاص کا آبائی نہین ہے یاد کرلین کہ
پہلے راجاؤن کے وقت مین متصدیان دفاتر ہندی لکھتے پڑھتے تھے چنانچہ
ابتک رجواڑون مین ہندی دفاتر کا رواج ہے اور اوسی ہندی تحصیل کرنی سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عہدہاے کلان پاتے جبکہ اکبر بادشاہ نے فارسی رایج کی تو دانشورون نے
ہندی چھوڑکر فارسی پڑھنا اختیار کرکے عہدہاے شائستہ وخدمات بائستہ
میسر کین اب سمجھ لیجیے کہ فارسی پڑھنا آبائی نرہا بلکہ رواج وقت ٹھہرا۔
اب دانشورون کو مناسب ہے کہ یہ سمجھکر کہ فارسی پڑھنا آبائی نہ تھا بلکہ اقتضاے
وقت تھا حسب مرضی حکام جو سرکار تعلیم فرماوے بدل اختیار کرین کہ مستوجب
عہدہاے جلیل القدر ہون اور یہ تحریر اس خاکسار کی ایک نصیحت غمخوارانہ اپنے
اور اپنی اولاد کے حق مین تصور کرین اور یہ بھی معلوم کرلین کہ فارسی سرکاری
مدارس مین بہت پڑھائی جاتی ہے لیکن تا ترتیب ایسا اندھیر نہین ہے کہ کم
سمجھ لڑکون کو گلستان وبوستان وزلیخا وغیرہ مشکل کتابین شروع کرادین
کہ اسمین محنت معلم ومتعلم رائگان جاتی ہے۔
کتابین فارسی جو مکاتب سرکاری مین انھین مروج کتابون مین سے مفید کتابین
تجویز کرلین ہین اور ناقص مضمون کے قصہ وکہانیون کی کتابین منسوخ کردی ہین
غرض کہ مطلع ہوجائین کہ فارسی بھی مدارس سرکاری مین بہت جاری ہے۔
جواب سخن سوم کہ جغرافیہ تاریخ کی قدر عہدہ سرکار تک ہے پھر اسکو کون پوچھیگا
یہ خیال اونکا محض کوتہ اندیشی وتنگ حوصلگی ہے ایسا خیال اگر کیا جاے تو سب
کاروبار جہان کا بند ہوجاے مثلاً یہ خیال کرلین کہ شاید خاوند مرجاے تو لڑکی
رانڈ رہ جائیگی اسکی شادی کیا ضرور ہے اور لڑکا شاید سیتلا مین نہ جیے
اسکی پرورش فضول ہے۔
سواے اسکے اونکے بزرگون کی راے کے برخلاف ہے کیونکہ بزرگون نے تو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

یہ خیال نکیا کہ عملداری اہل اسلام جاتی رہے گی تو فارسی کس کام آیگی ہندی ہی پڑھا کرین۔

سمجھو کہ عمر کا کچھ بھروسا نہین ہے چنانچہ کہا ہے شعر کیا بھروسا ہے زندگانی کا * آدمی بلبلا ہے پانی کا * ایسی بے بقا چیز کا تو کچھ خیال نہین کرتے اور بڑی بڑی اور عالیشان عمارتین جنکی پندرہ سولہ بلکہ زیادہ برس تک تعمیر رہی ہے اور سب علوم وپیشہ جو مدت مین آتے ہین اور بیاہ وشادی وغیرہ مین مصروفیت رہتے ہین اور ایسی پایندہ عملداری کو جسکا کوئی مخالف اوس سے زبردست نہین سنا جاتا اور ہر ایک کا ادنی یا اعلی بدون مشورے صدہا حکیمون اور دانشورون کے نہین ہوتا اپنے گمان باطل مین ناپایدار سمجھکر فوائد علمی اور توقیر وعزت علاقون سے باز رہتے ہین۔

جواب سخن چہارم کہ مدارس مین ہجوم اطفال رہتا ہے وہان خبرداری لڑکے کی کم ہوتی ہے سب کھیلا کرتے ہین اور مدرس کو فرصت اوسکی پڑھانیکی کب ہوتی ہے۔

خود ظاہر ہے کہ جن مدارس مین کثرت اطفال ہے وہان مدرس اور نائب اور مانیٹر وغیرہ بھی بکثرت ہوتے ہین اور دفعہ بندی کے سبب ایک سبق مین دس بیس سبق ہو جاتے ہین اور مدرسون اور نائبون کو خوف دورہ ماہواری سب ڈپٹی انسپکٹر و ڈپٹی انسپکٹر و دورہ ششماہی وسالیانہ صاحب انسپکٹر بہادر اسقدر رہتا ہے کہ تمام روز بلکہ کوئی جزو شب کا بھی تعلیم مین بسر کرتے ہین اگر ذرا بیخبر مدرسے رہین تو جرمانہ ومعطلی سر پر موجود ہے اور بسبب لذت زیادتی تنخواہ اور کہین کی نوکری بھی اونسے نہین ہو سکتی ناچار محنت کرتے ہین اور اپنا کام دکھا کر اضافہ وعہدے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دا انعام پاتے ہین۔

جواب سخن بخیسم کہ مکتب ہمارے دروازے پر قدیم رہا ہے بھلا کیونکر مکتب اوٹھا کر بدنامی اختیار کرین وجہ یہ ہے کہ مکتب جب دروازے پر رکھتے تھے کثرت ٹھگون اور لڑکے بھسلانے والون اور زیور اوتارنے والون کی تھی اور مدارس سرکاری نہ تھے اور مدرس لئیق نہ ملتے تھے اب ٹھگون وغیرہ کا تو عدل و انتظام سرکار نے نام و نشان نابود کر دیا اب جتنے مدرس لئیق تھے اونھون نے ریاضی اور علوم مروجہ سرکار مین مہارت پیدا کر کے گانون بگانون قصبہ بقصبہ بہ تنخواہ بیش قرار نوکری سرکار حاصل کر لی۔

یہانتک مدرس لئیق ملازم سرکار ہو گئے کہ اونکا توڑا پڑ گیا تو سرکار نے مدارس دستور التعلیم مقرر کر کے مدرس پڑھاتے اور پڑھاتی ہے اب مدرس ہی نہین رہے جو ہین سو ملازم سرکار ہین اور باقی رد کیے ہوئے ہین اونکو کچھہ تمیز ہی نہین۔

ایک مکتب مین بروز اتوار بندہ گیا وہان مدرس دیسی گلستان کا یہ مصرع ع

کہ وقت نفع تو باشد مجال دشمن تنگ * پڑھا رہا تھا مجھکو وہان موجود دیکھکر واسطے جتانے اپنی علمیت کے لڑکے سے کہا کہ تو قاعدہ نہین جانتا بے اضافت مصرع پڑھ رہا ہے قاعدہ اضافت یہ ہے کہ جہان دایرہ دار حرف ہو اضافت پڑھا کر پس بیچارے نے لفظ وقت کے آخر تو کسرہ ظاہر نکیا مگر لفظ مجال دشمن کے آخر پڑھا پھر ایک اتوار کو اور کسی مکتب دیسی مین گیا وہان کا معلم اس فقرہ دستور الصبیان مین گرمشتریان بردر بائع حلقہ زدہ اند لفظ بائع مین ہمزہ مکسور کو لام اور عین مہملہ کو معجمہ پڑھایا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دختر کشی

قوم جاٹ خدا جانے کس سبب سے دختر کشی جائز رکھکر ہزارون ناکردہ گناہون کو مارڈالتی ہے مشہور سبب یہ ہے کہ وہ جاہل کہتے ہین کہ لڑکی بیاہ کر سسر اکھلاتا ہی اور سسر اکسی کا کھلانا بہت بری گالی ہے اگر دختر نہوگی تو سسر ا نکھلاوینگے یہ فہمید اونکی نہایت خراب ہے سسر اکھلانا اگر موجب رسوائی ہوتا تو راجہ جنک وراجہ دروپد رانی سیتا و دروپدی کو کیون زندہ رکھکر رام چندر اور پانڈن سی بیاہتے اور اسیطرح اور راجہ ہا سے ماضی و حال ۔

مگر الحمد للہ کہ اب انتظام اس امر کا بدرجۂ غایت پہنچا خصوصاً اس ضلع بجنور مین یہ سنا جاتا ہے کہ جس گانون مین جاٹون کی ایک لڑکی نہ تھی اب بیسیون ہین یقین ہے کہ یہ رواج تمام ہندستان سے مانند رواج ستی ہونے کی نیست و نابود جلد ہو جائیگا ۔

کان پھڑپھڑانا کتّے کا

جب کوئی آدمی کسی کام کے واسطے کہین جانیکا ارادہ کرتا ہے اگر اوسیوقت کتا اپنے کان پھڑپھڑاوے یعنے ہلاوے تو لوگ خیال کرتے ہین کہ ہمارا کام نہ بنے گا اور اوسوقت نہین جاتے اور اوس ساعت کو ٹال کر جاتے ہین بلکہ یہانتک مشہور کرتے ہین کہ صاحبان عالیشان اس بات کے قائل ہین اسیواسطے اپنے کتون کے کان کاٹ ڈالتے ہین اور جب اونکو جواب مین کہا جاتا ہے کہ کتی کی پونچھ اور گھوڑے کی دم کیون کاٹتے ہین تو کچھ جواب نہین دیتے اور خاموش ہو رہتے ہین ای عزیزو کتا ایک قسم کا جانور ہے وہ ہرگز کسی علم و ہنر سے واقف نہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ ہرگز پیشین گو نہین ہو سکتا اوسکی حرکات کو خیال کرنا اور اوس سے نیک و بد کا نتیجہ نکالنا محض لغویات سے ہے۔

ہچکی کا آنا

جب کسی کو ہچکی آنے لگتی ہے تو اوسکو کہتے ہین کہ تجھکو کوئی یاد کرتا ہے اور اور اکثر یہ ہی اعتقاد رکھتے ہین کہ جب کوئی یاد کرتا ہے ہچکیان آنے لگتی ہین ایعزیزو یہ بات نہایت غلط ہے حال کسی کا بدون تحریر یا تقریر کے نہین معلوم ہو سکتا اگر یہ تصور کرین کہ مریض کو کسیطرف متوجہ کر دینا علاج ہی تو درست ہو سکتا ہی ورنہ نہین۔

چراغ سی گل جھڑنا

جب چراغ کی بتی زیادہ جل جاتی ہے یا روغن کنارے پر بتی کے زیادہ آجاتا ہے تو جلتا ہوا نیچے گر جاتا ہے اس حالت کو مقدمہ ترقی اقبال اور دولت کا جانتے ہین اور یہ بھی خیال کرتے ہین کہ کوئی یاد کر رہا ہے چراغ اوسکی خبر دیتا ہے یہ امر بھی موافق تحریر بالا کے غلط ہے یعنے چراغ کسیطرح خبر دہندہ نہین ہو سکتا۔

بھادون چوتھ

ماہ بھادون کے اخیر چوتھ کے چاند کے دیکھنے کو نامبارک جانتے ہین اور یقین رکھتے ہین کہ ہمپر کوئی بہتان لگے گا اور قصہ اسکا اسطرح مشہور ہے کہ کہتے ہین کہ چاند ہمیشہ مہادیو جی کی پیشانی پر طلوع کیا کرتا ہے مگر چوتھ کے روز یہ اتفاق ہوا تھا کہ اونکا بیٹا واسطے کھیلنے چوک چلنی کے چٹ سال مین جاتا تھا لیکن اوسکے پاس کچھ زیور نتھا جب اوسنے اپنے والد سے زیور مانگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو اونھون نے وہ چاند اوسکو دیدیا اسواسطے اوس روز کا چاند نامبارک ہے۔ ای بینندگان کتاب خیال کرو کہ یہ سخن کتنا بے اصل اور بے حقیقت ہے کہ چاند کو کہ ایک کرہ کہ جسکا قطر دو ہزار ایک سو اسّی میل دراز ہے زیور پیشانی ایک طفل کا مقرر کرنا کسقدر بعید از عقل ہے دوسرے دوری اوسکی اپنے مالک اصل سے موجد بھتان کیونکر ہوسکتی ہے۔

چارپائی کی ادوان

مشہور ہے کہ جو کوئی شخص شام کو چارپائی کی ادوان کستا ہے وہ مقروض ہوجاتا ہے یہ بات ہرگز خیال مین نہین آتی کہ سچ ہو کہ اسکا امتحان ہمیشہ کرتی رہی ہین اور عقلی دلیل تو کچھ بھی رہبری نہین کرتی کہ اس مقام مین لکھی جاے۔

چراغ کی جلی ہوئی بتی

بہت ہندوستانیون کو اعتقاد ہے کہ چراغ مین شب گذشتہ کی کچھ بتی جلی ہوئی باقی رہ جائے تو دوسرے روز اوسکو جلانا موجب فلاکت و مفلسی کا ہوتا ہے یہ گمان تو سراسر برخلاف عقل ہے شاید نہ جلانا اوسکا اسواسطے مقرر کیا ہو کہ بروقت مشغولی کسی کار کے وہ بتی سوختہ جلد تمام ہوجاویگی اور پھر کام چھوڑکر جلانی پڑے گی اور دھیان کام سے ہٹ جائے گا اسواسطے تجویز پہلے ہی پختہ کرکے کام کرنا چاہیے۔

جھاڑو شام کو دینا

یقین اہل ہند ہے کہ بعد غروب آفتاب کے جھاڑو لگانے سے افلاس آتا ہی اور جب دلیل پوچھی جاتی ہے تو کچھ بیان نہین کرتے اتنا سمجھ مین آتا ہے کہ ایام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

باعث افلاس تو نہین ہو سکتا مگر حفاظت اس امر کی ہو جاتی ہے کہ اندھیرے مین
کوئی چیز گھر کی کوڑے مین شریک کرکے نہ پھینکی جاوے۔

توری چھبلا کا بولنا

توری چھبلا نام گرگٹ کا ہے کیونکہ آواز اوسکی مشابہ توری ہونکے چھیلنے کی ہے
کہتے ہین کہ جب یہ جانور بولتا ہے یا درخت پر چڑھ کر بولتا ہے تو مینہ نہین
برستا یہ بات نہایت غلط ہے کیونکہ اسکے بولنے کا ہنگام کنوار کا مہینا ہے اور
اوسوقت مین سب جانتے ہین کہ بارش رخصت ہو جاتی ہے پس مینہ کا نہ برسنا اوسکی
بولی پر منحصر نہین اکثر بار یہ بولا ہے اور بعد اوسکے بارش ہوئی ہے چنانچہ تاریخ
چودھوین ماہ ستمبر سنہ ۱۸۷۳ عیسوی مین ایک پٹواری صاحب نے بیان کیا کہ مینہ
رخصت ہوا کیونکہ توری چھبلا کو ابھی کئی آدمیون نے بولتے سنا ہے بندہ نے
عرض کیا کہ بادل تو ہو رہا ہے آیندہ قدرت الٰہی ہے بعدہ دو تین پہر کے
بتاریخ پندرھوین وقت صبح پہر بھر رات سے خوب بارش ہوئی جیسی ہوتی ہے فقط

تمت

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ڈہول کی پول

نظم مین

جسمین پرانی کرانی قرانی اور جینی ان چارون مذہبون کا مختصر حال اور
اونکا ویدک دہرم کے ساتھ مقابلہ

جسکو

منشی ہرنام سنگہ صاحب سب اورسیر پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ و
اوپپردھان آریہ سماج اجمیر نے

واسطے فائدہ عام

اور خاصکر

اون صاحبون کے جو ناگری سے کم واقف یا زیادہ قیمتی کتابون کے خریدنے سے قاصر ہین

تصنیف کیا

مطبع ودیا درپن میرٹھ مین باہتمام [illegible] طبع ہوئی

قیمت فی جلد ۰ ہر مفت تقسیم کرنیوالونکو روپیہ کی ۵۰ بار دیگر ایکہزار جلد

کتب خانہ لالہ [illegible] کا بازار شہر میرٹھ سے ملیگی

بلا اجازت مصنف ہرگز کوئی صاحب قصد طبع نہ فرماوین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوم

تت ست

میرے اے دوست سن لو یہان سے ایکدن تمکو جانا ہے
عزیز و اقربا کوئی بچائیگا تمہارے ساتھہ
مگر اول مناسب ہے کہ سمجھو نیک و بد کو تم
بہت سے خود غرض دنیا مین تمکو دہوکا دیتے ہین
سناؤن اک قصیدہ تمکو مین ست مت پرکشا کا
بہت سے مت متنانتر چلت ہین آج بھارت مین
ولے سب سے بڑے ہین چار سمجھو یون پرانی ایک
سنو آگے بہت سوکشم کہون تعریف ہر اک کی
شروع کرتا ہون مین اول ستائش پوپجی مہاراج
کوئی کہتا ہے اون مین سے چڑہاؤ بز کو کالی پہ
کرو تم اسطرح پوجا شری درگا و کالی کی
کرین یون پاپ اور سمجھین انھین اپنے دلو نمین پن
کوئی مندر بناوے اور کوئی مورت گڑھاوے ہے
کوئی گھنٹہ ملاوے اور کرے ہے آرتی اوسکی
کوئی کپڑا پہناوے اور کرے ہے آرتی اوسکی
کوئی دیوا جلاوے اور کوئی پورن پون بناوے ہے
کہین مٹی کے ڈھیلے پر لپیٹین ایک ڈورے کو
کہین سیندور لگاکر سونڈ جوہے پر بٹھا اوسکو
کہین پڑھکر سناوین پوپ جی اشلوک انڈ او ربنڈ
شرادھون کو دونون مین خوب کہاوین مال مردونکا

رکھو تم خوف حق کا دل مین جب تک دا آب و دانہ ہے
فقط جاویگے نیک اعمال اسے ہر ایک نے مانا ہے
پھنسو مت بھرم کے اندر جو خود غرضون کا کہنا ہے
ذرا کر دھیان سوچو تو جو راہ نیک پانا ہے
سنو ہو بے تعصب راست مذہب کی جو چاہنا ہے
کہ جنکا بہت سوکشم بھی بیان دشوار جانا ہے
کہ انکی دو قرانی سے دوجینی چوتھا جانا ہے
کہ جسکو دیکھکر اونکی کتابین ہنسے جاتا ہے
کہ ان لوگون نے کن کن بات مین مکتی کو مانا ہے
اگر بھینسا چڑھاؤ سب سے اوتم کیا ہی کھنا ہے
اسی مطلب کی خاطر ہمکو اس دنیا مین آنا ہے
نہین مفہوم ہے مطلق کہ یہ دوزخ مین جانا ہے
کوئی پھر جل چڑہاوے سب یہہ جہلی کارخانہ ہے
کوئی اشنت مناوے کیا ٹھگی کا زمانہ ہے
یہہ سب دہورتا اونکی مکر کر نقدی اوڑانا ہے
کہین جھانجھن بجاکر زور سے چلا کے گاتا ہے
کہین یہ گنپتی ہے چڑھاؤ کیا چڑھانا ہے
لگاکر آنکھہ تین اوسکی یہ ٹھگ بدیا دکھانا ہے
کبھی وہ یون کہین تا نہر چڑھاؤ جو چڑھانا ہے
کہین ججمان جی دکشنا دلاؤ جو دلانا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کبھی کیلے گڑا چوکی بچھا پھر جھلہ اوسپر
کبھی پورب کبھی اوتر کی رُخ کو بیٹھ کر اوین منھہ
کبھی کھینچیں لکیرین پر تھوڑی اوپر سفید و سرخ
رکھاوین دھوپ سنا اوسپر بٹھاوین پڑھکے پھر اشلوک
اگر جاؤ کہین گھر سے مہورت پوچھ لو ہم سے
کہین پر سیتلا مائی گدھے اوپر پدھاری ہین
پوجاری اوسکی بھنگی ہین کہ جنسے ہو بہت خوش وہ
کہین گنگا پر دھرت جینت ماتھا ڈال ڈوراسوت
دلاؤ دان گئووان کا لگا کر سینگ سونے کے
اگرچہ گائے کی بکھنا سے نہین ہے کام کچھ ہمکو
کہین ہین خود کو پیرو نہین کرین ہین کام منسوکت کے
مہا دم ہورت ہین وہ ہرگز بھی اک دمڑی نہ دو انکو
کہین پتھر اک بل جو بے پھرین ہین خوش بن نندی کے
جو موین بھانگ اور گانجا ہین ہر وقت اسمین غرق
اگر کھانا بہت سا کھانے مین سمجھین بزرگی کو
سُنا تھا ہمنے اک چوبے سے جو بننا تھا متھرا مین
نہ پڑتی گھوٹنی اور چھاننی بھانگ ہمکو پھر ہرگز
کوئی کہتا ہے پتھر مین بنا و لنگ شیوجی کا
کہ کٹ جاینگے سارے پاپ دس سے تین جنموں کے
کوئی کہتا ہے شیو کے گیارہ لنگوں کا اگر تو نام
اگر کوئی رہے بھوکا صرف اکادشی کے روز
مفصل حال گر چاہو کتھا اکادشی سنلو
لگا دین چار منہ برہما دکھاوین اسمین ناک اور کان

کہین سپنا سُنو نقدی کو دو گر مکت پانا ہے
کہین لو ہاتھ جوڑ اپنے یہہ بندر سا نچانا ہے
کہین لیں تو گرہ پوجا سے دکھونکا بھگانا ہے
کہین دل کھول دو ہمکو بھی ستشبہ کام آنا ہے
اگر جاؤ گے بے پوچھے وہاں پھر دکھ کا پانا ہے
غذا اوسکے لئے بھنجر صرف مرغا چڑھانا ہے
جھٹکا و آگے سر اوسکے اگر بچے جیلانا ہے
گلی مین کہتے پھرتے ہین دلاؤ جو دلانا ہے
پکڑ کر پونچھ گر چاہو بیترنی پار جانا ہے
مگر پھر بھی مناسب گائے پن کر کے دکھانا ہے
کہو سمجھین قصائی کو نہین کچھ پاپ مانا ہے
اگر دو گے تو ناحق پاپ کو سر پر چڑھانا ہے
جو کھاوین تول ہین من بھر بہا دو تم گنانا ہے
کہین دل کھول دو ہمکو اگر کچھ سکھ کی چاہنا ہے
تو جیوانات بھنجر ہین انھین ناحق کو مانا ہے
اگر جمنا جی بھنی بھنگ کی پھر کیا ہی کہنا ہے
پیا کرتے مزے سے کھول دل جتنی کہ چاہنا ہے
چڑھاؤ بیل پترا وسپر عجب پھل اوسکا پانا ہے
سنا تو جھوٹھ تم اسکو عجب لٹکا دکھانا ہے
تو بہہ جاوین گناہ بارہ جنم کے ایسا جانا ہے
سرگ مین صاف جاوے وہ یہ پھل اسکا جتانا ہے
نظیرین سیکڑون اس قسم کی پھر تمکو پانا ہے
بتاوین دو جہان اسکو عجب لیلا دکھانا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہو برہما اگر سووین تو دنیا ہوگا او نکا ناک
کھووے کسطرح پر کرتے ہونگے صاف کہا او کان
کوئی کہتا ہے ٹھاکر جی پڑے دو دن کے ہین بھوگ
بناؤ حلوا اور پوری مٹھائی بھوگ کے خاطر
کبھی کہتے ہین جاڑے سے وہ مرتے ہین بنا کپڑے
لگاؤ گوٹا او سپر اور کراؤ کام زردوزی
لگی تھین آنکھین وہ چاندی کی ٹوٹی ہین کوئی
بلاؤ جلد زرگر اور کرو تاکید تم اوس سے
کسیکو رامچندر جی کسیکو کشن جی کہکر
کرین ہین اسطرح بدنام یہ دہرم آتماؤن کو
غرض کب تک سناؤن تمکو ان دہورتو کی باتونکو
کرانی پادرصیبا کی بھی تعریف سن لیجے
کرین یہ پادری انجیل سے اوپدیش لوگونکو
ہیوا اور کہاؤ مدرا مانس نہین کچہہ دوش یہہ ہرگز
پڑہو انجیل اور مانو لکھے جہوٹے عنیوڑون کو
خدا بیٹھا ہوا تھا لیکے اکیجا دو نمشون کو
وہ ابراہیم پھر بولا کہ تم کر پاکرو ہم پر
ہوا خوش اور کہا لاؤ کہ جو کچہہ بن سکے تمسے
پکایا ایک بچھڑے کو بنائین روٹیان بھی خوب
یہہ اللہ ہو نہین سکتا اگر بھیروں کا تھا بھوپا
اوٹھا یعقوب اور گاڑا زمین مین ایک پتھر کو
رکھا بیت المقدس نام اس بتخانہ کا اوس نے
سنو پھر انبیہ مرسی کی کہ مارا ایک بھیڑی کو

اگر زر کام ہوجاوے بڑی مشکل مین جاتا ہے
کہ ہاتھ اونکے پھرنے ہین وہ یہہ پولیون سے ٹھاتا ہے
لگاؤ بھوگ جلدی سے اونھین جو کچھ لگاتا ہے
منگاؤ داکھ پستہ اور میوہ جو منگاتا ہے
دلاؤ بسنت سا کپڑا ولیتہ جو دلاتا ہے
سلاؤ اسکو ریشم سے یہی شبہہ کام آتا ہے
گیا ہے ٹوٹ نکال اونکو لگاؤ گر لگاتا ہے
جڑاؤ آنکھ ہیرے کی اگر درشن کی چاہتا ہے
بتاوین اسطرح لوگون کو یہہ ٹھٹھہ کراتا ہے
جو دیوے ایک حبہ انکو سمجھو وہ دیوانہ ہے
کیا بھارت کو غارت ہے پھر آگے کیا بناتا ہے
رچا ہے کسطرح دہوکا جسے انجیل مانا ہے
کرو وشواس عیسےٰ پر اگر مکتی کو پاتا ہے
وہ بھاگی مکت کا ہی جسنے اس مطلب کو جانا ہے
یہان بھی سکھ وہان بھی سکھ یہی جنت کا جانا ہے
لیا پہچان ابراہیم نے پھر سر جہکاتا ہے
اگر کھاؤ مبارک گھر کہ جو کچھ آب و دانہ ہے
وہان سے دوڑ جورو سے کہا اللہ کا آنا ہے
کھلایا اللہ تعالیٰ کو کہو کیسا فسانہ ہے
دیا درگا و کالی کا پوجاری اوسکو جانا ہے
چڑہایا تیل پھر اوسپر یہہ اللہ کا ٹھکانا ہے
عجب لیلا دکھائی واہ ہی واہ حضرت کیا ہی کہنا ہے
چھپا یا جاکے بانو مین یہہ لیلا کا دکھانا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لکھا ہی یا ترا ئینسات ہین کہ چہڑ کو خون چوکھٹ پر
دیکھیگا ہو جس گھر کے گا قتل بس اونکو
خدا اُتارہا ہے قوم انہی کے لئے پہلے
مگر سوڈان کے لوگون سے ڈر کر بھاگ گیا کس جا
لکھا ہے اوکی ئینسات مین کرو تم پاپ خاطر خواہ
اگر ایسا نہ بن آئے تو بچھڑا ہی چڑھاؤ تم
اگر بکرا وغیرہ بھی نہ بن آوے کبھی تم سے
مروڑ دو اونکی گردن اس قدر ہو کہ تن سے دور
اگر کچھ بھی نہ بن آوے تو آٹے ہی کو لیکر تم
عجب عاقل ہین وہ نامین جو اللہ ایسے ہنسک کو
جو ایسے آدمی ہین سمجھو اونکو عقل کے دشمن
کہین یون وہ خدا عادل دیالو ہے مگر سب جھوٹھ
جو مارے رانکو چہاپے بحالت خواب بچون پر
رہے ہو آسمان چھٹے پربس انکا خدا ہر دم
کبھی خوش ہو کبھی غصہ کرے اور کرکے پچھتاوے
رکھے ہی ایک بیٹا وہ جو بھیجا تھا یہان اوسنے
وطی وہ تین دن کے بعد پھر نکلا قبر مین سے
دکھائی اونکو پھر لیلاءہ اوس ختم رسالت کی
کہ فورا آجائے پھو سچا آسمان اوپر پتا کے پاس
کہا اے باپ [illegible] میری مصیبت کو جو کہتا ہون
کرون مین کیا شکایت اور لوگون کی تعجب ہے
[illegible] شاگرد اول جو کہ پطرس نام ہے مشہور
[illegible] ہے اور بھی شاگرد

خدا ماریگا چھپا پا رات مین تمکو جتاتا ہے
عجب قدرت سبحان اللہ کہان پھر پا رہا ہے
ثبوت اسبات کا لو دیکھ بائبل مین جو چاہتا ہے
بہادر اوسکو کہتے ہین جو یون دُم کا دبانا ہے
چھپان ہو جائیگی ساری صرف گئو کو چڑہانا ہے
اگر وہ بھی نہ ہاتھ آوے تو بکرا ہی دلانا ہے
پرندون مین کبوترون کا صرف جوڑہ منگانا ہے
بڑی اوتم یہی ہی بھید کہ پاپون کا بھگانا ہے
چڑہا د صاف دل ہو کر اگر مکتی کو چاہتا ہے
یہہ اللہ ہی نہین قصاب لوگون کا دیوتا ہے
پھرین لاٹھی لئے پیچھے کہان پھر ہاتھ آتا ہے
کرادے قتل اور چوری اوسے ستارنا ہے
یہہ دیکھو بزدلی اوسکی یہ کرتب ظالمانہ ہے
کہ جبکا ہر جگہ حاضر وناظر کا بہانہ ہے
کہو کیسا خدا ہے یہہ پھر استُت کیا سناتا ہے
تمہارا حکم اوسکا وید یا سو بھی بہہ جاتا ہے
دیا درشن صرف چیلون کو انچھ یہ فسانہ ہے
گویا چڑھکر براق اوپر بھی سا تیز جاتا ہے
مصیبت سب سنائی جسطرح سولی چڑھاتا ہے
بے عزت کرکے مجھکو پت کا پھر پیالا پلاتا ہے
میرے شاگردنے بے رحم مجھکو پکڑواتا ہے
ہوا انکا صاف انکاری کہ مین اسکو نجاتا ہے
گئے تھے سب وہان سے بھاگ پتہ ابتک نہ پاتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رکھا اک ٹوپ تھا کانٹون کا سر پر مسیری لوگون نے
کیا یون ٹھٹھہ میرے ساتھ سولی کے چڑہانے کی وقت
مین ایلی ایلی کر کے بہت سا چلایا تھا اوس جا
بچھڑن اوسکو لیا بھلا دہین ہنسی طرف اپنے
اوسی دن سے خدا اور اوسکے صاحبزادہ بیٹھے ہین
وجہہ یہہ چلتے پھرتے کو نہ بیٹا کھتا ہے کوئی
پرانی پوپ لوگون کا خدا رہتا ہے مندہ مین
لہذا بت پرستی مین پرانی لوگ ہین چھوٹے
اگر کوئی پادری صاحب رکھین ثبات کا دعوی
مناسب ہی دکھاوین ہمکو وسے کوئی نظیر اسکی
مثل سابق طالب کب ہے وہ کس جا پہ اور کس سے
کیا اندھا ہو گیا ہے وہ یا لنگڑا ہو گیا ہے وہ
ہوا معلوم کمزوری کے باعث وہ خدا انکا
وہ بھرتی کر رہا ہے فوج جنگ و جدل کی خاطر
یہی باعث جو اسکا نام رب الفوج ہے لکھا
بڑا اک پہلوان تھا وہ کیا کرتا تھا جو کشتی
مگر پیرانہ سالی سے بہت کمزور ہے اسدم
تھا بھیجا اوسنے اک نوح کو بنا کے جسنے تھی کشتی
لکھا بائبل کے اندر ہے ہر اک حیوان وغیرہ سے
اوسی بائبل کے اندر دوسری جا پر یہہ ہے مرقوم
تعجب پھر بھی اوس لنپک کو کہتی ہین کہ ہے سچی
کرانا قتل بچون کو زنا پھر لڑکیون کے ساتھ
لکھا انجیل مین یہہ ہے ذرا دیکھو تو آنکھو لنے

و ویڈا اک چھری ہاتھو مین پھر اوسمین ہنسنا ہے
ونکو کا منہ یہہ ہی میرے فضل پہ بتانا ہے
مددگاری نہ کی تو نے تعجب کا زمانہ ہے
گویا عزت مین اوسکو خود بھی بڑھکر کے مانا ہے
فلک اوپر کہین وہ لنے نہ جانا ہے نہ آنا ہے
جو بیٹھا رہتا ہے ہر دم اوسی کو بٹھانا ہے
پرانی لوگون نے اوسکو فلک اوپر بٹھانا ہے
پرانی بت پرستو نکوا دیکھو لنے بڑھ سکے جانا ہے
کدھر یا اور پھر بھی سکتا ہے خدا اونکا یہ جانا ہے
کیا ہے کونسا طے ہفت خوان جو ایسا جانا ہے
بتاوین یا وجہہ اسکی کہ اب یہان کیون نہ آنا ہے
جو آسکتا نہین ہے وہ کہو پھر کیون نہ آنا ہے
نہ ہم گر لے سکا بدلہ پسر کا ایسے جانا ہے
قیامت تک رہے گا چپ پھر اوسکے بعد آنا ہے
ذرا تو دیکھ آنکھون سے یہ بائبل مین لکھا ہے
دلیل اسکی اگر چاہو فقط بائبل دکھانا ہے
جو من مین مار غصہ کو نہین پھر دم ٹھکانا ہے
گئی تھی ڈوب پانی بیچ دنیا یہہ فسانہ ہے
لئے تھے دو دو جوڑے جو کہ کشتی مین بٹھانا ہے
لئے تھے سات سات ہر اک سے یہ دوبارہ گانا ہے
کہ جسمین اس قدر جھوٹے گمانون مین پھنسانا ہے
کہو یہہ تھوڑی لیلا ہے سمجھ لے گر تو دانا ہے
اگر تمکو دلون سے اپنے اس شک کو مٹانا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہہ چھوٹی سی ہے اک لیلا نہین جو کچھ بھی گنتی مین
غرض کب تک سُناؤن بائبل کی جھوٹھ باتون کو
قُرانی مولویصاحب کی بھی تعریف سن لیجئے
کہین ہین ایک بُت سب سے بڑا مکہ کے اندر یہہ
رکھا ہے ایک پتھر اوسمین جسکا نام حجر اسود
لہذا بُت پرستون بیچ یہ ہونگے بڑے سب سے
خدا انکا فرشتون بیچ ہفتم آسمان پر ہے
کبھی کھاوے قسم سمجھا کبھی جنت سے دے پھسلا
کبھی فرماوے محبوبا تیری خاطر کیا پیدا
کبھی باتین کرے پردہ کے اندر بیٹھکر اوس سے
کراوے اس قدر نخرے کری تعریف خود جسکی
رہین دو دو فرشتے نیک و بد لکھنی کو ہر اک ساتھ
وہ اُترے گا عرش سے بیٹھکر اوپر فرشتون کے
بتاوین لا شریک وسکو ملاوین اور کا بھی نام
کہین اک کُن کے کہنے سے دکھایا اوسنے دنیا کو
کہین نہرین شراب کی بھی ہین خوب جنت مین
کہین موجود ہین جنت مین حورین اور وہ لونڈی
بنایا بہت خوش ہو راز یہہ محبوب سے اپنے
ملین مومن کو جنت مین بچھونے گدے اور تکیئے
ملیگا گوشت از ہر یک پرند و جانور اوس جا
خدا کا ہے کا ٹھیر اہیگا وہ جلا دستے بد تر
دیا ہے حکم اوس نے گوشت او سب مال و دولت کو
کیا آدم کو جب پیدا خدا نے اپنی ہاتھون سے

اگر پورا اسمین مطلب بھلا پھر کیا ٹھکانا ہے
بیان کرنا ہی اونکا وقت کو ناحق گنوانا ہے
عجب اوبُت یہہ لیلا ہی کہان پھر بار پانا ہے
کرین چار و طرف سجدہ اسم کعبہ بنانا ہے
طواف اوسکا کرین چوگرد پھر بوسہ دلانا ہے
کہ جنکا بُت ہزارون کوس سے آنکھون دکھانا ہے
وطرہ اوسپہ یہہ ہیگا اوسے ہر جا بھی مانا ہے
کبھی ناحق کرے غصہ عجائب بھی فسانہ ہے
زمین و آسمان جتنا سبھی یہہ کارخانہ ہے
کہ جسکو سب سے بہتر جانکہ معشوق جانا ہے
اوسی منہ سے اوسے بندہ بنا عزت گنوانا ہے
لکھاوین جا کے یہانسے تب نو یہان کا حال جانا ہے
قیامت مین کہ جسدن سبکو یہان انصاف پانا ہے
پُکارین زور سے چلا کے اوسکو بہرا جانا ہے
تعجب پھر بھی چھہ دن مین بنایا اوسکو مانا ہے
عجب جنت ہے جس سے بہشتی خانہ مانا ہے
سراسر خوبصورت رنگ جون موتی کا دانہ ہے
یہہ سوچ جا چھپے ندی مین یہ ذلکا ڈوبانا ہے
پلنگین جو فقط سونیکے تارونسے بنانا ہے
جو مانے راست اونکو دھوکا کھا کر سر کٹانا ہے
ہلاکو خان کا دادا ہی تمرلنگ شاہ کا نانا ہے
ہر اک کافر کی نہین جسنے حکم قران کا مانا ہے
سکھائے نام ہر اک کے جو اونکی ٹھیک مانا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خدا اپنے فرشتون سے ہوا گویا بتا دو تم
وے اونمین سے کوئی بھی نہ ہرگز ہو سکا گویا
بتا سکے نام آدم نے ہر اک جن و ملائک کے
خدا بولا فرشتون سے کہ دیکھی تمنے یہ قدرت
خدا لیتا قرض بھی ہے ضرورت کے لیئے اپنی
عجب اللہ میان ہونگے جو لیوین قرض بندون سے
دیا ہے قرض بندون نے ضمانت سے پیمبر کی
خدا کھاتا ہے دہوکھا خود بھی اور دیتا ہے اورون کو
وہ طے کرتا گھریلو فیصلے محبوب کے اپنے
لکھا قرآن کے اندر ہے قیامت ہووےگی جسدم
اوتاری جاویگی کھال آسمان گدلے ہوئین تارے
گواہی دیوینگے سب ہاتھ پیر اور آنکھ ناک و سدن
ہزارون بار کھاتا ہے قسم اللہ میان ان کا
خدا رکھتا تھا اپنے واسطے اک اوٹنی کو بھی
کیا شیطان کو پیدا پرکشا کے لیئے اوس نے
وہ شیطان ہوگیا باغی خدا سے ایسے سمجھو تم
خدا مجبور ہے اوس سے نہ اتنک کر سکا ہے قید
خدا فرماتا ہے ان کا جو دیوے گا قرض ہمکو
یہ کہتا ہے خدا انکا لڑو تم کافرون کے ساتھ
تعجب مجکو ہے ہوگا لڑا جب روس ترکی سے
خدا کہتا ہے لوٹو مال و دولت کافرونکا سب
عبادت کرتے ہین اوسکی یہ سورج چاند اور تارے
وسکے چوپا ہے نہین بہین کچھ گیان ہے انہین

ہراک مخلوق کے نامون کو گر یہ تمنے جانا ہے
خدا نے تب کہا آدم کو کہہ کیا تو نے جانا ہے
ہوا خوش وہ خدا ایسا گویا مجنون کا نانا ہے
کہ جانون ہون مین باتین غیب کی جو یون دکھانا ہے
وہ دنیا سو وہ ہے دونا کیا اوسکو جھٹو جانا ہے
یہا نتک ایک لین دین دیہہ تو قرآن سے جانا ہے
کیا یہہ تفسیر حسینی مین نہین لکھکر بتانا ہے
عجب اوجہت یہہ لیا ہے کہان پھر اید پانا ہے
کی اک فیصلے لیسے قرآن مین لکھہ دکھانا ہے
لپیٹا جاویگا سورج و تارون کا جھڑانا ہے
یہہ باتین غیب کی ہنگی نہین ہراک نے جانا ہے
قیامت جسکا ہوگا نام وہ قرآن سے جانا ہے
یہہ اللہ ہی نہین ہرگز مگر جھوٹون کا نانا ہے
چرا کرتی تھی کہنیون مین جہا سینہ دلکی چاہنا ہے
تہو ہووے پرکشا تب تلک کچھ بھی نہ جانا ہے
کرے ہے کام وہ برعکس حکم اوسکا نہانا ہے
نہ پھانسی دے سکا اوسکو کہو کیسا توانا ہے
تو بخشون گا گناہ سارے و جنت مین ٹھکانا ہے
مدد دونگا فرشتون کی ذرا شک کو ملانا ہے
فرشتے بھاگ گئے کس جا پتا اتنک نہ پانا ہے
نکر دو پانچوان حصہ نبی جو واجبانہ ہے
درخت و کوہ و دریا بھی سبھی کو ایسا مانا ہے
جو مانے راست ان باتون کو جانو وہ دیوانہ ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

भवानी प्रसाद

اوم

گنگا بھاگیرتھی

واسطے فائدہ خاص و عام بھارت باشیوں کے

منشی ہوری لعل صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع دہرہ دون

نے تصنیف کی

اور بمقام شہر میرٹھ

مطبع ودیا درپن میں خواجہ کلیان رائے کی اہتمام سے طبع ہوئی

سنہ ۱۸۸۸ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوم

هرانگه که بر دُزد رحمت کُنی	ببازوے خود کاروان میزنی
برانداز بیخے که خار آورد	درختے به پرور که بار آورد

زمانہ کی حالت مین ہروقت انقلاب درپے رہتا ہے۔ جب کسی زمانہ مین بوساطت علوم کوئی بات کسی پروپکاری بهدر پُرش کی کوشش سے ظہور مین آئی اور اوس علم کا چرچا جبتک خاص و عام مین مروج رہا اصلیت و حقیقت سے ہر فرد بشر آگاہ ہوکر شہادت اوسکی تعریف و احسان کی بارے مین لب کُشائی کرتا ہے مگر زمانہ کے اُلٹ پھیر سے جب اوس مُلک مین علم و ہُنر کا رواج اوٹھ جاتا ہے تب اون علمی باتون مین خودغرضون کی راہزنی ایک جوش کے ساتھ ہوا کرتی ہے اور اسقدر جہل مرکب اپنی ثابت قدمی دکھلاتی ہے کہ آخرش اوسکی حقیقت بوجہ بےعلمی چشم عقل سے پوشیدہ ہوجاتی ہے اور خودغرض اوس بات کو اسقدر طول و پیچیدہ کردیتے ہین کہ اوس علمی بات کو معبود کے رتبہ کو پہونچا دیتے ہین بلکہ اوسی کو وہ خود بھی کوتاہ اندیشی و نفسانیت سے معبود اپنا سمجھنے لگتے ہین اور اپنی خودغرضی سے اِس قسم کے خیال باطلہ کا چھوڑنا اوس مُلک سے پسند نہین کرتے لیکن بعد زوال جب کبھی علم کا چراغ اوس مُلک مین روشن ہوتا ہے اوسوقت ایک زمانہ خودغرضون کے اعتقاد و نیت فاسدہ پر لب کُشائی کرتا ہے اور اصلی دھرم کی تحقیقات ہونے لگتی ہے۔ اب خیال ہوتا ہے کہ دیکھا گیر تھی یعنی دریاے گنگ بھارت باشیون کا جو معبود اسوقت ہو رہا ہے کیا چیز ہے اور مہاراجہ بھاگیرتھ کا اوس مین کیا پُرشارتھ ہے اور کس غرض سے یہ پُرشارتھ مہاراجہ ممدوح نے اپنے ذمہ لیا اور خزانہ شاہی بحق رعایا صرف کیا اور ایسے اولوالعزم مہاراجہ کو ضرورت و موقع زر کثیر صرف کرنیکا تھا یا نہین اور یہ پُرشارتھ کسی علوم سے تعلق رکھتا ہے یا نہین اور رکھتا ہے تو کس علم سے اور بحق رعایا کس مُلک مین کس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کس بات کا مہاراجہ کے پورشارتھ سے فائدہ ہوا؟ - چنانچہ اس بارہ مین نتیجہ تحقیقات اپنی کاوش ناظرین حق پسند کیا جاتا ہے اور باادب ناظرین کی خدمت مین گذارش ہے کہ بلا تعصب ملاحظہ فرماوین اور دست انصاف کو پکشپات کی پانی سے نہ دھووین اور جب راست پاوین تو مخلوق کو ناراستی سے بچا راستی کا اپدیش فرماوین بموجب آنکہ ؎ اگر بینم کہ نابینا و چاہ است * اگر خاموش بنشینم گناہ است *

آخر کتاب مین نقشہ نمبر ۱ ہندوستان کا دیا گیا ہے جسکے ملاحظہ سے اصلی حالت گنگاجی کی قبل پورشارتھ مہاراجہ بھاگیرت کی جو مطابق لیکھ پورانون کے واقع تھی ظاہر ہوتی ہے اور نقشہ نمبر ۲ کے ملاحظہ سے جو بوجہ پورشارتھ مہاراجہ ممدوح کے حالت گنگاجی کی ظہور مین آئی بخوبی منکشف ہوتی ہے - پورانون مین مخلوقات کی پرستش عجیب رنگ ڈھنگ سے بحوالہ کہانیون و روایت کے قلمبند ہوئی ہے اگر اصلیت پر غور کیا جاوے تو اوس سے صاف معلوم ہو جاوے کہ اوس روایت مین کیا کیا افراط و تفریط ہوئی یا کس کس نفسانیت نے دریائے جہالت مین ڈبویا یا کس طمع نے جادہ راستی سے منحرف کیا یا کیسے بدخیالات ناحق شناسی اپنی ملک آریہ ورت کی اون کے دل مین پیدا ہوئے اور کس درجہ ورطۂ جہالت مین سالہا سال سے غوطہ زنی ہو رہی ہے یا کس طرح سے ساحل اصلی دھرم کا نظرون سے محجوب کیا گیا غرض جو کچھ پورانون مین لکھا ہے اوسکو عقل دوراندیش ہرگز تسلیم نہین کر سکتی بلکہ پراچین پستکون سے ان مین فرق زمین و آسمان کا پایا جاتا ہے - اگرچہ ایک زمانہ اسی جہالت کی حالت مین گذر چکا ہے مگر سماجون کی برکت سے کچھ کچھ اس آریہ ورت باشیون کے خیالات مین طاقت دھرم اصلی کی پہچان کی ہو چلی ہے اور یہ سامان تمیز حالت اصلی کا جنکی کوشش و جانفشانی و نیک نیتی و صفائی باطن سے بہم پہنچا ہے اظہر من الشمس ہے - محتاج بیان نہین ہے اور اون کی حق شناسی کی تعریف مین عاقبت اندیش متفق رای اور ثناخوان ہین جنھون نے ویدون کی مطالب کو عام پر ظاہر کیا اور حق و باطل کی تمیز کا جوش آریہ ورت باشیون کے مغز مین از سر نو پیدا کر دیا بلکہ موروثی جوہر از دست رفتہ پر قابض و مختار بنا دیا اب صرف کوشش و فکر ہی درکار ہے - اگر قدم ہمت ارباب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تحقیق کا اسی طرح طریق راستی مین آگے بڑھتا چلا جائے تو لابد حق شناسی کی پچھلے سے دن آریہ ورت باشیون کو پھر نصیب ہو سکتی ہین اور وہ چشمہ راستی کا جو ایک زمانہ ناہنجار یعنی مجادلہ و مقاتلہ ہنگامہ مہابھارت کی بعد سے رفتہ رفتہ خاشاک ضلالت سے بے نام و نشان ہوگیا تھا اب پھر اوسی چشمہ کی امرت روپی دھارون سے اِس سرزمین کو وہی سیرابی و شادابی حاصل ہونی شروع ہوئی ہے اور سوارتھیون کی ناحق اندیشی کا بار غور و فکر سے بتدریج سر سے دور ہو سکتا ہے - اکثر ارباب دانش خیال کرتے ہین کہ گنگا جی کی پرستش سے مآل کار نجات عقبیٰ کس طرح ہو سکتی ہے اور اسقدر بزرگی مین سبقت کل دریاے روے زمین سے ہونیکی کیا وجہ ہے - حالانکہ ہندوستان مین اٹک و برہمپتر دریا طول مین گنگا جی سے کہین زیادہ ہین اور مسیسپی جو اوتر امریکہ مین واقع ہے روئے زمین کی ندیون سے وسعت اور طول مین بہت بڑی ہے اور جس کے وسیع دہانہ سے دو سو میل تک سمندر کا پانی شیرین رہتا ہے اور کل دریاؤن کی حالت مساوی ہے کیونکہ سب کا مخرج پہاڑون سے ہے اور جسطرف زمین کا ڈھال ہے اوسی طرف کو پانی کا بہاؤ ہوکر سمندر مین جا ملتے ہین پس اگر گنگا مثل دوسرے دریاؤن کے پہاڑ سے نکلکر سمندر مین ملنے والی ہوتی تو ہندوؤن مین اوسکی عظمت و شان اسقدر نہوتی کہ پرمیشور کو بھولکر دنیا و عقبیٰ کی خواہش گنگا کے اشنان پر منحصر ہو جاتی - پورانون مین پرستش کی معاملہ مین حیوانات و نباتات و جمادات مین سے کسی کو نہین چھوڑا جنکی پرستش سے نجات یقینی نہ سمجھتے ہون - علم فلاسفہ کی گم ہونے سے قدم قدم پر پرستش گاہ مقرر ہو گئی - کسی چشمہ کا پانی گرم دریافت ہوا اوسی کی ایک پستک بہ حکایت دلچسپ تصنیف ہوگئی اور اوسی کی اشنان سے تمام عمر کے گناہون سے نجات ہو جانیکا فتویٰ دیدیا گیا - نہانا تو ایک سبب اسباب تندرستی اور نفاست جسم کی ہے خواہ گنگا جل ہو یا کسی کنوئے یا چشمہ کا پانی کیونکہ بھگوان منو جی نے پانچوین ادھیاے کے (۱۰۹) اشلوک مین یہ لکھا ہے کہ "شریر جل سے من ست سے جیو آتما ودیا اور تپ سے اور بدھ گیان سے شدھ ہوتی ہے" لیکن شریر شدھی کے مقابلہ مین دل کی صفائی لازمی ہے کیونکہ وہی سرب اوتم اور پرمیشور پراپت کا ایک سادھن ہے - غرض پورانون کی تصنیفات سے طریقہ درس و تدریس علوم کا مفقود ہوگیا اور تمام چشمہ ہای علوم کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خاک نفسانیت نے چھپا دیا اور موجدان علم کی کوشش و فکر کو اسطرحسب کھویا کہ کہیں پتہ و نشان بھی چلنے کو باقی نرکھا بلکہ عالمون کی بزرگی کو خاک مین ملا دیا۔ جن ملکون مین باعتبار زمانہ بمقابلہ آریہ ورت کی تھوڑے عرصہ سے علم کی چرچا ہوئی وہان کی تواریخ سے کیسا کچھ پتہ وہان کے اولوالعزمونکا صحیح و درست ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک کا حال مفصل دریافت ہو سکتا ہے مگر آریہ ورت کی موجدان علوم و فنون کی قدر بوجہ بیانات دور از خیال کے ان پورانکون نے ایسی گھٹائی کہ بلا شک دوسری ملک کی لوگ بنظر تحقیر دیکھتے ہین۔ جیسے اگست منی کہ ایک چلو مین سمندر کے پانی کو لیکر آچمن کر گئے اور بعدہ پیشاب ہی سمندر کے پانی کو بدبو تو پورا کر دیا۔ جب ہی سمندر کا پانی کھاری ہو گیا اور یہی وجہ سمندر کے کھاری ہونے کی لکھی ہے اور زیادہ زور اس بات پر دیا گیا کہ پیشاب سے کبھی شوریت دور نہین ہو سکتی پس سمندر کا پانی شور ہے اور سمندر کی وسعت اور اوس کے مکعب پانی کا وزن اور شکم کی وسعت کا کچھ بھی اندازہ نکیا حالانکہ سمندر کی شوریت کا اصلی سبب یہہ ہے کہ پانی زمین کے نیچے اور اوپر کی سطح پر مٹی اور پہاڑون مین سے ہو کر بہتا ہے تو اوس مین بہت سی چیزین نمک و گندھک وغیرہ کی ملجاتی ہین ان چیزون کے ساتھ ملا ہوا پانی سمندر مین جاتا ہے اور ان سب چیزون کی سبب سے کھاری ہو جاتا ہے۔ سمندر مین تو نمک وغیرہ سے ملا ہوا پانی جاتا ہے لیکن جب پانی کی بھاپ سمندر سے اوٹھتی ہے تب صاف پانی بھاپ بنتا ہے اور نمک وغیرہ سمندر مین رہجاتا ہے پھر یہہ بھاپ پانی ہو کر جب برستی ہے تب وہ پانی اور چیزون کے ساتھ ملکر پھر سمندر مین آتا ہے اسطرح سے نمک وغیرہ کا زیادہ حصہ سمندر مین روز بروز آتا رہتا ہے اور زمین کا قطر سات ہزار نوسو بارہ میل ۷۹۱۲ و محیط چوبیس ہزار میل ۲۴۰۰۰ اور اس کے رقبہ مربع میل مین تین حصہ سے زیادہ پانی جسکو سمندر کہتے ہین اور ایک حصہ سے کچھ کم جسکو بر اعظم کہتے ہین خشکی ہے پس سمندر کا رقبہ تین کروڑ چھپن لاکھ چار ہزار میل مربع ہے ۳۵۶۰۴۰۰۰ اور گہرائی سمندر کی زیادہ سے زیادہ تین میل ہے۔ آپ اسقدر پانی سمندر کا چلو مین آجانا اور پی جانیوالے کے شکم مین گنجایش کرنا ناظرین کے قیاس پر چھوڑا جاتا ہے کہ اس قسم کے شاعرون خود غرضون نے کہان تک عقل و علم سے کام لیا۔ غرض ایسی صدہا حکایات دربع کتب خارجیہ کردی ہین کہ جن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صدق ہوتے ہین سرمو فرق نہین سمجھتے - ایسے خیالات باطلہ جس ملک کی رعایا اور والیان ملک
اور سرداروں مین کوٹ کوٹ کر بھرے جاوین اوس ملک کی حالت کا آل کار کیا ہو ویگا؟ اور کہان
تک جہالت کا زور ہوسکے اسکا تصور انسان کی فکر سے محال ہے - سری مت بھاگوت مین لکھا ہے
کہ جمنا سے گنگا پانچہزار برس پیچھے جاری ہوئی اور پہلے اسکے گنگا جی کا باس مہادیو کی جٹا مین تھا
راجہ سگر نے اسمید جگ کی تیاری مین گھوڑا چھوڑا اوس کے پیچھے فوج بہ سرداری ساٹھ ہزار فرزندون کے
کہ جو ایک رانی سے پیدا ہوے روانہ کیئے گئے - جب اوتراکھنڈ مین یعنی الہ آباد کے جانب شمال وہ گھوڑا
چلتے چلتے جا پہونچا وہان پر کپل منی کی کٹی تھی اوس میدان مین گھوڑا اسکی نظرون سے غایب ہوگیا
شاہزادون نے کپل منی پر الزام چوری کرنے اوس گھوڑے کا لگایا مہاراج نے اونکی سخت کلامی سے
شراپ دیدیا جس سے ساری فوج و شاہزادے پتھر ہوکر خاک مین مل گئے - جب راجہ سگر کو کچھ خبر گھوڑے
کی نملی اوسکی تلاش کے واسطے دوسرے شاہزادہ کو جو ایک رانی سے بھی اکلوتا بیٹا تھا روانہ کیا وہ کھوج
لگاتے لگاتے مہاراج کے اشرم تک پہونچا اوس زمانہ مین فی الحقیقت مہاراج موصوف یکتاے زمان
اور افضل الفضلاء اکمل الکملا تھے اونکی عظمت و شان کو اپنے علم اور عقل سے دریافت کر کے گرویدہ
ہوا اور مقصد دلی کو ظاہر کیا مہاراج دیالو ہوے اور اون کے کرم و فضل سے گھوڑا مل گیا او حکم دیا کہ
اگر اس میدان مین گنگا جی بہنے لگے تو اوس کے پربھاؤ سے تمہارے بھائیون کی مکتی ہوجاویگی
غرض وہ شاہزادہ اوسوقت اوسی کام مین مصروف ہوا اور جگ کے انجام مین امداد کامل دی لیکن اسکو
خیال اپنے بھائیون کی مکتی کا ہر وقت دلمین قایم رہا بہت کچھ فکر کی کوئی نتیجہ ظہور مین نہ آیا بلکہ
اوس راجہ کی خاندان مین جو راجہ تخت نشین ہوا سب نے مہادیو جی کی تپشیا کی مگر کسیکو کامیابی حاصل
نہوئی چوتھی پشت مین راجہ بھاگیرتھ پیدا ہوے اونکی تپشیا بارگاہ مہادیو جی مین کہ جو اوسوقت ہمالیہ
پہاڑ پر جلوہ گر تھے مقبول ہوئی چنانچہ مہادیو جی نے اپنی جٹا کھولدی اور گنگا جی کو رخصت کیا
راجہ بھاگیرت نہایت محظوظ ہوے اور رتھ کو خوشی کے نشہ مین وہان سے دوڑاتے ہوے
الہ آباد مین جا پہونچے اور گنگا جی اوس رتھ کی دونون پہیون کی لکیر مین ساتھ ساتھ پیچھے سے بہتی چلی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اونتراکھنڈ کے میدان مین جمنا سے جا ملی اور اوس جگہہ کے ملنے کا نام پریاگ ہوا - واقعی پریاگ شبد کے معنے اس ملاپ پر نہایت موزون ہین پریاگ شبد مین پر او پسرگ ہو اور تیج دھاتو ہے جسکے معنے (دان) سنگتی کرنا (دیو پوجا) چنانچہ لائی ہوئی نہر کے پانی کی سنگتی یعنی ملاپ خود روان دریا جمنا سی ہوگیا - کیونکہ دونون بڑے بڑے دریا ایک دوسرے سے ملے اگرچہ اتک دریا مین ستلج یا جمنا مین چمبل وکین وغیرہ بڑے بڑے دریا ملے ہین مگر کسی مقامات کی ملنے کا نام پریاگ نامزد نہین ہے اوسکی وجہ یہہ ثابت ہوتی ہے کہ خود روان دریا جو قبل پیدایش نوع انسان جو ہین ملے اور اوسکی جای ملاپ سی دور یا قریب آبادی قایم ہوئی اور وہ جاے ملاپ اوسی آبادی کی نام سے مشہور ہوئی جمنا مین گنگا کا الحاق بڑی دولت خرچ کرنے اور فکر سے ظہور مین آیا اِس سبب سی راجہ بھاگیرت نے پریاگ نام اِس مقام کا بامعنی رکھا - یعنی کُل دریا آریہ ورت سے جو جسمین ملی ہین یہہ ملاپ جملہ مقامات سی بہت بڑا ہے اور بعد کامیابی مقصد دلی اپنے کے اِس کام کے انجام دینے والونکو انعام تقسیم کیا اور وقت انعقاد اِس جلسہ کی حاضرین محتاج و غربا اور ہون یگ کرانے والے آچارجون کو دان یعنی داد و دہش سی مستغنی کر دیا اور دیو یعنی پرمیشور کی پوجا وید انکول جو آغاز کام کے پہلے اور بعد حصول مقصد دلی کے لابدی ہے انیک پرارتھنا سے بجالائے اِس جگہہ اوس تفصیل کی ساتھ جو بیان کیا گیا تینون معنی لفظ پریاگ کے جائے پریاگ پر مہاراجہ بھاگیرتھ کے پورشارتھ سے بخوبی ظاہر ہوتے ہین اور موزون پائے جاتے ہین گرگ سنگتا مین لکھا ہے کہ ایک وقت نارد رشی چلتے چلتے کیلاش یعنی ہمالیہ پہاڑ کی ایک بستی مین پہونچے اور وہان کے جملہ باشندگان کا انگ بھنگ دیکھ متعجب ہوکر مستفسر ہوئے تب اوس بستی کی باشندون نے کہا کہ ہم لوگ راگ ہین اور برھما کے پوتر نارد کو راگ کے گانے کا بہت شوق ہے اور چونکہ اوس کا اِس ودیا مین کوئی گرو نہین اِس لیئے اوسکو راگ کے گانیکا کچھہ بھی طریقہ معلوم نہین ہے اور وقت بیوقت گاتا ہے اور ہم اوسکے پاس جاتے ہین لیکن اوسکو جو سُرون کے ساتھ گانا نہین آتا ہے اِسلیئے سُر کے ٹوٹ جانے سے ہم لوگ زمین پر گر پڑتے ہین اور زمین پر گر پڑنے کے صدمہ سے ہمارا کوئی نہ کوئی انگ ٹوٹ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جاتا ہے اِس سبب سے ہم لوگ انگ بھنگ ہوگئے ہین یہہ سُنکر نارد بہت نادم ہوے اور اپنی کم ہنری
کا افسوس کر کے کہنے لگے کہ بھائیو برھما کا بیٹا نارد تو مین ہی ہون اب تم کرپا کر کے گانیکا طریقہ مجھکو
بتاؤ کہ جس سے مین اس ہُنر مین لایق و فایق ہوجاؤن اور میرے پچھلے قصورون کو معاف کرو یہہ سُنکر
اون بستی کے باشندون یعنی راگون نے کہا کہ اس ہُنر کا پورا جاننے والا سواے مہادیو کے اور کوئی نہین
ہے تم اون کے پاس جا کر اس ہُنر کو سیکھو اور کمال حاصل کرو تب نارد مُنی مہادیو کے پاس آئے
اور نویدن کر کے کہا کہ مہاراج مجکو گان ودّیا کا اوپدیش کرو تب مہادیو جی نے کہا کہ ایک آدمی کو
نہین اوپدیش کرتا ہون اور نہ گا کر سُناتا ہون جب سب دیوتا آوینگے تب گا کر سُناؤن گا۔ اور
اوپدیش بھی کرون گا یہہ سُنکر نارد رشی سب دیوتاؤن کے پاس گئے اور برھما وشنو اور اندر وغیرہ
دیوتاؤن کو لیکر مہادیو کے پاس آئے اور کہا کہ اب مین نے سب دیوتا جمع کر لئے ہین اب گا کر سُناؤ
اور اوپدیش کرو۔ جب مجلس دیوتاؤن سے آراستہ ہوئی تو پہلے گندھرپ گانے لگے اور اپسرا ناچنے
لگین اون کا گانا سُنکر مہادیو جی خوش ہو کر آپ بھی گانے لگے چنانچہ سب دیوتا آنند ہوئے اور وشنو
ایسے آنند ہوئے کہ سارا شریر اون کا پگھلکر پانی ہوگیا اور بہہ چلا اوسکو برھم درب کہتے ہین تب اوس
پانی کو مہادیو جی نے دونون ہاتھون کے چُلوؤن سے لیکر اپنی جٹاؤن مین رکھ لیا بہت مُدت
کے بعد بھاگیرت راجہ نے مہادیو کی تپسیا کر کے اوس برھم درب کو یعنی وشنو کا شریر گھلکر جو پانی ہوگیا
تھا مانگا جسکو گنگا کہتے ہین۔ اور شیو پوران کے مطابق سوار تھی لوگ اوپدیش کرتے ہین کہ پاربتی
ہماچل پہاڑ کی بیٹی اور گنگا جو مہادیو جی کے سر کی جٹا مین اپنا باس رکھتی تھی یہہ دو استریان مہادیو
جی کی ہین اسی سبب سے گنگا جل کو ہم لوگ مہادیو کی استری سمجھکر مہادیو کی مورتی پر چڑھاتے ہین یعنی
باہمی ملاپ بچھڑے ہوؤن مین کرا دین جس سے ذریعہ ثواب عظیم کا خیال کرتے ہین اور اسی سبب سے گنگا جی
کو گنگا ماتا کہنے لگے۔ اب جاے غور ہے کہ جیسا نارد مُنی گانے کے شایق اور گانا اون کا آٹھوان جام تھا اور
راگ یعنی باشندے اوس بستی کے اون کے پاس ہمیشہ حاضر رہتے تھے لیکن تعجب ہے کہ جب نارد اونکی
بستی مین پہونچے اور اُنھون سے ملے تو کسی ایک نے بھی اون کو نہ پہچانا۔ علم موسیقی کی اشارون و کنایون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو چھوڑ کر اس واقع کے وقوع و نفس مطلب پر کہا جا سکتا ہے کہ راگ ایک جملہ یا مضمون کا نام ہوتا ہے
جیسے غزل رباعی ریختہ بھجن وغیرہ جو پڑھنے و گانے مین آتا ہے تو کیا انکا کوئی موضع و قصبہ آباد
ہو سکتا ہے اور کیا یہہ مجسّم ہو سکتے ہین جو گانیوالیکو خود بعض طعن کرین اور اپنی رای دین اور گانے
والے کے ہمسر ہون مگر گانے کے سننے سے جو ایک کیفیت طاری ہو جاتی ہے اوس سے دلکو حظ ہوتا ہے
او ر بدن پھولا نہین سماتا اور خوشی کی حالت مین ایک عالم محو و سکوت مین بیحواس ہو جاتا ہے نہ کہ
تمام جسم سننے والیکا پانی ہو کر بہہ چلے اور درب رقیق اشیاؤن کا نام ہے مثل تیل دودھ وغیرہ اور
بعض منجمد اشیا بھی آگ کی گرمی سے بصورت درب متشکل ہو جاتی ہین۔ تو وشنو کو جسکی ایک صفت
الوپم یعنی بے نظیر ہے رقیق یا منجمد اشیاؤن سے کیا نظیر یا نسبت ہو سکتی ہے۔ علم سائنس کا بھی خاک
اچھا اوڑایا گیا ہے۔ وشنو و مہادیو بخیال تذکیر و تانیث مذکر بجامۂ انسانی مطابق تحریر پورانون کے
ہین اور یہی وشنو پانی ہو کر مہادیو جی کی جٹا مین باس کر بنگئی اور پھر مہادیو جی نے اوسکو اپنی زوجہ
بنایا مگر جب ایک پرش دوسرے پرش کو بخیال خود مونث تصور کرے یا حق سمجھ لیوے تو ملزم جرم ناگفتہ
کا ہوتا ہے افسوس افسوس پورانون کی حکایات کے نتیجہ نے مہادیو یعنی پرمیشور جگدیشور کو مرتکب
فعل شنیعہ کا بنا دیا پورانون کی تعلیم سے ہم لوگون کو کیا ہی اچھی حق شناسی حاصل ہوئی کہ اوس پاک تر
نراکار سچدانند سروبیاپک و سرشٹ کرتا کو مخلوقات مین سے ایک شخص رذیل کے مقابل بدی و نا سزاوار
کے الزام سے بٹہ لگا دیا۔ وشنو کو درب اور اوسی درب یعنی وشنو کو مہادیو کی زوجیت مین ہونا مثل
حکایات خیالی الف لیلہ کے کیسا کچھ خیال باطل و نادانی کا طریقہ ہے۔ کون صاحب عقل اس افسانۂ بیہودہ
و لغو کو باعث نجات کا سمجھیگا اور ایسے دام توہمات مین پھنسکر روح کے گیان اور قوت کو زایل کریگا
کیونکہ یہہ حکایتین مہادیو کو کہ اوسکی ذات نردوشی اور مبرا ہے کیسے الزام و لوث مین ملوث کرتی ہین
جای غور ہے کہ اب یہہ پوران ہم لوگون کو کُفر کے راستے بتلاتے ہین یا موجب نجات نوع انسان کے
ہو سکتے ہین ؟۔ بلاشک ایسی کُتب جادۂ طریقت و مرحلۂ معرفت سے کوسون دور ہین بلکہ گمراہی
رذالت مین مبتلا کرتی ہین۔ سوارتھیون نے دھن کمانیکے لیے ہم لوگون کو نپٹ لنڈھا بنا دیا کہ اوس پوتر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انتریامی کو ہم یوگ کے درجہ کا ناپاک ونشٹ گیان والا تصور کرکے اوس سے مکتی پد کی آرزو رکھتے ہین اور یہہ خیال نہین کرتے کہ یہی خیالات باطلہ باعث گھور نرک ہمارے کے ہوویں گے قصہ مختصر حالت گنگا جی کی کوہ ہمالہ یعنی مخرج سے ہردوار تک جسکا فاصلہ قریب ایکسو اسّی ۱۸۰ میل ہے اور مثل دیگر دریاؤن روے زمین کے بلا کم وکاست یکسان پائی جاتی ہے اور ہردوار سے پریاگ تک دوسری صورت ہے جو کسی دریاے خود روان سے مطابقت نہین رکھتی اور جسکا فاصلہ چارسو پچانوے ۴۹۵ میل کا ہے۔ غرض اس کتھا کے نتیجہ واصلیت کو اگر بفکر وغور علم انجنیری کے قیاس سے دیکھا جاے تو کیا خوب نتیجہ دقیق ودرست نکلتا ہے کہ جسکو عقل مصلحت سنج وہر فرد بشر ریاضی وجغرافیہ دان قبول کر سکتا ہے اور باطمینان اوسی کے مقابل مثال سے سمجھا سکتا ہے چشمہ جمنا کا گنگا سے پہلے بہنا قرین قیاس بلکہ درست وصحیح معلوم ہوتا ہے صرف یہی اعتراض ہو سکتا ہے کہ رام گنگا جو شمالی جانب سے گنگا مین ملتی ہے یہہ ندیان اوس حالت مین کہ جب گنگا کا نام ونشان نتھا اوسوقت یہہ دریا کس مین ملتے ہونگے بہرحال یہہ دریا ضلع اٹاوہ مین جمنا سے ملتا ہوگا اور گنگا جی کے جاری ہونے سے پانی رام گنگا وغیرہ کا گنگا مین مل گیا اور مقام ملنی گنگا سے جاے ملنی جمنا تک کی زمانہ دراز نے مٹادی یعنی اوس زمین کو ہموار کر دیا کیونکہ ایام بارش مین پانی کا بہاؤ اونچی زمین کو حالت نشیب مین اور نیچی زمین کو ہموار کرتا رہتا ہے۔ اِسکی تصدیق بہت سے نالاب زمانہ گذشتہ کے جنکا اب بھی کچھ نشان پایا جاتا ہے کرتے ہین۔ اب گنگا کے خود بخود روان نہونے مین مثل دریاے سندھ ونربدا وسرجو وجمنا وغیرہ کی بھی ندیان اپنی اصلی حالت موجودہ ہی اچھی طرح فرق دکھلاتی ہین اور شہادت گنگا کی خود بخود روان نہونیکی دے رہی ہین کیونکہ یہی ندیان بالکل ندیان روے زمین کی جو خود بخود روان ہین اون مین کنجین صدہا جگہہ پائی جاتی ہین۔ ایک یہی دریاے جمنا جو گنگا کے مقابل قریب مین بہتا ہے دیکھا جاوے تو تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر میلون کی مسافت سی کنجین پائی جاتی ہین اور ایک طرف کا کنارہ یعنی جنوبی کنارہ بلند

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پایا جاتا ہے اور یہہ بات قدرتی دریاؤن مین زمین کی گولائی اور پانی کے بہاؤ کیوجہ سے
بالضرور ہونی چاہیئے - مگر گنگا مین نہ کہین پیچ ہے اور نہ ایک طرف کا کنارہ زمین کا بحالت
بلندی چلا گیا ہے اور گنگا کے پانی کی رفتار بہی خودروان دریاؤن سے بہت کم ہے اور
ڈہلوان بہی بحساب اوسط فیصدی نہایت ہی کم ہے اور انہین چار باتون کا فرق نہر کہدی ہوئی
اور خودروان دریا مین ہوتا ہے - بقاعدۂ انجنیری البتہ گنگا مین ڈہلوان کے نتیجہ سے کہیں
کسی جگہہ گھماؤ بجائے کنجون کے دیکھنے مین آتا ہے اور مطابق نہر کے جو مقام ہردوار
سے اس عہد امن وامان دولتِ انگلشیہ کے چشمۂ فیض سے سرزمین ضلع کانپور تک نکالی گئی
اور گنگا مین ملائی گئی بظاہر ڈہلوان فیصدی اس نہر و گنگا کے قریب قریب پائی جاتی ہے -
حالانکہ گنگا کو جاری ہوئے ہزارون برس کا زمانہ گذر چکا ہے مگر متقدمین کے علم انجنیری
و ڈہلوان کے کام کی کوشش پر قیاس کرنا چاہیئے کہ نہر ہردوار کی کہودی ہوئی اور گنگا کی جاری
ہوئے زمانہ پر غور کیا جاوے اور اوسکے ساتھ ہی اس کا بہی خیال کرنا ضروری ہے کہ گنگا کی نہر
مین دونون طرف کی مٹی کا کنارہ نیست و نابود ہو گیا اور دونون کنارون کے پانی کی روک
جاتی رہی تاہم ڈہلوان کے نتیجہ سے باوصف گذرنے کسقدر مدت کی نہر ہردوار کے ڈہلوان سے ہم پلہ
ہے اور رام گنگا وغیرہ ندیون کو جو جمنا مین ملنے والی تہین ڈہلوان کے نتیجہ سے حالت عمودی
کو منقطع کر کے گنگا مین ضلع بداؤن مین ملا دیا - مطابق پورانون کے جو راجہ سگر کے خاندان
مین حسب ایماء کپل منی کے میدان اوترا کھنڈ مین پانی لانیکی ضرورت مقدم سمجھتے رہے اور
اپنے اپنے عہد مین مہادیو کی تپشیا مین مصروف رہے آخر اُس خاندان کے راجہ بھاگیرتھ کی
تپشیا پوری ہوئی - اب غور کا مقام ہے کہ تپشیا جو کہ محنت کہاتی ہے وہ کسی چیز کے حصول
کو کیجاتی ہے لیکن یہہ بات صریح ظاہر ہے کہ کوئی علم سوائے وید کے ابتدای پیدائش سے جو ذریعہ
اور مخزن جملہ علوم کا ہے ایجاد نہین ہوا اور صدہا میلون تک بغیر ڈہلوان کرنیکے پانی کی روانگی
غیر ممکن ہوتی ہے - پس اس خاندان کے راجہ علم ہندسہ اور ریاضی کی ایجاد مین کوشش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرتے رہے اور اپنا اپنا تجربہ ایک دوسرے پر چھوڑتے گئے - مہاراجہ بھاگیرتھ نے اپنے ماسبق بزرگوں
کے تجربے اور اپنی کوشش وجانفشانی سے علم ریاضی وہندسہ مین کمال حاصل کیا اور یہی
تھیا اس خاندان کے راجاؤن کی تھی جنھون نے علم ہندسہ وریاضی کو ایجاد کیا اور اصول
پیمایش مین کلّی مہارت حاصل کر کے کوہ شوالک کو کاٹ کر مقام ہردوار سے پریاگ تک لیول
کے نتیجہ سے نہر کھود کر جمنا مین ملادی اور کوندی مین لکھا ہے کہ गंगायमुना उपासते
یعنی گنگا جمنا سے ملتی ہوئی - اب یہ ثبوت بھی کافی ہے کہ گنگا جمنا مین ملائی گئی نہ کہ جمنا
گنگا سے ملتی ہے اور اس مصنف کتاب کے زمانہ مین جسکو گیارہ بارہ سو برس کا زمانہ قرار دیا
جاتا ہے اوسوقت کے لوگ بہرحال گنگاجی کو مثل نہر کے تصور کرتے ہونگے نہ کہ مثل زمانہ
حال کے پرستش ونجات کا دریا سمجھتے ہونگے اور کاشی ومرزاپور وپٹنہ وغیرہ شہرون کو بخلاف
زمانہ حال سب جمنا پکارتے ہونگے اور پریاگ سے آگے جمنا وگنگا ایک ہوکر مثل جمنا کی
بہتی ہے کیونکہ ویسی ہی گنجین ہین اور لیول کا وہی حساب پندرہ سولہ فیٹ فیصدی مطابق
جمنا اور بخلاف گنگا پایا جاتا ہے اور ایک طرف کا کنارہ خوبی بدستور بلندی پر ہے تو اس
حالت کے مشاہدہ سے جمنا مین گنگا کا الحاق اچھی طرح شک وشبہہ کو رفع کرتا ہے محققین
جیالوجیکل کی تصنیفات سے ثابت ہے کہ ہمالہ وشوالک کے درمیان یعنی زمین ضلع دیرہ دون
مین جھیل واقع تھی اور چشمہ جمنا وگنگا کا اسی جھیل مین گرتا ہوگا اور شوالک پہاڑ جو ہمالیہ سے
جنوب مین ہے اور بحالت قوس پھیلا ہوا دونون کنارے شرقی وغربی کو ہمالیہ سے ملحق کرتا ہے
اس جھیل کے پانی روکنے کا باعث قدرتی تھا پہاڑون کی کیفیت سے ظاہر ہے کہ پہلے زمین
مین آتشی مادّہ پر جلتا رہا اور اوسی مادّہ سے جس جگہہ زمین کی مٹّی بلند ہوگئی اور رفتہ رفتہ
آتشی مادّہ فرو ہوا بعد مین وہی بلندی زمین کی اوسی جگہہ پر قایم رہی جسکو پہاڑ کے نام
سے پکارتے ہین اور اوسکو اچھی طرح بہ دلایل قاطعہ بھمار یورپین نے ثابت کردیا ہے
پہلے اوس جھیل نے کوہ شوالک کو اوسی جانب کہ جس جانب چشمہ جمنا کا جاری ہے توڑا ہوگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور پانی جمنا کا شوالک پہاڑ کی پار ہو کر بحالت جملہ دریا ے روے زمین کی ڈھالو زمین مین
بہکر خلیج بنگالہ مین سمندر سے جاملا اور شرقی کنارہ کوہ شوالک کا بدستور ہمالیہ سے ملا رہا
اور گنگا کا چشمہ بدستور اسی جھیل مین جاری رہا اس صورت سے بہر حال گنگا کا اوترا کھنڈ
مین قبل عہد مہاراجہ بھاگیرتھ کے نام ونشان بھی پایا نہین جاتا اور جمنا کا اجرا پہلے ہی
از روے پورانون کے پایہ ثبوت کو پہونچتا ہے - بعدہ مین شوالک پہاڑ کے شرقی کنارہ سے
پریاگ تک راجہ بھاگیرتھ نے نہر کا نقشہ جمایا اور نہر کھدا کر چشمہ گنگا کو نہر مین لے لیا
اور جسکو گنگا ہی کے نام سے نامزد کیا جو پہلے سے ہمالیہ پہاڑ مین بنام گنگا پکارا جاتا تھا
قایم رکھا - ظاہر ہے کہ عین چشمہ سے نہر نکالی جاویگی وہ نہر بھی اوسی کے نام سے مشہور
کیجاویگی جسوقت ہردوار سے مسٹر کرنیل کاٹلی صاحب نے ۸ اپریل ۱۸۵۴ع کو بعد کھدائی
ہوجانے کے پانی گنگا کا چھوڑوایا تھا کیسا جلسہ خوشی کا منعقد ہوا تھا - اور اکثر پنڈت
صاحب کہتے تھے کہ گنگا کا پانی نہر مین جانا ہرگز قبول نکریگا - عجب نہین کہ اسی طرح راجہ بھاگیرتھ
نے قبل چھوڑوانے پانی گنگا کے ایک جانب کی پہاڑی پر ڈاک قایم کردی ہو اور وقت
چھوٹنے پانی کے روانہ ہوے ہون مہرپانی گنگا کا پیچھے رتھ کے لیتا ہوا مقام اوترا کھنڈ
جمنا مین بذریعہ کھودی ہوئی نہر کے ملگیا اور جسجگہہ جمنا مین گنگا ملی ہے اوس جگہہ خیال
کرنے سے غیر عمودی حالت بہی گنگا کی پائی جاتی ہے - پس ملونی کی جگہہ پر قیام راجہ بھاگیرتھ
کا اور جلسہ خوشی کا قایم ہوکر تقسیم انعام ہوا ہوگا اور اوسی جا ے قیام کو پریاگ نام اوسی راجہ نے
منسوب کیا ہوگا - اب منبع کی طرف یعنی مقام ہردوار پر نظر کیجاوے تو ظاہر ہے کہ شرقی
کنارہ کوہ شوالک کا جواب ہیم گوڑے کے نام سے مشہور ہے اسی جگہہ کے کٹوانے سے
نہر کا دہانہ قایم ہوا اس مقام پر شوالک پہاڑ کی چوڑائی کو مہاراجہ بھاگیرتھ نے بالکل کٹوادیا
اور جسقدر غربی کنارہ جانب آبادی ہردوار شوالک پہاڑ کا اونچائی وچوڑائی مین قایم ہے اسیطرح دوسری جانب یعنی مشرقی
کنارہ گنگا پر شوالک پہاڑ اونچائی وچوڑائی مین موجود ہے اور بدستور سابق اصلی ہے جسکا سلسلہ ہمالیہ پہاڑ سے ملا ہوا چلا گیا اور اوس ناکہ گنگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام ہردوار مہاراجہ بھاگیرتھ نے رکھا کیونکہ ایسے دہانہ کا نامزد نکرنا ایسے اولوالعزمون
سے دور از خیال ہے اور چونکہ ایسے مہاراجہ فاضل و عالم وقت نام کبھی ایسے موقع کا بالفاظ
مہمل نہین رکھتے - چنانچہ ھر کے معنے بندر کے ہین تو یہہ دہانہ (بندرون کا دروازہ)
اپنے معنے بتلاتا ہے - پہاڑ مین اکثر دیگر مقامات سے بندر بکثرت رہتے ہین علاوہ اسکے
ہمالیہ پہاڑ کے باشندگان کا جسم سفید و سُرخ بلکہ چہرہ کا رنگ زیادہ تر سُرخی مایل ہوتا ہے
تو یہہ بھی معنی ھردوار کے پیدا ہو سکتے ہین کہ (مثل بندرون کے سُرخ چہرہ والون کا
دروازہ) پس اس معنی سے دونون معنیونکی وجہ تسمیہ اور علامات کا نام و نشان ہمالیہ پہاڑ
مین اب تک پایا جاتا ہے اور ھر کے معنے سوی کار کرنا لینے و قبول کرنے کے بھی ہین
تو ظاہر ہے کہ دہانہ شوالک سے کھودی ہوئی نہر مین پانی گنگا کا لیلیا گیا - یہہ معنی بھی
نہایت موزون پائے جاتی ہین اور ھر کے معنے بشن کے بھی ہین لیکن سوارتھی لوگ
ھمالیہ پہاڑ پر مسکن بشن کا بتلاتے ہین اور بشن کے معنے رازق و پرورش کرنیوالا چونکہ
پرمیشور کے ہزارون نام اسماء صفاتی مین سے بشن نام پرمیشور کا ھے مگر پرمیشور ایک
دیشی نہین ہے وہ تو سروبیاپک ھے تو ھر کے معنے بشن کے ایسے موقع یعنی جہاں مخصوص
پر کسی طرح گھٹ نہین سکتے - ھردوار کا دہانہ اونچائی مین سمندر کی سطح سے ایک ہزار چوبیس
فیٹ ھے - اسقدر اونچائی سے پانی گنگا کا کاٹ کر کھدائی ہوئی نہر مین جو مہاراجہ بھاگیرتھ
کے پور شارتھ سے لیا گیا تو سوارتھیون نے اس دہانہ کی اونچائی کو مہادیو جی کے
سر کے بال اور جھیل کو جسمین پہلے چشمۂ گنگا کا پانی گرتا تھا برھم درپ لکھدیا اور اسقدر
اونچائی کو کاٹنے سے چشمۂ گنگا جمنا مین ملنے سے سوارتھیون نے مہادیو جگدیشور کے
سر کی جٹا سے نسبت دیدی یہہ نہ سوچے کہ پرمیشور کا شریر کیا اسیقدر فٹ کی بلندی رکھ
سکتا ھے ؟ فی الحقیقت سوارتھیون کی بلند نظری اسیقدر کام کر سکتی ہے اور بہرحال دام
جہالت کے پھنسانے مین موثر ہوتی ہے وسعت اس جھیل کی ھردوار یعنی دہانہ کوہ شوالک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے رام پور منڈی یعنی جمناپار کوہ شوالک تک ۶۰ میل طول مین پورب پچھم اور جنوبی سمت
مقامات آسارو ڑی ڈہلی وغیرہ سے کچھ پرے کوہ شوالک سے کوہ منصوری یعنی سلسلہ کوہ
ہمالیہ تک بحساب اوسط بیس میل عرض ہے پس بارہ سو ۱۲۰۰ میل مربع جسکو دون کہتے ہین
بشکل بالائی سطح کشتی کے واقع تھی اُسکو مہادیوجی کے چاند یعنی سر کی سطح قرار دیا کہ جسمین
پانی چشمہ گنگا کا تا کھُدانے دہانہ کوہ شوالک مقام ہردوار سری مہاراجہ بھاگیرتھ جی کے
گزرتا رہا - اب ناظرین بچشم انصاف مہادیوجی کے سر و سر کی سطح پر خیال کرین کہ کیا معاملہ تھا
اور خودغرضون نے کیسی کیسی من گھڑت کہانیان فن شاعری مین قلمبند کی ہین -
فی الحقیقت شاعرون نے اپنے خیال باطل سے اس اونچائی پہاڑ شوالک کو سر اور جھیل کو سر
یعنی چاند کی سطح یقینی متصور کرکے لوگون کو ورطۂ حیرت مین ڈالکر اپنے مضامین کو خوب
ہی رونق دی کہ اوسکے اثر سے ہم لوگ اوس شاعری کے مضمون کو حق و راست سمجھنے لگے
اور جہل مرکب کے اثر سے عوام لوگ تو مطابق اس مثل کے کچھ چشم و ہوش ہی کام نہین لیتے
کہ ایک شخص کے گھر کا حجام خبر لایا کہ میان تمھاری بیوی بیوہ ہوگئی ہے - گھر والون کو اس
رنج سے بہت کچھ صدمہ ہو رہا ہے آپ بھی بہت مغموم ہوئے - دوست آشنا سمجھانے لگے
کہ بغیر تمھارے مرنیکے بیوی تمھاری کب بیوہ ہو سکتی ہے آپ کہتے ہین کہ یہ بات بخوبی
میری سمجھ مین آتی ہے لیکن نائی گھر کا ہے اسکو بھی کسطرح دروغگو سمجھہین - ناظرین
انصاف پسند اس مثل و زمانہ کی جہالت سے بہت کچھ نتیجہ حق و باطل کا پیدا کر سکتے ہین -
الغرض جھیل کو خشک کر دینے سے کسقدر گنجایش آبادی اور سیرابی مُلک سے فوائد مرتان
آریہ ورت کو نصیب ہوئے اور رفتہ رفتہ اب عہد انگلشیہ مین خاص سرزمین جھیل کے
رقبہ مین جو تحصیل دہرہ کے نام سے نامزد ہے چار سو بہتر مواضعات کی آبادی اور ستانوے
ہزار نو سو نہتر مین مردم شماری کی نوبت پہونچی اور اب تک ایسے قطعہ جنگل کے باقی ہین
جو رفتہ رفتہ آباد ہوتے جاوین گے اور کہا جاسکتا ہے کہ علاوہ رقبہ سرزمین اس جھیل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے زمانہ سلف مین الموڑہ وسری نگر وغیرہ شہر ملک گڈھوال جو گنگا سے جانب شرق اور رام پور وغیرہ شہر ملک جیل جو ٹونس ندی کے جانب غرب واقع ہین بوجہ حایل ہونے اس جھیل کے جسمین ان ندیون کا پانی گرکر وجمع ہوکر چشمۂ جمنا کے ذریعہ سے خلیج بنگالہ کے سمندر مین ملتا تھا اوسوقت مین ان دونون ملکون کے شہرون کی آمد و رفت براہ راست کب ممکن ہوگی کیونکہ ان سب خودرو ان ندیون کے پانی کی رفتار بوجہ رُکاوٹ ہونے جھیل کے بہت کم ہوگئی تو بہرحال دونون کنارے ہر ایک ندی کو پانی کی کمی رفتار سے برابر لبالب رہتے ہونگے - اور نوبت پایاب ہونیکی نہ پہونچتی ہوگی اور جانب شمال ہمالیہ پہاڑ کے کہ جہان سے ان سب ندیون کا مخرج ہے برف کی وجہ سے مثل زمانہ حال کی آمد و رفت غیر ممکن تھی - کیونکہ بوجہ کثرت برف فی زمانہ آٹھ آٹھ دس دس کوس تک پانی کے بہاؤ سے نیچے کیطرف وار پار کوئی موضع کسی ندی کے کنارے آباد نہین ہے اور دوآبہ ٹونس وجمنا جسکا شمالی حصہ علاوہ علاقہ گڈھوال وبارو چ ملکون کی نام سے وجنوبی حصہ جونسا باور کے نام سے پکارا جاتا ہے اور دوآبہ گنگا وجمنا یعنی پچھمی علاقہ ملک گڈھوال کہ جو یہ سب ملک جانب شمال اس سرزمین جھیل کے واقع ہین بوجہ ہمیشہ رہنے طغیانی ان جملہ ندیون کے مثل زمانۂ حال کے اس ملک کی سرزمین مین آبادی بھی نہوویگی اور نہ یہہ حالت قابل آبادی تصور ہوسکتی ہے اور اب اس جھیل کے خشک ہوجانے سے حصہ شمالی جسکی وسعت ہزارون میل تک کی ہے اور اب لاکھون آدمیون کی مردم شماری ظہور مین آئی تو بہرحال زمانۂ سلف مین ضلع گڈھوال اور ضلع شملہ و ملک سرمور کے مابین کی آمد و رفت بحالت موجودگی اس جھیل کے اضلاع ترائی وبجنور وسہارنپور وانبالہ یعنی کوہ شوالک کی جانب جنوب کی سرزمین ہوکر ممکن ہوگی - کیونکہ کوہ شوالک کی جانب شمال جھیل اور اس جھیل کے شمال مین دریاؤن سے گھرا ہوا بیابان اور اوس کے شمال مین برفی پہاڑ ہمالہ کے سدِّ راہ ہونے سے دوسرا کوئی راستہ ممکن نہین اس صورت مین رام پور والموڑا وغیرہ شہرون کی آمد و رفت جھیلون کے سفر سے انجام کو پہونچتی ہوگی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جواب جھیل مذکور کے نام ونشان نرہنے سے بجاے مہینون کے دنون کا راستہ ہوگیا ہی پس ظاہر ہے کہ اس جھیل کو خشک کرنیسے لاکھون میل مربع زمین مین آبادی قایم ہوئی دوسرے نتایج - آریہ ورت کی پوربی و پچھمی اطراف کے ملکون کی آمد و رفت مین کسقدر آسانی ہوگئی اور مہاراجہ بھاگیرتھ کے علم طبعی و علم ریاضی و جغرافیہ دانی سے یہہ سب پورشارتھ رفاہ عام کا ہر نوع ظہور مین آیا جسکے فایدے کے مقابلہ مین ہردوار سے پریاگ تک گنگا کا پانی بذریعہ کھودی ہوئی نہر کے لیجانا کچھ بھی حقیقت نہین رکھتا ہے - اگرچہ نہر گنگا سے فی الجملہ ویران قطعہ ریگستان اضلاع ایٹہ و فرخ آباد و کانپور وغیرہ کی سرزمین مین سیرابی و شادابی حاصل ہوئی - لیکن کہا جا سکتا ہے کہ بمقابلہ پہلے فایدے کے دوسرا فایدہ کچھ مقدار نہین رکھ سکتا ہے اور اسقدر ملکی فائدہ سواے خشک کرنے اس جھیل کے کب ممکن تھا اور بغیر کٹوانے دہانہ ہردوار کے اور اس دہانہ کا پانی بغیر کھدوانے نہر اور ملا دینے جمنا مین بمقام پریاگ دوسرا کوئی ذریعہ اس جھیل کے خشک ہونیکا ممکن نتھا اور شمالی ہندوستان و ممالک مغربی و صوبہ اودھ و بنگال کے ملکون مین بذریعہ کشتی مال تجارتی و ملکون کی پیداوار کی آمد و رفت سے تجارت کا دروازہ کشادہ ہوگیا اسی سبب سے دہانہ ہردوار سے پریاگ تک دریاے گنگا کے کنارہ اور پریاگ سے خلیج بنگالہ تک دریاے جمنا کی کنارہ بمقابلہ اور دریاؤن کے بوجہ ترقی کاروبار تجارت شہرون و گانؤن کی آبادی زیادہ تر پائی جاتی ہے - ابتداے بنیاد آبادی ہردوار کے تھوڑے عرصہ سے پائی جاتی ہے کیونکہ کوئی عمارت مندر و مکان سکونت وغیرہ کی شہادت مدت درازی کی نہین دیتی ہے شاید آخر زمانہ سلطنت اہل اسلام کے جب سمپردائیون کے فرقے یا سمپردا قایم ہوئی - اوس وقت گوشائین کی سمپرداوالون مین سے پہلے کسی نے مندر وغیرہ کی بنا ڈالی ہو کیونکہ جسقدر آبادی ہردوار کی قایم ہے گنگا جی کے غربی کنارہ کا شوالک پہاڑ کاٹ کاٹ کر مکانات بنائی گئی ہین مہاراجہ بھاگیرتھ کے کھدائے ہوے دہانہ کی وسعت کا نشان گھنشام پوری صاحب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کا مکان جو پتھر کی شلا پر تعمیر ہوا ہے شاہد ہے اور اوسی چٹان پتھر کی سیدھ سے شوالک پہاڑ کو
کاٹ کاٹ کر آبادی ہردوار کی قایم کی گئی کہ اب جسقدر آباد ہے اور اوس وسیع پتھر کی چٹان کا
تھوڑے صرف سے کٹنا کب ممکن تھا لاچار اوسی پتھر کی چٹان پر عمارت مکان مذکورہ کی قایم کی
گئی اور یہہ چٹان پتھر کی قریب لب گنگا جی کے ہے بہر حال دہانہ نہر کی کھدائی کی وسعت پانی
کے وزن و رفتار پر منحصر ہوتی ہے۔ اس نظر سے دہانۂ ہردوار کی وسعت کا نشان اصلی وہی
چٹان پتھر کی شہادت دے رہی ہے اور نہر یا دریا سے دو فائدے ہوتے ہین پہلے آبپاشی
زراعت و شادابی ملک دوسرا ایک ملک کا پیدا وار دوسرے ملک کو بآسانی کشتیون کے ذریعہ
سے پہونچتا ہے چنانچہ مہاراجہ بھاگیرتھ نے حق رعایا پروری کو اپنی ہمت شاہانہ سے ادا
کیا اور رشی و مُنیون کا قاعدہ ہے کہ مہاراجگان وقت کو صلاح نیک و طریقہ رعایا پروری
یعنی کام ترقی پیداوار کے بتلاتے ہین جس سے رعایا کو آرام ملے اور فارغ البالی حاصل ہو۔ اور
نیک نیتی سے خزانہ شاہی کو ایسے ایسے کام کی اجراء سے افزایش بھی ہو بقول سعدی شیرازی
رعیت چو بیخ است و سُلطان درخت ؛ پانی گنگا کا بجا حیثیت سرزمین ذایقہ مین اچھا
اور نافع ہے۔ دریای کوسلا و الکنہدا جو معاون گنگا ہین اور ضلع الموڑہ و گڈھوال مین گنگا
سے ملتے ہین سب کا پانی صاف مثل گنگا کے ہے سواے اسکے چھوٹے چھوٹے سیکڑون
چشمے پانی کے کہ وہ بھی برف سے تعلّق رکھتے ہین اور گنگا مین ملتے ہین اون کے پانی
کی بھی وہی کیفیت ہے اور دیکھا جاتا ہے کہ بعض مواضعات و قصبات مین ایکطرف کی
آبادی مین کنوے کھاری اور دوسری طرف کنوون مین پانی شیرین ہوتا ہے جسکا سبب
دوسرا ہے اسی بات کی ذائقہ و صفائی مین پانی گنگا سے جمنا وغیرہ ندیون مین مناسبت
پائی جاتی ہے اور مثل حکماء یونان کے آریہ ورت مین بھی عالم و فاضل جا بجا پہونچکر و قیام کر کے
لوگون کو چشمہ فیض اپنے سے بہرہ مند کرتے تھے۔ جیسا کہ بالمیک جی نے بٹھور مین اور سنگھی رکھی
نے سنگھی رام پور مین اور بھاردواج نے پریاگ مین اور برھما جی نے ہردوار مین قیام کیا غرض

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہر گنگا پر اوس زمانۂ سلطنت مین انتظام پورا ہوگا اور آمد و رفت مین آسانی ہوگی اس سبب سے قیام منیون کا اس نہر پر اکثر رہا اور چارون اطراف سے گرد و نواح کے طالبان علم باشتیاق تحصیل علوم جمع ہوئے اور ایک ہجوم خاص و عام کا واسطے سننے و پڑھنے وید کے رہتا ہوگا آب اونھین کے قیام کی برکت سے وہی جگہہ گنگا کے اشنان کے وقت متبرک گنی جاتی ہے کیونکہ یہہ بزرگی گنگا جی کی نہین ہے - اگر خاص گنگا کی بزرگی خیال کیجاتی تو اوس کا پانی ہر جگہہ قدم قدم پر یکسان ہے کسی جگہہ بزرگی کے واسطے تخصیص نہوتی اور یہہ بات رسم زمانہ سے ثابت ہوتی ہے کہ جس فاضل اجل نے جس جگہہ قیام کیا ہے وہی جگہہ بوجہ تعظیم اوس بزرگ کے لوگون کے دلونپر نقش ہو جاتی ہے - پس ایسے مقامات مین بزمانۂ جہالت اشنان گنگا جی کا جاری ہوگیا اور پہلی غرض انقلاب زمانہ سے معدوم ہوگئی اس سے زیادہ تر وہ زمانہ جہالت کا کیسا ہوگا کہ جسوقت پریاگ مین ترببنی پر آرہ قایم تھا اور ہندؤن کے چہرے جاہلکا عمل جاری تھا - ہزارون کی جان و مال کو غارت کرکے خون کا پیاسا رہتا تھا - ایک جسم کے دو کرکے امواج دریاے گنگ سے کشتون کے پشتے بادی النظر مین کرتا تھا - شاہ جہان بادشاہ دہلی نے اوس بدرسم کو نیست و نابود کیا اور بندگان خدا کی جان بچانے مین اوس بادشاہ کی توجہ ہوئی ایسا بادشاہ منصف مکتی کے لایق ہو سکتا ہے یا وے سوارتھی لوگ جنھون نے بیشمار بیگناہ مخلوق خدا کو اپنی لالچ سے دندان آرہ مین جھونک دیا؟ - اگرچہ جہالت سے جان دینے والون نے کچھ پس و پیش نکیا افسوس کا مقام ہے کہ پریاگ وغیرہ مین عالمون اور فاضلون کا مسکن ہوے اور مہاراجگان وقت اوس مجلس کے مشیر ہون اور گرد و نواح مین وہ جہالت جو علم معقول و منقول سے سراسر خلاف ہو شایع ہوجاوے ایسی جگہہ سے اس مثل نے کہ "چراغ کے تلے اندھیرا" فروغ پایا ہووے تو تعجب نہین - اور اسوقت ملک بنگالہ مین بھی علم و عقل کا چراغ جہالت کی بادِ صرصر سے وقت سحری کو پہونچ گیا تھا کہ وہان کے لوگ گنگا جی سے اپنا منورتھ شدہ کرنیکی لیئے مانتا کرتے تھے کہ اپنے بچے کو آرپن کرینگے اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

منورتھ شدہ ہونیکی اوپرانت حال کے جنمے ہوئے جیتے جی بالک کو گنگا ساگر کے سنگم میں لیجا کے تیاگ دیتے تھے اِس سم وحشیانہ دردناک کو گورنر جنرل لارڈ ہارنگٹن مارکوئس آف ویلیسلی صاحب بہادر نے بالکل بند کردیا اور صاحب بہادر عدل گستر رعایا پرور ہندوستان کے وائسرائے ۱۷۹۸ء میں مقرر ہوئے تھے - اب ایسے ایسے جاہلوں سے جو مطابق زمانۂ حال کے ھردوار وغیرہ مین اشنان کرکے دولت سے ہاتھ دھو کر گناہوں سے نجات پانی اور مکتی پد کی پہنچنے کی تمنا رکھتے ہین اور پیر وجوان و بچے جان سے امان پاتے ہین تو مقابلہ اوس روشنی کی زمانہ سے غنیمت ہے مگر وہ علت غائی جو بزرگان سلف نے رائج کی ہو کالعدم ہے - نظر انصاف سے دیکھنا چاہیے کہ میلون کا اجتماع اون مقامات مین کس غرض سے تھا اور اوسوقت مین کیا کیا نتائج اشاعت علوم دینی و دنیوی پیدا ہوئے ہونگے اور کیسے کیسے فواید اوسوقت کے آرج پرشون کو ان بزرگان دین کے فیض صحبت سے حاصل ہوئے ہونگے - اگر اوسوقت کے آرج پرشون کو کسی پنڈت نے سری مت بھاگوت و دیگر پوران سنائے ہوتے تو غالباً ہردوار و گڈھ مکتیسر و بٹھور و پریاگ وغیرہ مین اوسوقت کے راجگان اولو العزم کی عمارت مثل بسرانت وغیرہ زمانۂ حال کے بلاشک پائی جاتی اور اوس سے پرستش گنگاجی کی زمانۂ سلف سے پایۂ ثبوت کو بخوبی پہنچتی ابتک راجہ بھرت کے قلعہ کا نشان جو نسار باور ضلع دہرہ دون مین موجود ہے جسمین ایک کنوان پختہ قلعہ کے اندر بنا ہوا ہے اور شہادت اوس عمارت کی معہ اور نشانات کے اوس کنوے سے پائی جاتی ہے - اور دھسان ندی کے کنارے ضلع جھانسی مین راجہ گادھ کے قلعہ کا نشان جو بسوامتر کے باپ تھے موجود ہے اور باشندگان گردونواح کے ابتک اوسی نام سے پکارتے چلے آتے ہین مگر سلف کے راجگان مین سے کسی کی عمارت بغرض پرستش گنگاجی کے کنارے پر پائی نہین جاتی اور اوسوقت کے علاوہ ہنگامۂ مہابھارت کے بعد بھی کسی راجہ کی عمارت بغرض پرستش واقع نہین ہی حتی کہ زمانۂ اخیر مین مہاراجہ پرتھی راج و جے چند و اننگ پال والی دہلی و قنوج و لاہور کی کوئی عمارت بغرض اظہار پرستش گنگاجی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے کنارے تعمیر نہین ہوئی اور گنگاجی سگر کی نسبتی مثل اعتقاد زمانہ حال کے مہاراجہ بھاگیرتھ
کے دلمین یہہ خیال ہونا ضرور چاہیئے تھا جنھون نے ساری عمر مہادیوجی کی تپشیا مین گنگا
جی کیواسطے گنوائی تھی اور مطابق پورانون کے مہادیوجی کی جٹا بچشم خود دیکھی تھی - اور
گنگاجی کو مہادیوجی نے اون کے ساتھ کردیا تھا تو ظاہر ہے کہ کوئی عمارت ایسے بڑے مہاراجہ
کی بغرض نشان پرستش ھردوار و پریاگ مین ضرور ہوتی - گو اصلی تعمیر زمانہ کی مدت سے معدوم
ہوجاتی - نقلی عمارت کا نشان تو بوجہ دھرم ضروریات سے قایم رہنا ممکن تھا - مورتی بنانیکا
شوق اور اوسکی تعریف بے بنیاد مین ہندؤن کے دلمین ایسا جوش غالب ہوگیا کہ اس چشمہ
کو بہ قالب انسانی بیان کرکے راجاؤن سے ملاقات کردکھلائی اور باہمی گفتگو کا مضمون
بھی از خود درج شاعری کردیا ہے چنانچہ بابا تلسی داس راماین مین لکھتے ہین

दोहा प्राणनाथ देवरसहित कुशल कौशला आई ॥
पूरिहि सबमन कामना सुयश रहिहि जगछाई ॥
चौपाई गंगवचन सुनि मंगलमूला मुदित सीय सुरसरि अनुकूला

اب غور کا مقام ہے کہ دریاے گنگا کو ایشور نے جامۂ انسانی عطا فرمایا ہوتا تو بلاشک مہاراجہ
بھاگیرتھ جاے سکونت کیواسطے گنگوتری سے پریاگ تک شرقی یا جنوبی کنارہ کوئی محل
مطابق اوسکی شان کے تعمیر کرواتے یا بعد مین مہاراجہ رام چندرجی گنگا کی آسایش کیواسطے
تعمیر عمارت عالیشان کا حکم جاری فرماتے شید گنگا سنسکرت مین استری لنگ ہے جسکے معنی
بہتی ہوئی دھارا کے ہین صرف لفظ موئنث کے سبب سے وجود عورت کا مورتی بنائی ہین
قرار دیا گیا اگر اس چل کا جاے قیام مہادیوجی کی جٹاؤن مین ہوتا تو نام اوسکا خلاف اس
لفظ کے رکھا جاتا اور پانی مین انسانی قالب کی زندگی قایم نہین رہ سکتی ہے اگرچہ جاندارون
مین مچھلی پانی مین رہتی ہے اور اوسکو سانس لینے کے واسطے ایشور نے اوسکے گلپھڑا بنایا
پھیپھڑا نہین بنایا اور نہ گھڑیال وغیرہ جاندارون کی طرح کہ جن کے گلپھڑا نہین ہے اور اونکو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سانس لینیکے واسطے پانی کی سطح پر اوچھلنا پڑتا ہے یا خشکی مین نکلکر دم لینے کی ضرورت کو رفع کرتے ہین مچھلیون کو بھی بصورت ہونے گلپھڑے کے خشکی مین ٹھہرنا پڑتا - اب گنگا جی جس کا باس اس چشمہ مین رہتا ھے شاید بشکل ہوئیل مچھلی ہووے مگر یہ مچھلی سمندر مین رہتی ھے غرض تلسی کرت رامائن سے بڑھکر پورانون مین عجیب روایتین جسکو عقل انسانی باور نہین کر سکتی درج ہوئی ہین اور یہ پستکین دھرم داپان کی قرار دی گئین - ہندؤن کی پرستش کے لیئے باعتبار پورانون کے ھزارون اشٹ دیو ہین اور اونہین پورانون کے پڑھنے پڑھانے کی چرچا ایک زمانہ سے قایم ہو رہی ہے اور مغز ہم لوگون کا جڑ پدارتھون کی پرستش سے بھر گیا بلکہ مغزون مین پرستش کی قوت اسقدر بڑھگئی کہ مکن پور کی زیارت واقع ضلع کانپور و بہرایچ و پیران کلیر ضلع سہارنپور و جکھیئی دیوتا ضلع مین پوری و گوگا پیر موضع دھر دھرہ وغیرہ وغیرہ چند مقامات مین جس کا بیان و تفصیل پرستش اگر ہر ایک مقام کی جداگانہ لکھی جاوے تو ایک ایک پوران کی ضخامت سے کم نہوگی - مرد و زن قوم ہنود وقت معمول پر مجتمع ہوکر بامید نجات دین و دنیا کو تباہ کرتے ہین ایسے ایسے مقامات کی پرستش کو غور کرنے سے جنکی بنیاد پورانون کے ڈھنگ سے تعلق رکھتی ہے اگر کوئی صاحبِ عقل ہم لوگون سے دریافت کرے کہ مقامات مذکورۂ بالا کا ذکر کسی پوران مین نہین ہے پھر کیون تمام ہنود اپنا اپنا معبود اوس مقام کو صدق دل سے تصور کرتے ہین؟ اب بجز خاموشی کے کیا جواب ہوسکتا ھے ۱۸۸۴ء مین ضلع بلند شہر مین ایک چشمۂ جدید جاری ہو جانے پر بہت کچھ ہجوم واسطے اشنان و منت مانگنے کے تھوڑے روز وہان پر جمع ہوتا رہا - آفرین پورانون و پورانون کے مصنفون پر جنکے اثر سے کسقدر ضعیف الاعتقادی ہم لوگون مین چھا گئی کہ مطلق چشم انصاف نہین کھولتے کہ ہمارا دھرم اصلی کیا ہے اور کس زمانہ سے پوشیدہ ہو رہا ھے اور کیا کیا اسباب اوسکی گم ہونیکے ہم پر موثر ہوئے اور کس کس فریب کے پھندون مین مشکین ہماری کسی گئین اور کیسے کیسے پردے ظلمانی ہم لوگون کی عقل کی آنکھون پر ڈالے گئے اور کیا کیا سامان پاسبانی ہم لوگون کی زندان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جہالت مین مقید رہنے کا کیا گیا اور ایشور کرت پستک اور پراچین پستکین ہماری نظرون سی دور کی گئین اور وقت پیدائش سو مرنے تک کس کس جہالت کی مصیبت مین مبتلا کیے گئے- اکثر پیرالیون وجاہل فقیرون کا خیال ہے کہ گنگا جی کے پانی مین کیڑے نہین پڑتے اور اشرفی آگ مین سُرخ کرکے ایک تولہ گنگا جل مین بجھائی جاوے تو پانی کی مقدار وہی قایم رہیگی کم نہین ہوسکتی ہے یہہ خیالات بھی مثل حکایات پورانون کے پائے جاتے ہین کیونکہ جس دریا کا مخرج پہاڑون سے ہے اور ہمیشہ برف کا پانی اوس دریا مین آتا ہے اور چونکہ برف مین کثافت نہین ہے تو یہہ سبب نہ پڑنے کیڑون کا اِس قسم کے جملہ دریاؤن مین پایا جاویگا اور دوسری بات بھی خلاف عقل کے ہے کسی دریا کی پانی مین سونا و چاندی وغیرہ آگ مین سُرخ کیا ہوا ڈالا جاویگا تو اوس پانی مین گرم کیئے ہوے سونے وغیرہ کی گرمی سے بھاپ پیدا ہوگی اور اوس گرمی کے اثر سے جسقدر پانی بھاپ بنکر اوڑیگا اوسیقدر اوس پانی کی مقدار مین کمی ہوجاویگی لیکن یہہ بات گنگا جل مین پائی نہین جاتی کہ گرمی دینے سے پانی اوسکا بھاپ بنکر نہ اوڑے اگر گنگا مین کوئی خاصیت الکھنڈ او غیرہ دریاون سے عجائبات کی پائی جاتی اور گناہ انسانون کے دُھل سکتے تو ضروری بات تھی کہ جو مواضعات لبِ گنگا جی واقع ہین وہان کے باشندون کو امراض جسمانی پیدا نہوتے- غرض کسی ایک قسم کی بیماری سے تو وہان کے باشندے مستثنےٰ رہتے- چنانچہ یہہ بات دیکھنے و سُننے مین نہین آئی- طبیب اور بَید کیسے کیسے سخت امراض کو دور کرتے ہین مگر گنگا جی کو تو کسی مرتبہ کے بَید و طبیب کی مقابل بھی دست قُدرت نہین کہ گنگا جی کے روزمرّہ اشنان و شیون کرنے والے کے امراض لاحقہ دور ہوجاتے پھر گُناہون سے نجات دینے کی کیا طاقت ہوسکتی ہے- اصلیت سی ناواقف لوگون کا یہی گمان ہے کہ گنگا جی کی اشنان سے پچھلے گناہ دھل جاتے ہین- گناہ بھی ایسے لوگون کے خیال مین جسمانی کثافت کی برابر ہین کہ جب غسل کیا مثل کثافت بدنی کے جسم کو گناہون سے پاک و صاف کردیا یہہ خیال فاسد بلاشک مرد و زن کے دلون مین ہروقت ارتکابِ گناہ کا موجب ہوتا ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عجب نہین کہ بمقابلہ زمانہ گذشتہ کی پورانون کی بدولت کذب وزنا کی چرچا آریہ ورت مین زیادہ
پھیلی کیونکہ ہر ایک قسم کے گناہون کا کفارہ پورانون مین موجود ہے اسی وجہ سے خوف ایشور کا
آریہ ورت سے رخصت ہوگیا اور خواہش حیوانی ونفس امّارہ کی پیروی زیادہ ہوگئی۔ پورانون مین
نجات کا مرتبہ حاصل ہونا وگناہون سے بری ہوجانا کچھ بھی بات نہین ہے۔ چھوٹی چھوٹی پستکین
ست ناراین وکاتک اشنان وماگھ مہاتم پر خیال کیا جاوے اور اوس کے آخر مضمون پر نظر
کیجاوے تو ایکدفعہ کے سننے سے کیسے کیسے سامان سُرگ کے لیئے مہیّا ہوجاتے ہین۔ گنگا
لہری وگنگا اسٹک نے تو گنگا جی کے درشن ہی سے بکنٹھ کا دروازہ ہم لوگون کیواسطے کھولدیا ہے
اب اسقدر سامان موجودہ ہم لوگون کا ارتکاب گناہ کیواسطے کیا کم ہے۔ کیونکہ حالتِ زندگانی مین
دہ وہ سامان ہم لوگ مطابق پورانون کے جمع کر لیتے ہین کہ بعد مرنے کے اوس سرِ شکمتان
وسرو بیاپک کی روبرو ہونے پر وہ سامان موجودہ ہمارا اوس کی صفت عالم الغیبی کو نیست
ونابود کر دیوینگا اور وہ سامان گنگا جی کے درشن واشنان سے متعلّق کیگئی۔ ایسے سامان کے
مجتمع کرنیکو ہم کوسون کی مسافت طے کرکے ہردوار وپریاگ مین واسطے غسل گنگا جی کی پہنچتے
ہین اور سرمایہ اپنے کو گنگا جی کے پوتّرون کو جنکی صدا ہے گنگا مائی اونکو ہاتھ جوڑ
جوڑ کر نذر کر دیتے ہین اور کیسا پردہ جہالت کا چشم عقل پر پڑ گیا ہے کہ بامّید نجات لب گنگا جی
کے قصبات وشہرون کے لوگون کی عورتین چار گھڑی رات سے اپنے اپنے مکانون سے نِکلکر
گنگا جی کے اشنان کو جا پہونچتی ہین اور وہان کے بنے ہوئے سنّاسیون وبیراگیون وگنگا پوترون
سے ذائقہ ہمکلامی کا چکھتی ہین جس کو جو تمنّا ہوتی ہے دامن آرزو اپنے اپنے کا اون سدّہ
پُرشون پاکھنڈیون کے روبرو پھیلاتی ہین اور جسکو جس سدّہ پرش پاکھنڈی کی گیان سے
اعتقاد ہوگیا اوسی طریقہ بھجن وعبادت مین شبانہ روز اپنے کو مصروف رکھتے ہین اور یوم پربا
پر تو خاص وعام کا چھتر استھان پر دنگل ہوتا ہے وہان پر وقت غسل عورتون کی بیحجابی جو ہوتی
ہے اوسکا کیا نتیجہ بد روزمرّہ ظہور مین آتے ہین اوسکے اظہار کی چندان ضرورت نہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیونکہ اسکا خیال خاص و عام کو رہتا ہے مگر جہالت کی پھندے مین کیسے گرفتار ہین کہ گنگا پترون
نے برہما جی کو تپشیا کرتے اوسی دس پانچ فیٹ کی جگہہ پر دیکھا ہے اور ہر کی پیڑیون کی تعمیر
کنندہ نے مکان ہکنبتھہ کا تنگ و کوتاہ دیکھکر سیڑھیون کی وسعت تعمیر مین کوتاہی کی ہے
اور جوتشیون سے وقت پر یعنی ہکنبتھہ مین پہنچنے کا وقت چند ہی لمحہ کا دریافت ہو سکا ہے
اس موقع پر ایشور کے کارخانہ قدرت مین کیسی تنگی و کوتاہی ہو گئی اور جوتشی دھر کی پیڑھی بنانے
والے اوس ہر و بیاپک کی صفت کو معدوم کر بیٹھے - ایسے دوربین نظر والون کو کس موقع پر ہی
وقت اور جگہہ مقررہ نے عاجز کر دیا ہے اگر وقت معینہ غسل کے کسی قدر چشم پوشی اہالیان پولیس
سے ہو جاوے تو سیکڑون کی جانین اوس موقع کی آمد و رفت کی صدمہ سے ہلاک ہو جاوین اور
دھرم غسل پر تحسین و آفرین کہ ننگ و ناموس کا خیال آریہ ورت سے جاتا رہا بے پردگی سے کچھ سروکار
ہی نرہا اور اپنے سرمایہ کے صرف کی عوض مین بجرم امداد خود غرضون کے ایشور کے نزدیک مجرم
بنگئے ہین اور یہہ بات اچھی طرح ثابت ہے کہ اوس ہر و شکتی مان کی بندگی دنیا مین سبب اعتبار
اور سلامتی اور عقبی مین وسیلہ نجات اور بزرگی کا ہے اور اب کمبھ و کمبھی کے اشنان کا مہاتم مقام
ہردوار و پریاگ و دریاے سرجو و نربدا پر سمپرداییون کے فرقون سے ایجاد ہوا ہے کیونکہ اسکی
مہاتم کا ذکر کسی پوران مین بھی گھڑا نہین گیا اور بزمانہ سلطنت اہل اسلام ہندون مین جہالت
کا زور و شور اسی فرقہ کی بدولت پایا جاتا ہے اور اس فرقہ کے قایم ہونیکا بھی وہی زمانہ ہے اب
بغرض تحقیقات یہہ فکر ہوتی بیجا نہین ہے کہ گنگا جی کے کنارے بڑے بڑے شہرون مین
میلے کسطرح شروع ہوے اور اون کی بنیاد پہلے کس شخص سے قایم ہوئی اور کس زمانہ مین؟
آیا بوجہ پرستش و اشنان وغیرہ یا دوسرے سبب یعنی پہلے صرف میلہ کسی مقام پر جاری ہوا اور بعد
مین خود غرضون نے روپیہ اڑانے کے واسطے جو جی مین آیا طرح طرح کے مضامین بطرز قصص
قلمبند کرنا اختیار کیا چونکہ اس قسم کا حال تواریخ سے تعلق رکھتا ہے اور وہ یہہ ہے کہ سنہ ۶۱۲ع
مین ایک بدھ کا راجہ شیلادت نامی شمالی ہندوستان مین حکمران تھا اوسنے مذہب بدھ کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دو بڑے فرض پر زیادہ تر عمل کیا (۱) خیرات (۲) مذہب کا پھیلانا - او سنہ ۲۴۳ ق م ۱۶۳ء مین ایک
جلسہ عام اشاعت دین کی غرض ہی سے قایم کیا اس جلسہ مین ۲۹ انتیس راجہ اور بہت سے برہمن شریک
ہوئے اس جلسہ مین مابین مذہب بدھ اور برہمنون کے بحث ہوئی اور دوسری بحث اون فرقون
مین ہوئی جو کیشک کی شمالی مجموعہ اور دوسرے راجہ اشوک کی جنوبی مجموعہ کے پیرو تھے اس
راجہ کی خیرات بہت مشہور تھی اور ہر پانچ برس مین تمام خزانہ شاہی خیرات کرتا اور گنگا اور جمنا کے
سنگم پر آلہ آباد مین بخیال مساوی مسافت ہر چہار طرف ہند کے تمام راجون اور ہشیار لوگون کی چھ چھ ماہ
تک دعوت کیا کرتا تھا اور اس میلے کے اختتام پر وہ اپنے جسم کی تمام جواہرات اور راجائی پوشاک
تماشائیون کو دیدیتا تھا - اب اس تاریخی حالات سے پورا و صحیح پتہ ہم لوگون کو تسلی بخش ہوتا ہے
کہ سلادت راجہ بغرض اشاعت مذہب بدھ مقام آلہ آباد مین جو پورب و پچھم و دکن کے راجاؤن کے
واسطے ایک مرکز بعد مسافت کا یکسان خیال کیا جا سکتا ہے - ہندوستان کے جملہ راجاؤن
کو شریک کرتا تھا اور دو ماہ سے زیادہ قیام کر کے سب راجاؤن کی دعوت کیا کرتا تھا اور میلہ
کی بنیاد کو بغرض اشاعت مذہب بدھ استحکام دیتا تھا - پس ظاہر ہے کہ پہلے مقام آلہ آباد مین میلہ
کی بنیاد قایم ہوئی رفتہ رفتہ بدھ مذہب کے خیالات کی کمی ہونے سے دوسرے ڈھنگ سے
خودغرضون نے اوسی جگہہ پرستش کا بازار گرم کر دیا اور زمانہ سلف کے مقامات قیام گاہ رشی
منیون کے ہٹھور وغیرہ پر باُمید حصول مفاد ذاتی طریقہ اشنان کی رایج کرنے مین کوشش
کی ہو تو عجب نہین اور رفتہ رفتہ اسی طرح اشنان و پرستش کا طریقہ پورب سے پچھم کو پھیلتا
گیا - ہم لوگ اس بات کا مطلق خیال نہین کرتے کہ بھگوان برھما جی و بالمیک جی و بیاس دواج
مہرشیون مین علمی لیاقتین کیسی تھین اور کیسے کیسے جامع و حاوی علوم و فنون کے تھے
اور اپنے اپنے زمانہ مین کس کس صفات سے علماء و فضلاء کے سرتاج بنے تھے - برھما جی
نے برہمن گرنتھون مین کچھ ویدون کا بھاشیہ کیا اور جا بجا برہمن کر کے ویدون کا اوپدیش
جگت مین کیا وید و کت پرم دھرم اپنا سمجھا - بھگوان بالمیک جی نے فن شاعری مین اتہاس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شری رامچندر جی کا تصنیف کیا کہ جس سے کس قدر ہمیشہ کے واسطے باشندگان آریہ ورت کو فائدہ پہونچ سکتا ہے اور یہ مہرشی اپنی اپنی زندگی کو ویدانکو اصرف کر نہیں کیسی کیسی کوششیں عمل مین لائے رہے۔ ہم لوگون کو تحریص اس بات کی ہونا چاہیئے کہ اسقدر علم سنسکرت حاصل کرین کہ اون مہرشیون کی تصنیفات کو پڑھ سکیں جس سے اون کے خیالات و چال و چلن و اطوار سے واقف ہو کر اپنے دلون کو ہر طرح کی کدورتون سے پاک کرین جس سے پورا گیان حاصل ہو اور موجب نجات کا ہووے۔ یا اسقدر محنت و کوشش سے اُمیّد نجات کی رکھیں کہ جن جن جگھون مین اُن رشیون نے عوام کو فائدہ پہونچانے کے واسطے اپنی عمر سے کچھ حصّہ کو صرف کیا ہے اوس جگھ کے درشن کو دَوڑین اور ساری عمر مرحلہ پیمائی کرتے رہین؟۔ اس عمل سے کس علم اور کس گیان کی ہم لوگ ترقی کر سکتے ہین اور اون کے خیالات سے بغیر پڑھنے اونکی تصنیفات کے کیا کچھ بہرہ مند ہوسکتے ہین؟ کبھی نہین ہرگز نہین!۔ پوری پوری پرشنسا اون مہرشیون کی ہم لوگون سے جب ہی ادا ہوسکتی ہے کہ علم سنسکرت حاصل کر کے اپنی کو لائق سمجھنے تصنیفات اونکی کا بناوین کیونکہ وے بھدر پرُش و پوتر آتما تو ہمارے واسطے بہت کچھ ذخیرہ اپنی تصنیفات کا چھوڑ گئے ہین جس سے ہر جگھ فائدہ اوٹھا سکتے ہین۔ جای قیام اونکی کا درشن کرنے سے جبکا کیسکو ٹھیک علم نہین ہے کہ کس کس جگھ اونکا فرودگاہ ہوا سوای خیالات جہل مرکّب کی نوع انسان کو کیا سود ہو سکتا ہے اور کیا پھل مل سکتا ہے۔ علاوہ اس کے کہ اوس جگھ کے پوجاری ہم لوگون کو اونکی سوانح عمری کا کیا کیا و یا ن کہیان کرتے ہین یا اُن بھدر رشیون کی وِدّیاؤن کا یہ لوگ کیا کیا پرکاش کرتے ہین جن کے سُننے یا دیکھنے سے ہم لوگون کے بہت آچرن درست ہوجانے و رہنے کی اُمیّد و تجربہ کاری ہوسکتی ہے جب ان باتون مین سے کوئی بات وہان کی جانے سے مفید مطلب حاصل نہوئی تو جانا آنا بغرض حصول نجات جسکا وہان پر کچھ سامان نہین ایک عبث حرکت متصوّر ہوسکتی ہے۔ کیونکہ ہردوار مین ہر کی پیڑی کے نیچے جو کُنڈ ہے جسکو اب برہم کُنڈ مشہور کر رکھا ہے۔ اصل مین کُنڈ وہ ہی اوسکو کہتے ہین جس جگھ پانی گہرائی مین زیادہ ہو اور جس جگہ زیادہ تر گہرائی ہو جاتی ہے وہان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوپری حصہ کا پانی ہمیشہ گھوما کرتا ہے جسکو بھنور یعنی گرداب کہتے ہین اور دونون قسمون کے کنڈ
دہانہ ہردوار سے پریاگ تک مثل دیگر دریاؤن کے اکثر مقامات مین واقع ہین اور اس جگہہ کے کنڈ
مین دوسرے مقامات کے کنڈون سے کسی قسم کی کوئی بات عجائبات سے بھی نہین ہے صرف اسقدر
مشہور کر رکھا ہے کہ اس جگہ کا پانی شیشون مین مدت تک ٹھہرتا ہے اور کیڑے نہین پڑتے
دوسرے جگہہ بٹھور وہردوار وغیرہ پر گنگا جل مین یہہ کیفیت نہین اوسکا سبب یہی ہے کہ مقام ہردوار
تک کوئی دریا جسکا پانی ناقص ہووے گنگا مین نہین ملا ہے اور بعد مین سیکڑون ندی نالی
ملتے گئے تو وہ کیفیت برفی پانی کی کم ہوتی گئی ہے۔ بٹھور مین لبسرانت کے ایک چبوترہ پر لوہے کی
کیلی جو وقت تعمیر اوس چبوترہ کے نصب کی گئی ہے جسکا نام برھما کی کیلی رکھا ہے بعد اشنان
گنگا جی کے اوس کیلی پر پہنانے والے روپیہ پیسہ جو چڑھاتے ہین اوسکو گنگا پوترا اپنے اپنے حصون
کے مطابق تقسیم کر لیتے ہین۔ لوہے کی کیلی سے مہرشیون کے جوگ سادھن مین کوئی کریا نہین کہ
مہرشی لوہے کی کیلی بنوا کر اپنے ساتھ رکھتے ہون سوار کھیون نے ایسی مہرشیون کو مثل فرقہ سمپر دائیہ
کے تصور کر لیا ہے کہ ان مین سے بعضے لوہے کا چمٹا یا ترسول اپنے ہاتھ مین رکھتے ہین اسی طرح
برھما جی لوہے کی شلاخ اپنے ساتھ رکھتے تھے اوسکو وقت تعمیر مکان چبوترہ نصب کرادی مگر عمارت
کے زمانہ کی شہادت چونہ و اینٹون کے مشاہدہ سے ہوتی ہے چنانچہ اس تجربہ سے ثابت ہے کہ آخر زمانہ
سلطنت اہل اسلام کے یہہ تعمیر ہوئی ہے تو وہ کیلی کسی کے پاس برھما جی نے امانتاً رکھ دی تھی
کہ جو وقت تعمیر لبسرانت چبوترہ کی عمارت مین نصب ہوئی یہہ نشانات بمقابلہ اجودھیا جی اختراع
کے گئے جیسے وہان پر سوار تھیون نے سیتا جی کی رسوئی کا مکان بنا کر ایک چکی بھی درشنون
کے واسطے رکھی ہے اور وہ چکی اسقدر وزن سے ہے کہ بیلون کی جوڑی سے گردش کر سکے اور عمارت
مکان رسوئی کی وہ کیفیت ہے کہ جسکے بیان کی کچھ ضرورت نہین۔ اب مہاراجہ دشرت و سری
رامچندر و راجہ جنک کی شان و شوکت پر خیال کیا جاوے تو کب عقل دور اندیش تسلیم کر سکتی ہے
کہ ایسی مہاراجون کی بیٹیان واستریان چکی اپنے ہاتھون سے پیستی ہونگی جو کہ ادنیٰ درجہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

والون کی استریان ایسی کام کو نظر حقارت سے دیکھتی ہین مگر درشن کرنیوالون سے وہان کی پجنا
رچنے والے سوارتھی اوس چکی پر پیسہ چڑھوا لیتے ہین لیکن درشن کرنیوالے یہہ خیال نہین کرتے
کہ سوارتھیون نے پیسہ کمانیکے واسطے کہانتک اپنی عقل کے مطابق بے عقلی کا سامان بنایا ہے
اور اس بےعقلی کے سامان کو قایم کرنے سے سیتاجی کی کیسی حقارت و کسر شان ہوتی ہے مگر بخلاف
اسکے درشن کرنا و پیسہ چڑھانا ثواب عظیم تصور کرتے ہین اسی طرح سوارتھیون نے لوہے کی کیلی
بٹھور مین گنگاجی کے کنارے ایک چبوترہ کی عمارت مین نصب کرائی اور مقام ہردوار مین چبوترہ
کے سیڑھیون کے جائے نشیب کا نام برہم کنڈ رکھ لیا اور جمنا مین نہر گنگاجی کی جائے ملنی کا نام
پریاگ ہے اوسکا دوسرا نام تربینی رکھا اور جمنا و گنگا و سرستی تین ندیون کا ملاپ سوارتھی لوگ
بیان کرتے ہین حالانکہ وہان پر تین دریاؤن کا سنگم نہین ہے ہان البتہ جمنا و گنگا کا پانی رنگت
مین ایکدوسرے سے فرق رکہتا ہے جمنا کا سیاہی و گنگا کا سفیدی مایل ہے جاے ملاپ پر دونون
پانی کی رنگت ملکر ایک قسم کی اور جنوبی کنارہ پر خاص رنگ پانی جمنا کا اور شمالی کنارہ پر خاص
رنگ پانی گنگا کا جود کھلائی دیتا ہے اوس جگہہ پر دونون دریاؤن کا پانی ہمرنگ ہونیسے
تین قسم کے پانیون کی رنگت نظر آتی ہے اور یہہ بات جملہ دریاؤن اوس جگہہ پر کہ دو یا کئی
دریا آپس مین ملتے ہین وہانپر بوجہ اختلاف رنگ پانی کی یہی کیفیت مثل پریاگ کی دیکھنے
مین آتی ہے تو یہہ بات مقام تربینی پر اور دریاؤن کے ملاپ سے کچھہ خصوصیت نہین رکھتی
کہان تک خیالات باطلہ کے رواج دینے مین بذریعہ کتابت دور از عقل بھارت بھاشیون کے
بہکانے کے واسطے سوارتھیون نے کوشش کی ہے ۔ چنانچہ اکثر سوارتھی لوگ اپنے اوپدیش
سے جاہلون کو بہکاتے ہین اور یہہ روایت مشہور کرتے ہین کہ کسی پادشاہ کو پادشاہان دہلی
مین سے اپنے لڑکے کو سنسکرت پڑھانیکا شوق پیدا ہوا اور بعد تلاش پنڈت جگناتھ نامی جو
عمر مین کم سن اور زبان سنسکرت مین فاضل تھے بادشاہ کی بارگاہ مین پیش ہوے اور شاہزاد
کے پڑھانے کے واسطے مامور کیئے گئے پنڈت جی آدمی وجیہہ تھے کچھہ مدت کی بعد شاہزادی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نظر تعشق سے اونکو دیکھنے لگی اور رفتہ رفتہ آتش عشق سے بیتاب ہوکر متدعی ہوئی کہ اسی
پنڈت سے میرا عقد مناکحت جوڑا جاوے پادشاہ نے پنڈت جی کے والد بزرگوار کو طلب کرکے
انعام واکرام سے مالامال کردیا اور پنڈت جی کو بعد دعوت اسلام اپنی فرزندی مین لے لیا مگر
شاہزادی بعد نکاح ہم بستری سے چندے محروم رہی جب ارادہ کرتی تب پنڈت جی کی برہمہ
کے تیج سے اوس کے بدن پر شعلہ آگ کا موثر ہوجاتا اور خوابگاہ سے لپس پا ہوجاتی اسی حالت
مین ایک شب کو پنڈت جی نے خواب مین دیکھا کہ برہمہ کہہ رہا ہے کہ اگرچہ تو نے کھان پان ایکشیتر
کا گرہن کرلیا ہے مگر مین نے ابتک تجھکو نہین چھوڑا ہے اور اب تجھسے علیحدہ ہوا چاہتا ہون پنڈت
جی خواب سے بیدار ہوئے اور خیال کیا کہ برہمتہ ابتک تجھ مین قایم ہے فوراً محل شاہی سے نکل کر
کسی طرف کی راہ لی شاہزادی جو صدق دل سے عاشق تھی وہ بھی محل شاہی سے نکل بھاگی
اور پنڈت جی کو تلاش کرلیا اور ساتھ رہنے لگی۔ پنڈت جی نے اپنے فرقہ کے برہمنون مین
بہت کچھ زور مارا کہ بدستور رل مل جاوین مگر کسی نے بلانا قبول نکیا آخرش کاشی مین پہنچکر
لب گنگا جی شاہزادی کو ساتھ لیکر باون اشلوک جو گنگا لہری کے نام سے منسوب ہین تصنیف کیے
جب ایک ایک اشلوک گنگا جی کی تعریف مین تصنیف کرکے پڑھتے تھے تو اوس گھاٹ کی ایک
ایک سیڑھی گنگا جی کی طغیانی سے ڈوبتی جاتی تہی اور اوس گھاٹ کی باون سیڑھی تہین جب
اکیاونوان اشلوک تصنیف کرکے پڑھا تو ایک ہاتھ اپنا گنگا جی نے نکالدیا باونوان اشلوک
تصنیف کرکے جو پڑھا تو دوسرا ہاتھ بھی نکلا اور ایک ہاتھ سے پنڈت جی کو اور دوسرے ہاتھ
سے کلنکی یعنی شاہزادی کو گنگا جی آغوش محبت مین لیکر چلی گئی اور طغیانی گنگا جی کی فرو ہوگئی
گنگا لہری کے مصنف نے گنگا جی کو مخاطب کرکے گنگا کی تعریف بطرز قصیدہ بیان کی ہے
اور اون صفتون مین سے کوئی صفت موصوف مین نہین پائی جاتی ہے۔ لیکن اس تذکرہ
و روایت کا تو کچھ بھی نام و نشان نہین صرف باون اشلوک کے ہونیسے من گھڑت باون سیڑھیان
قایم کرکے بھولے بھائیون کو بہکاتے رہتے ہین لیکن اس داستان دور از خیال دکوالیف خارجیہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پر جو گنگا لہری کا موجب تصنیف بیان کرتے ہین غور کیا جاوے تو کسی تواریخ سے پایا نہین جاتا
کہ بادشاہان دہلی مین سے کسی بادشاہ نے زبان سنسکرت سیکھی ہووے پس ایسی حالت مین
مستورات کا پڑھانا زبان سنسکرت کا کب ممکن ہے کیونکہ مطابق رواج اہل اسلام کی مستورات
کو زبان سنسکرت کی تعلیم دلوانا ممنوعات سے ہے اور ہر ایک بادشاہ کی تاریخ یک گونہ سوانح
عمری کے طور سے زبانِ فارسی مین موجود ہے مگر تعجب ہے کہ ایسا واقعہ عظیم جو ایک ادنی شخص
عام رعایا و غیر مذہب سے ہو اور بادشاہِ دہلی سے رشتہ دامادی کا حاصل کرے اور وہ واقعہ کسی
تواریخ مین درج نہو اور نہ اہل اسلام مین اس روایت کا کچھ تذکرہ باقی رہے تو کب یہ بات پایہ صداقت
کو پہونچ سکتی ہے۔ اور جب پانی گنگا جی کا باون اشلوک کی تصنیف کیوقت تک درجہ بدرجہ سیڑھیون
پر چڑھتا جاتا تھا تو بحساب قاعدۂ تبول کے مخرج گنگا سے کاشی تک کتنے شہر و دیہہ غرق آب
ہو جاتے جسکا شہرہ تمام اہل اسلام و اہل ہنود مین باقی رہتا اور لابد کسی تواریخ مین بھی ایسا واقعہ
قلمبند ہوتا نہ کہ محض پورانیک پنڈت اس بے سلسلہ کی بات سے واقفیت رکھتے۔ ایسی حکایات
سرتاپا لغو کو دور اندیش کب تسلیم کر سکتے ہین۔ پس گنگا لہری و گنگا اشٹک کی تصنیف شاہان اہل
اسلام کے عہد مین ہوئی ہے اور اب اس حد تک جہل مرکب کی نوبت پہونچی کہ بعض جہلا بجائے
قدم قدم چلنے کے لیٹ لیٹ و کھڑے ہو ہو کر کوسون تک کی مسافت طے کر کے گنگا جی کے
درشن و اشنان ہی جیتے جی مکتی پد کا حاصل کر لینا تصور کر لیتے ہین اور اس عمل جہل مرکب سے
اپنے کو جوگ ابھیاش کے رتبہ سے بڑھکر سمجھتے ہین اور ہم لوگ تو گردابِ ضلالت مین سراسر
ڈبوئے گئے کہ اس دریا پرستی کے افعالون کے جرم سے بجز خجالت کے اوس سرو شکتمان کو کیا جواب
دیسکتے ہین اور بجز ثمرہ بیہودہ خیالون کے جسکو کفر کہتے ہین ملک جاوید کے سفر مین کیا توشہ
لیجا سکتے ہین کہ جب سروپیاپک کی استہان ہین اس دریا کو جو مثل دیگر دریاے روی زمین کے
واقع ہے پیدا ہونے سے مرنے تک حامی و مددگار اپنا سمجھا اور ہردوار و پریاگ کو جو مثل دیگر شہرون
اس تختہ خاکی کے آباد ہین اون کے درشن سے اپنی نجات کا وسیلہ تصور کیا اور اوہن نیا کاری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے عدل و انصاف کی صفت پر کچھ خوف و بھروسا نہ رکھا اور خودغرضون کے دام مین کیسے مبتلا ہوے
کہ رشی و منی کی قومون کو نہ سنا اور نہ پڑھا اور خودغرضون کی شاعری کو سن سن اور اس دریا
مین بامید مغفرت غوطے لگا لگا کر ایسے بیباک ہوے کہ ہمارے پاپ مثل کثافت جسمانی شستہ
ہو گئے اور اوس شاعری سے جسمین صفت بے بنیاد اس دریا کی درج ہوئی موصوف مین کوئی
صفت بدلایل قاطع یا بحوالہ شاسترون کے پائی جاتی ہے یا نہین یا خالی الفاظون سے فن شاعری
کو ظاہر کر دکھلایا ہے مطلق خیال نکیا اور یہ بھی نہ سوچا کہ بارش کا پانی پہاڑون مین جذب ہو کر
اور اوس سے جو ہر ایک چشمہ یعنی اٹک و ستلج و چناب و جمنا و گنڈک و سرجو و نربدا وغیرہ ندیان نکلتی
ہین اور اون کے مخرجون کا نام بھی بوزن گنگوتری و ستلجوتری و چنابوتری و جموتری و
گنڈکوتری و سرجوتری و نربدوتری پکار سکتے ہین اور پہاڑون کا پانی جو اوپر کو پہاڑون کی
سطح سے نکلتا ہے جسکو چشمہ کہتے ہین اسی طرح پہاڑون کا پانی اندر اندر زمین کے بہتا ہوا
سمندرون مین پہونچکر بعض بعض جگہہ اس زور و کثرت سے برآمد ہو رہا ہے کہ خاص اوسی جگہہ
کا پانی میٹھا اور اوسی جاے کے گرد کا پانی بدستور کھاری پایا جاتا ہے لیکن یہ بات تعجب خیز بدون
واقفیت علم جغرافیہ طبعی کے کب حل و آسانی ہو سکتی ہے - اگر اوس پانی کو یہ شاعر برہم درت لکھدیتے
تو اوس تک پہونچنا مشکل ہو جاتا مگر یہ شاعر علم جغرافیہ طبعی سے کچھ واقف ہوتے اور سیاحی اختیار
کرتے تب اس کیفیت سے واقف ہو سکتے تھے - حاصل کلام ہردوار کے پنڈون کے بہیون مین
سولہ سو (۱۶۰۰) سمبت سے آمد و رفت باشندگان آریہ ورت کی بنظر اشنان مقام ہردوار مین پائی جاتی
ہے جسکو اب تین سو چوالیس (۳۴۴) برس کا زمانہ گذرتا ہے اور یہی زمانہ سمپردائیون کے فرقون کے
قایم ہونیکا پایا جاتا ہے جو زیادہ تر باعث میلان جہالت ہم لوگون کا ہوا ہے کیونکہ دریا کے
جہالت مین ڈوبنے کا آغاز زمانہ دوسرے ڈھنگ سے ہم لوگون کا یہی تصور ہوتا ہے جو حق پرستی
کو چھوڑ کر دریا پرستی مین ایسے غرق ہوے کہ جڑ پدارتھ یعنی پانی کی پوجا کرنے لگے - اور پرمیشور
کی پوجا ترک کر بیٹھے - علاوہ اس کے علم معقول و منقول سے ثابت ہے کہ بعد مرگ اپنے اعمالون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی جزا و سزا پرمیشور کی ویوستھا کی مطابق جیو دھاریون کو پراپت ہوجاتی ہے تو بخلاف اس کے
مرتک کی ہڈیان و خاکستر بعد داہ کے کچھ عرصہ یا کئی دن کے بعد جو شری گنگا جی مین پہونچائی
جاتی ہین تو اوس عرصہ تک مطابق قانون قدرت اوس پرانی کا جنم نوع انسان یا حیوانات
مین ہوجاتا ہے اور پرمیشور کی ویوستھا کی مطابق سکھ دکھ کو بھوگنے لگتا ہے تو وہ ہڈیان
گنگا جی مین پڑجانے سے مرتک کی عزت و حرمت مین کیا تفاوت ہوا یا اوس پرانی کو جنم
شیر یا شوکر وغیرہ کا جنم پالیا تو اس عمل کا کفارہ اوس پرانی کو کیا سودمند ہوسکتا ہے
اور کسکی طاقت ہی کہ اوس نیائکاری کی ویوستھا مین سرمو فرق ڈال سکے کیونکہ وہ مرتشی
نہین اور نہ اوس مین تلون مزاجی ہے کہ اوس کے اعمالون کی جزا و سزا ہی مین چشم پوشی
و یا حکم سابقہ کی ترمیم کرے اور یہہ عمل اوسکی آگیا کا نہین اگر ہوتا تو ویدون مین تذکرہ اسکا
ہوتا اور بھگوان منوجی کی سمرتی مین وہان اس کا قلمبند ہونا ضروری تھا خودغرض لوگ
ذاتی فائدہ کیواسطے رفاہ عام کے کیسے بانی ہوے کہ جو داہ کرم کے وقت گھی و خوشبودار
چیزون کا ویدوکت ریت سی صرف ہونا چاہیئے اوس صرفہ کے عوض مین بچہتر لیلاؤن وجہل
مرکب وغیرہ پاکھنڈون کی ذریعہ سے اپنی جایداد و ملکیت قایم کر بیٹھے - مطابق بالمیکی
راماین کے اب غور کا مقام ہے کہ جب بھرت جی ننہال سے اجودھیا مین آئے اور مہاراجہ
دسرت یعنی اپنے والد بزرگوار کی نعش کو سرجو کے کنارے ویدانکول بعد کھدوانے ایک گڑھی
کے داہ دیا اور بعد مین وہ خاکستر اوسی جگہہ دبائی اور تیسرے روز ہون یگ کر کے فوج وارکین
دولت کو بھرت جی نے حکم کوچ بروانگی چترکوٹ نافذ کیا یہہ نہین لکھا کہ بعد داہ کے ہڈیان
چتا سے چنوا کر پریاگ یا ہردوار مین بھجوائین - علاوہ اسکے جب شری رامچندر جی بعد فتحیابی
جزیرہ لنکا یمان کی سواری مین اکاش کے مارگ سی پریاگ کے مقابل پہونچے اوسوقت شری
سیتا جی سی یہہ کہکر کہ اب شری بھاردواج رشی سے ملکر اجودھیا چلین گے یہ کہکر بان
کو رشی کے اشرم کی پاس اوتارا اور رشی سی ملی اور بدیر متکلم رہے اور اون کے مدعو ہوئے یہہ نہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لکھا کہ پنڈ بھی اپنے پتا یعنی مہاراجہ دسرت کی پریاگ مین دیئے یا بعد تخت نشینی کبھی ھردوار یا
پریاگ مین اشنان کرنے آئے یا پریاگ و ہردوار کے اشنان کو اپنی زبان مبارک سے کسی طریقہ
کے پھل ملنے کا مہاتم بیان فرمایا اور ہم لوگ سری رامچندر جی کو مرجادا پرشوتم مانتے ہین لیکن
اون کے مرجاد کے خلاف پنڈدان بمقام پریاگ دیتے ہین اور گنگا کے اشنان سے اپنی پاپون
کا ناش ہوجانا سمجھتے ہین۔ غور کا مقام ہے کہ اگر گنگا اشنان سے پھل نجات کا حاصل ہوتا
یا اشنان بھی گنگا جل سے لازمی تصوّر ہوتا تو ضرور سری رامچندر جی وقت اوتارنے بمان کے
فرماتے کہ رشی سے ملکر اور گنگا جی کا اشنان کرکے اجودھیا چلینگے۔ اگر اوس زمانہ مین
پرستش گنگا جی کی مثل زمانہ حال کی قایم ہوتی تو ایسے چکروتی مہاراجہ کی نعش بموجود گی
بشسٹ جی و بھرت جی کی پریاگ مین جلائی جاتی یا بعد کو داہ کی ہڈیان ھردوار یا پریاگ
مین پہونچائی جاتین۔ اب کس کثرت سے ہڈیان برمہہ کُنڈ پر بغرض حصول نجات جمع کی
جاتی ہین جو گنگا جی کے پانی کو گندہ کرتی ہین اور اوس جگہ نہانا یا پانی پینا گران
گذرتا ہے اور جا بجا سے حال کی پرستش کے اثر سے لاکھون نعشین و ہڈیان گنگا مین
پہونچتی ہین تو بہر حال باشندگان مواضعات لب گنگا کی حق مین یہ رواج کیا بیجا اور مُضر
نہین ہے پرمیشور کا حکم ایسا نہین ہوسکتا ہے کہ ایک کے حق مین صورت نجات اور دوسرون
کے لیئے باعث مضرّت ہووے۔ اب یہ جہل مرکّب سوارتھیون کے من گھڑت پستکون کی
تصنیفات کا نتیجہ ہے کہ وید مقدس سے پرتکول ہوئے اور رشی مہرشیون کی ہدایت سے
کوسون دور ہوکر جہالت کے پنجہ مین مبتلا ہوئے ہین اور سوارتھیون نے ھردوار و پریاگ
وغیرہ مقامات کا نام تیرتھ رکھ لیا ہے: تیرتھ کے ارتھ ترانے والے کے ہین اور رشی
مُنیون کے گرنتھون مین تیرتھ حسب ذیل قرار دیئے گئے ہین۔ ماتا۔ پتا۔ اچارج۔ اتتھ
پرش کو استری۔ و استری کو پرش جن کے سبب سے دکھون سے ترین اون کا نام تیرتھ ہے
جل ستھل ڈوبانیوالے ہین ترانے والے نہین ہین کیونکہ ماتا۔ پتا۔ اچارج وغیرہ کی سیوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے لوک پرلوک دونون کا سُدھار ہوتا ہے - علاوہ اس کے نرانی والی کشتی بھی ہے جو اِن
پار سے اوس پار دریاؤن مین ترا دیتی ہے شری وجی شبد کا استعمال جیو دھاری کے
لیئے مستعمل ہوتا ہے مگر سری بھاگیرتھ جی مہاراجہ کے نام لینے کے وقت جنھون نے رحمدلی
و غربا پروری کی نظر سے نہر جسکو گنگا و بھاگیرتھی کہتے ہین ہردوار سے پریاگ تک کھدوائی
جس سے ایک ملک کو بیشمار فائدے ہو رہے ہین - سری وجی شبد کا استعمال نہین کرتے
بلکہ جڑ پدارتھ دریا کے نام مین شری وجے لفظ کا استعمال کرنے لگے اور اوس محسن کا احسان
کو فراموش کر بیٹھے - کیا انصاف اسی کا نام ہے لیکن اوس جگہہ انصاف کہان ہو سکتا ہے
جس جگہہ پرمیشور کے ذات مین ہی دوش قایم کرنے کو دھرم سمجھنے لگے اور ایسے کتب خارجیہ
کے سننے و سنانے سے ذریعہ نجات کا تصور کرنے لگے جسکو پاپ کہنا چاہیئے اوسکو پُن اور جسکو پُن ماننا چاہیئے
اوسکو پاپ خیال کرتے ہین کب عقل دور اندیش تسلیم کر سکتی ہے کہ بزرگان سلف کے علمی نتیجہ کی پرستش
مین مبتلا ہو جاوین بلکہ لازم تو یہ ہے کہ بخلاف اوسکی اون علمون کو جستجو و مستعدی سے تحصیل کر کے
اوسکے ثمرہ سے ذایقہ دینی و دنیوی چکھین کیونکہ پرستش کے قابل سرشٹ کرتا ہی ہے اور
سرشٹی کی پدارتھ دھرم کے مطابق یتھاوت کام لینے کے لیئے سرشٹ کرتا نے پیدا کیئے ہین
پرستش کی استھان مین کوئی دوسرا سوا اوس کے نہین ہو سکتا زمانہ حال مین آریہ ورت
کے چارون طرف سے ملک سُدھار کا شور رہا ہے - لیکن جب تک آتما ہی کی سُدھی ہوگی اور
جو فعل آتما کی لیئے موجب اشدھی ہین جن کو جہل مرکب کہتے ہین اون کے دور و رفع کرنیکا خیال
دلون مین نہ لایا جاوے اور اوس کی احکام یعنی وید مقدس کو تہ دل سے قبول کر کے اوس پر
عمل نکرین گے تب تک پرماتما کی خوشنودی کے مستحق ہم لوگ نہین ہو سکتے ہین اور جبتک
دیش بگاڑ و مرض کی تشخیص کو مقدم و ضروری نہ سمجھین گے اور اوس کی مادہ کو نیدھ پھینکنگے
کہ اس مرض کی پیدایش و افراط و تفریط کس کس خلط سے ہوئی اور ہو رہی ہے اور ہوتی جاویگی
تب تک دیش سُدھار کی ادویات ہم لوگون کو بلا تحقیقات کیسے ہاتھ آوینگی اور اوس کی تاثیر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

واوزان موقع کے استعمال کو کب سمجھ سکینگے بہرحال چشم صداقت و انصاف سے دیکھینگے تو بگڑے سامان یعنی اصلی دھرم کا پرکاش ہوجانا کچھ مشکل نہین ہے۔ اب اوس سروشکتمان سے پرارتھنا ہے کہ ہے دیالو خودغرضون کے دلون مین رحم کا جوہر عطا کر تپ اور سچائی کا بیج اون کے خیالات باطلہ کی کیاریون مین بودے اور خار پکشپات کو اون کے ہردے سے نکالدے اور ست است کے نرنے کرنیکے توفیق بخشدے اور دام تزویر کو کار و انصاف سے قطع کرادے آمین۔ آمین ۔ اس عہد انگلشیہ مین ترقی تعلیم و مشاہدات و تجربہ سے کہان تک ہم لوگون کو حق و باطل کی تمیز ہوئی ہے اور ہوتی جاتی ہے ۔ جسے سچدانند اس سلطنت و بادشاہ وقت کو تا ابد آریہ ورت کی حکمرانی پر قایم و سلامت رکھ۔ اب بمصداق مثل ہذا کہ مشتے نمونہ از خروارے دو اشلوک گنگا مہاتم و کیدار کھنڈ کے درج کرکے بعد ترجمہ اوسکے نفس مطلب کو بغرض امتیاز حق و دروغ محک انصاف و تجربہ روزمرہ سے مقابلہ کیا جاتا ہے — گنگا مہاتم۔

दृष्ट्वा जन्म शत पापं स्नात्वा जन्म सहस्रकं
पीत्वा जन्म सहस्राणि हंत गंगा कलौ युगे

ترجمہ

"گنگا کی دھارا دیکھکر سو جنم کے اور اشنان کرنے سے ہزار جنمون کے اور جل پان کرنے سے ہزارون جنم یعنی جنمانترون کے پاپ دور ہوجاتے ہین" اب غور کا مقام ہے کہ پاپ ہی دکھ کا مول ہے اور اگلے جنمون کے پاپ کرمون سے برتمان جنم مین کوئی منش اندھا کوئی گونگا کوئی بہرا کوئی لنگڑا۔ کوئی جذام وغیرہ کی سزا پاکر اسی طرح ہزارون آدمی اپنے پاپون کا پھل یعنی دکھ جنم پر جنم بھوگتے ہین اور ایسے آدمیون مین سے ہزارون آدمی بہ نیت گنگا اشنان بمقولہ اشلوک مندرجہ بالا گنگا کے کسی مقام پر پہونچکر اشنان و جل پان کرتے ہین اور ایکمرتبہ کیا بلکہ اپنی عمر مین سیکڑون بار جل پان کرتے ہین۔ اگر اون کے جنمانترون کے پاپ چھوٹ جاتے تو وے لوگ آنکھ وغیرہ جس عضو سے یا جس مصیبت مین بوجہ پاپ کرمون کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محروم و مبتلا کیئے گئے ہین - جل پان کرنے کے بعد اندھا آنکھ والا - گونگا زبان والا وغیرہ ہو جانا
چاہیئے تھا مگر کبھی کسی کے دیکھنے و سُننے مین نہین آیا کہ گنگا کے جل پان کرنے سے اندھا
آنکھ والا و کوڑھی تندرست ہو گیا ہو تو ثابت ہے کہ یہ لیکھہ سوارتھیون کا محض بناوٹی و نرمود ہے
صرف بغرض دھوکہ دہی عام و خاص سے بلا محنت و مشقت روپیہ حاصل کرنیکے واسطے ایسے لچر
و مطالب بیجا کو جبکا لگاؤ عقل دور اندیش سے مُطلق نہین ہو سکتا ہے فن شاعری اپنے مین
ظاہر کیا ہے اور اس کتھن کا کوئی پرمان بھی نہین دیا اور نہ کوئی دلیل بیان کی جو موجب
اطمینان عقل انسانی کا ہو سکے - ظاہر ہے اسِت بات کا پرمان شاسترون سے کب مل سکتا ہے
کہ جسکا سوارتھی لوگ پرمان دیتے اور پرتکچھہ بات کا پرمان پرتکچھہ ہی مشاہدہ سے ہو سکتا ہے
کیونکہ جب آگ مین صفت جلا دینے کی ہے تو جو شخص آگ مین اپنی اونگلی ڈالیگا معاً اوسی وقت
اونگلی مین چھالا پڑ لیگا اِسی طرح اگر گنگا کے درشن و جل پان کر نہین مطابق لیکھہ سوارتھیون کے
صِفت پاپ ناشنی کی ہوتی تو بالضرور اندھے آنکھ والے - گونگے زبان والے غرضکہ شاسترون
کے ہر ایک پاپون کی سزا سے منش ماتر بری ہو کر گنگا کے جل پان کی صفتون سے فیضیاب
و بہرہ مند ہوتے رہتے - افسوس بے علمی نے بھارت باشیون کو کیا کیا رنگ دکھلایا اور دکھلا رہا ہے
چنانچہ اسی قسم کی تصنیفات خام خیالی کے اغواء و اعتماد بیجا کے اثر سے اس مُلک کی راجہ مہاراجہ
و اہل دوَل ہزارون روپیئے صرف کر کے کیسی کیسی عمارتین گنگا کے کنارے تعمیر کرواتے ہین
اور عوام کو خیال فاسد مین مبتلا کرتے ہین اور سیکڑون آدمیون کو ایسے ثواب بے بنیاد کے
اظہار سے آلسی و بیکارہ بنا کر بربادی دلبش کی کرتے ہین اور ہزارون فقرا و جُہلا گنگا کے
کنارے بچھتر لیلا پھیلاتے اور تاک مین رہتے ہین کہ کوئی والئی ملک یا اہل دوَل مرے اور
بلکشن بازار دھوکہ بازی کا گرم ہووے - والیان مُلک نظر غور سے مطلق خیال نہین فرماتے
کہ یہ روپیہ ہمنے اپنے ملک کی رعایا سے حاصل کیا ہے تو اوس روپیہ سے اوسی مُلک کی رعایا
بنظر انصاف مفاد کا استحقاق بھی رکھتی ہے - پس بنظر حق رسی کنوے و پل و نہر و پاٹ شالہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وکالج ویتیم خانہ وکلون کے کارخانون کی اپنے ملکون مین بنیادین قایم کرین جس سی رعایا کو سب طرحکی آرام حاصل ہون۔ ملک سی جہالت وافلاس کی بیخ کنی ہو۔ عالمون کا ستکار و ناخواندون کا نزسکار ہوکر نیم ملا خطرہ ایمان کا بار جو ایک مدت سی اس ملک پر پڑ گیا ہے دفع کرین اور جنکا کام شکچھا کا ہے وے لوگ پورا علم حاصل کرین اور خاص وعام کو حق پرستی کا فایدہ پہونچاوین۔ عمل ناحق وخیالات باطل کا گمان دلون سی فروگذاشت کرادین اور انجام کو خود بھی اوس بارگاہ بیک سی جزاء نیک کے بھاگی ہووین۔

کیدار کھنڈ

गंगा गंगेति योब्रूया योजनानां शतैरपि
मुच्यते सर्व पापेभ्यो सत्य सत्यं नसंशय:

ترجمہ۔ گنگا گنگا ایسے کہنے سے سو جوجن یعنی چار سو کوس کی دوری سی تو وہ منش سب پرکا کے پاپون سی چھوٹ جاتا ہے اسمین کچھ سندیہہ نہین ہے یہہ بات ست ہے۔ پہلی تو بلاکم وکاست سو جوجن کی ضد قایم کرنیکا پرمان کیا ہے ایسی اپرمان بات جو سندیہہ سے خالی نہین ہوسکتی ہے اوسمین کیونکر سندیہہ نہ ہوسکے۔ دوسرے اس پستک مین جغرافیہ ہندوستان شمالی سی صرف ملک گڈھوال کا بیان کیا گیا ہے کہ سوامی شنکراچارج مہاراج نے بہ نفس نفیس بدری ناراین وفلان مندر کی استہاپنا کی ہے لیکن اس قسم کے واقعات بوجوہات چند در چند الزاما سوامی جی پر بہر نوع ثابت ہوتے ہین۔ مصنف کے طرز بیان سے یہہ منشاء مصنف کی ظاہر ہوتی ہے کہ اوس یا کا اعتقاد عام وخاص کے دلون مین ایسے بزرگ کے نام کی سبب سے آیندہ کو قایم ہوجاوے کہ جیسا فی زمانہ ہو رہا ہے۔ سوامی شنکراچاریہ کے بعد کیدار کھنڈ پستک کا تصنیف ہونا اوسی پستک کی واقعات سی ظاہر ہوتا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ بذریعہ ایسی ہی کتب باطلہ کی تصنیفات کی سبب سی تھوڑی ہی زمانہ سے گنگا کی پرستش آریہ ورت مین جاری ہوئی ہے اور یہی زمانہ زیادہ تر بوجہ بیعلمی جہالت کی پھیلاؤ کا آغاز اسی قسم کی تصنیفات سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پایا جاتا ہے - اب بنظر غور دیکھا جاتا ہے تو گنگا مہاتم وکیدار کھنڈ کی تصنیفات کے اثر سے نتیجہ
کیا ہوا کہ چوری دغابازی دروغ وزنا وغیرہ کے رواج نے کیسی کچھ ترقی پائی ہے کیونکہ ساری
عمر ایسے پاپون سے کوئی شخص ہروکار رکھے اور جب اوسنے ایک مرتبہ گنگا کا نام لے لیا تو
مطابق لیکھ کے کیئے ہوئے جملہ پاپون سے نجات اوسکی ہوگئی اب اس عقیدہ وخیال باطلہ
سے ملک مین گناہ کبیرہ کی ترقی ہوسکتی ہے یا کمی ؟ اور پابندی ایشور کے قانون کی
ہوسکتی ہے یا مخالفت قانون قدرت شہادت دیتی ہے کہ ؎ خدایا جہان پادشائی
تراست * زما خدمت آید خدائی تراست - مگر قانون گنگا مہاتم وکیدار کھنڈ مصنفہ
سوارتھیون کا شاہد ہے کہ ؎ خدایا جہان پادشائی مراست * زتو خدمت آید خدائی
مراست - ایسی تصانیف ہین گھڑت سوارتھیون نے جسکو کلمۂ کفر کہتے ہین - قانون
قدرت یعنی وید مقدس کی تعلیم کو بھلا دیا اور دھرم سے ہٹ جانی کی سبب سی آریہ ورت پر یہ
اثر پڑا کہ دنش پانچ اہل دول کی شراکت سی بمقابلۂ دوسرے ملکون کی اس ملک مین کوئی
کارخانہ بطور کمپنی جاری نہین جس سی ملک کا افلاس دور ہووے کیونکہ نیک کامون مین
پست ہمتی ہوگئی برے کامون کی کرنے مین دلیری وبیباکی آگئی - دغابازی وکذب
ومردم آزاری نے بخیال پھل گنگا اشنان کے آریہ ورت مین مسکن اپنا بنالیا اور ایسے
ایسے پاپون کے مرتکب ہونیسے عام کی دلون مین کچھ خوف پرمیشور کا نرہا کیونکہ گنگا کے اشنان
سے پرمیشور جگدیشور پاپ کرنیوالون کی سزادہی مین مجبور وبے اختیار ہوگیا ہے اور اس بات
کا زور دیا گیا ہے کہ ایسے کتب کے پڑھنے پڑھانے وسننے سنانے سے گیان کی پراپتی
وپاپ کا ناش ہوتا ہے - اس ملک کی قوت انسانی کو اسی قسم کی تصانیف باطلہ نے کمزور
کردیا ہے اور سوارتھیون وجاہلون کا زور کہان تک بڑھا ہے کہ نیک کام مین روپیہ کا
صرف کرنا جو آریہ ورت کا دھرم تھا ایک بار دلون سے اوٹھا دیا گیا - اور سوارتھیون نے پاپ
دور ہوجانیکا ٹھیکہ گنگا اشنان پر منحصر کردیا اور جابجا گنگا کے گھاٹون پر خود ہی ٹھیکہ دا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپن بیٹھے کیا خوب خود ہی شرایط دوراز عقل ٹھیکہ کی قایم کرین اور خود ہی ٹھیکہ دار بنکر اوس ٹھیکہ سے مفاد بھی اوٹھاوین اور بہ شرایط استمراری پٹہ بھی اپنے نام لکھین کہ کبھی اوس کے تبدّل مین پیسہ کا کاغذ بھی صرف نہو وے - اسی موقع سے یہہ مثل ایجاد ہوئی ہو کہ دست خود دہان خود تو تعجب نہین قطع نظر تصانیف سوارتھیون کے علاوہ یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ جو اس قسم کی تصانیف بعد شنکر اچاریہ کے ہوئی ہے اور وہ زمانہ خیالات بودہ و جین کے تنزّل کا ہوا کہ جیسا ملک کی تاریخ سے ثابت ہوتا ہے تو اس قسم کی تصانیف کسی خیالات ناستک والے سے ہوئی ہووے تو بھی ممکن ہے کیونکہ اس قسم کے خیالات والون مین پرمیشور کا ہونا ہی ثابت نہین اور آستک لوگ سرشٹ کا کرتا پرمیشور کو جانتے ہین تو ایسے خیالات والون کو اس پاک خیال سے کوسون دور ہوجانیکی نیت سی اس قسم کی کتب تصنیف کین کہ جسکی تعلیم سے کیسکو خیال تعلیم وید مقدّس و شاسترون کا مطلق نہو سکے اور عنصرون کی پرستش مین مصروف ہو جاوین بہرحال ایسی ایسی کتب باطلہ کی تصانیف دونون قسم کے مصنّفون مین سی بالضرور ایک قسم کی مصنّف سے خالی نہین ہو سکتی ہے - مہابھارت مین سری کرشن جی فرماتے ہین - اشلوک

आत्मानदी संयम पुण्यतीर्था: सत्योदका: शीलतय: ।
दयोर्मी तत्राभिषेकं कुरु पाण्डुपुत्र नवारिणा शुद्ध
तिचांतरात्मा।

ترجمہ - یہہ روپک النکار ہے - جو پرمیشور سروبیاپک ہے وہ ایک ندی ہے اور اوس ندی مین اپنے من و اندریون کا لگانا ہے - ایک پن تیرتھ یعنی تیرنا ہے اور اوس ندی مین جو ست ہے وہی جل ہے اور اوس ندی کا کنارہ شیل کا اور لہرین اوسکی دیا کی ہین - ہے جدھشٹر ایسی ندی مین تم اشنان کرو اور باہر کی یعنی روے زمین کی ندیون کے پانی مین اشنان کرنے سے آتما کی شدھی نہین ہوتی ہے - اس اشلوک سے صاف ظاہر ہے کہ سری کرشن جی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مہاراج کے خلاف رائے گنگا کا اشنان وپھل مصنّف کیدار کھنڈ وگنگا مہاتم نے اپنی اپنی کتب مین درج کیا ہے - واقعی جوبات است ہوتی ہے علم معقول ومنقول سے کوسون دور ہوتی ہے اگر سری کرشن جی مہاراج گنگا کے اشنان سے پاپ کا ناش ہونا صحیح تصوّر فرماتے تو بلاشک مہاراج جدھشٹر کو گنگا اشنان کا اوپدیش کرتے کسی طرح کیدار کھنڈ وگنگا مہاتم کے مصنّف کو سری کرشن جی مہاراج کے اس قول سے ترجیح نہین ہوسکتی ہے بلکہ ازسرتاپا خلاف ہے اور اسی طرح گیتا جی مین بھی فرمایا ہے -

नाभुक्तमक्षीयते कर्म कल्पकोटि शतैरपि

ترجمہ - بن بھوگے کرم نشٹ نہین ہوتا ہے کروڑون کلپ پرینت - آب صاف ظاہر ہے کہ کسقدر سوارتھیون نے خلاف عقل واقوال معتبر گنگا اشنان کے بارہ مین بکوشش دھوکہ دہی طبع آزمائی کرکر متعدّد کتب تصنیف کین اور بھارت باشیون کو اپنے خاص سوارتھ کے سبب سے ورطۂ جہالت مین کیسا ڈبویا کہ اب بلا تحقیقات ساحل راستی پر پہونچنا مشکل ہوگیا جسقدر ہٹ دھرمی اور تعصّب سے کنارہ کشی ہوویگی اور ست گرنتھون کا پرچار ہوگا رفتہ رفتہ یہ جہل مرکّب بھی دور ہوجاویگا - فقط

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مطبع ودیادرپن شہر میرٹھ مین چھپا گیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نوٹ نقشہ نمبر ۱

مطابق نتیجہ لیکھہ سری مدبھاگوت گنگا کا بہنا ہمالیہ پہاڑ سے جھیل تک اور جمنا کا ہمالیہ سے نکلکر اور خلیج بنگالہ مین سمندر سے ملنا ثابت ہے۔ اس سبب سے نشان چشمہ گنگا کا نقشہ مین شوالک پہاڑ کے جنوب مین نہین لکھا گیا۔ اور از روے علم جیالوجی کے بھی ثابت ہے چشمہ گنگا گنگوتری سے نکلکر اور شوالک پہاڑ کی روک سے پانی چشمہ گنگا کا ضلع دہرہ دون کی زمین مین بصورت جھیل جمع رہکر بذریعہ چشمہ جمنا بہتا تھا۔ چنانچہ نشان جھیل اور جسقدر چشمہ گنگا کوہ ہمالیہ سے نکلکر جھیل مین ملگیا درج نقشہ ذیل کیا گیا اور اوسوقت مین نام و نشان ہردوار و پریاگ کا نہو گا۔ اس سبب سے نام مقام ہردوار و پریاگ کا درج نقشہ نہین کیا گیا اور رام گنگا جمنا مین قبل پورشارتھ مہاراجہ بھاگیرتھ کے ملی ہوگی اس سبب سے رام گنگا جمنا مین ملائی گئی۔

نوٹ نقشہ نمبر ۲

چشمہ گنگا کو مطابق نتیجہ لیکھہ سری مدبھاگوت و علم انجینیری کے مہاراجہ بھاگیرتھ نے شوالک پہاڑ کو کاٹ کر و از روے لیول کھدوا کر جمنا مین ملادیا۔ چنانچہ شوالک پہاڑ مین کاٹنے کی جگہہ کا نام ہردوار و جمنا مین ملانیکی جگہہ کا نام پریاگ مہاراجہ بھاگیرتھ نے رکھا لہذا نقشہ مین نام مقام پریاگ و ہردوار کا درج کیا گیا۔ اور رام گنگا مہاراجہ بھاگیرتھ کے پورشارتھ سے گنگا مین ملائی گئی۔ اس سبب سے رام گنگا کا اتصال گنگا مین لکھا گیا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوم

تاریخ ہردوار

مصنفہ

منشی سول چند صاحب مدرس مدرسہ گنکھل ضلع سہارنپور

جسکو

شری متی پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی و اودھ نے

پسند فرمایا

اور دوبارہ ترمیم ہوکر باضافہ مضمون الفریالیش امراؤ سنگھ

مطبع دیا وزیر پرنٹنگ ورکس میں خانگیا پر کلیانرائے کے اہتمام سے چھپی

سنہ ۱۸۹۰ع

حق تالیف محفوظ ہے کوئی صاحب بلا اجازت مصنف قصد طبع نفرماوین قیمت فی جلد

دوسری مرتبہ ۵۰۰ جلد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فہرست مضامین کتاب ھذا

مضمون	صفحہ تک	صفحہ سے
سبب تالیف کتاب	۱	۱
کتھا مہادیوجی و راجہ دکچھہ	۴	۲
حقیقت و اصلیت کتھا	۷	۴
بیان سورگ	۱۰	۷
حالات باشندگان ہمالہ	۱۳	۱۰
حالات مہادیوجی	۱۵	۱۳
تاریخ راجگان مایاپور	۱۷	۱۵
زمانہ قایمی تیرتھ ہردوار معہ وجہ تسمیہ	۲۶	۱۷
تفصیل تیرتھہاے ہردوار و اصلیت	۳۲	۲۶
کتھا مہاراجہ بھاگیرتھ و گنگاجی بموجب پوران	۳۵	۳۲
اصلیت کتھا	۳۶	۳۵
الکتا راسومیدھ یگ راجہ سگر و راجہ بھاگیرتھ کا گنگا کو لانا	۴۴	۳۶
پودشارتھ مہاراجہ بھاگیرتھ	۴۷	۴۴
حاصل	۵۱	۴۸
غزلیات	۵۳	۵۱
تصنیف نامہ	۵۳	۵۳

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوم

پرماتما سرب شکتیمان کو ہر دم دھنباد اور نمسکار ہی کہ جسنے یہہ چراچر جگت پیدا کرکی رونق بخشی اور انسان کو جوہر تمیز عطا کرکے اشرف المخلوقات بنایا اور اوسکی سکھ کیواسطے سناتن وید ودیا کا اوپدیش کرکی گوناگون نعمتین اس کی لیئے پیدا کین اور جنم مرن کی دکھون سی چھوٹنے کے لیئے موکش مارگ بتلایا وہی مالک اور معبود ہی اور وہی لایق سجود ہی اوسی کی کرپا بہتری دینا و عاقبت ہی اوم شانتی شانتی شانتی

سبب تالیف کتاب

بعد شکر پرمیسر کی رو دولت ازا شہنشاہ زمان ہفت تاج خاقان جہان ملکہ معظمہ وکٹوریا قیصر ہندوستان دام اقبالہا کہ جسکے عہد سلطنت مین ہمکو چشمہ رفیض علم نصیب ہوا اور جسکے عہد حکومت مین ہم امن و امان سی پرورش پا رہی ہین پرمیشور ایسی مادر زمان کو ہمیشہ بر سر ظل گستر رکھے ناظرین انصاف پسند حق جو پران سنتی سنج کی خدمت مین بنابر تحقیقات حق و باطل واجب آتا ہی کہ کچھ حال اس تیرتھ ہردوار کا جو آج کل تمام بھارت ورش مین مشہور و معروف ہی بیان کیا جاوی اور وی صاحب جو ممالک دور و دراز سے شدائد سفر اوٹھا کر واسطے اشنان یا بطور سیر اس عبادت گاہ قدیم پر آتے ہین اُن کی دلون مین ضرور خیال گذرتا ہوگا کہ یہہ ہردوار جسجگہہ ہمارے بزرگ رشی منی راجی مہاراجے زمانہ سلف کی فوائد دینی و دنیوی یعنی لوگ و پرمارتھ کے بہبود یہان پیدا کرکے بڑے بڑے نام و نمود ظاہر کر گئے ہمیشہ سے اسی طرح چلا آتا ہے اسیلئے اسکی اصلیت کا حال کہ یہہ کیا تھا اور کب اور کسطرح اس کا نام ہردوار مشہور ہوا اور ایسا سمجھا جاتا ہے واسطے آگاہی خاص و عام کی جسقدر تحقیق ہو کر پایہ ثبوت کو پہونچا باستعانت مشفق منشی امراو سنگہ ملازم نہر جمن شرقی تحریر کیا گیا ناظرین سے باادب گذارش ہی کہ بچشم انصاف و غور ملاحظہ فرماوین اور چونکہ انسان سہو و خطا سے بری نہین ہی جس جگہہ غلطی دیکھین معاف فرماکر راقم کو اطلاع بخشین اور جبتک اس کتاب کو پوری نہ پڑھ لیوین سرسری ابھلا نہ کہین کیونکہ مجھے یہہ خاص تاریخی واقعات کی بیان کا ہی اور اونکو یہہ بھی واضح ہو جائیگا کہ وہ کیا سوچی ہوئی ہین اور اصلیت کیا ہے اور وہ کیا سمجھے ہوئی ہین اور حقیقت مین کیا تھا یہہ تاریخ ہے جس مین کسی کی طرفداری نہین ہو سکتی چونکہ کمترین نی بحق خیر خواہی رفاہ عام کی سالہا سال کی محنت تحقیقات معقولات و منقولات کتب مستند سی بصد کوشش طیار کی ہی ناظرین مانند اور کتب قصص و دل لگی کے تصور نفرماوین اور امید قوی ہے کہ عاجز کو بعد مطالعہ کے دعائے خیر سے یاد فرمائینگے فقط —

راقم
موہنچند ساکن کنکھل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کتھا پوران نسبت مہادیو

منجملہ اٹھارہ پورانون کے شب پران واسکند پوران معروف گرنتھ ہین اور دونون کی تصنیف ایک ہی پرایہ مین ہے جو مہادیو کی پرستش اور تیرتھ ہردوار کے اصل الاصول ہین - اسکند پوران کا ایک باب کیدار کھنڈ ہے جس مین ہمالہ کا بیان اور مہادیو کی بود و باش کی کتھائین ہین اور مایاپوری مہاتم کیدار کھنڈ مذکور کا ایک ادھیاے ہے جس مین صرف مایاپور اور ہردوار کا مہاتم ہے - اسکند پوران مین مہادیوجی کا حال اس طرح لکھا ہے کہ مہادیوجی کیلاش کے راجہ تھے جو شب کیلاس پتی - بھولا - رودر - مہیش - سمبھو - ہر - گرنار - پشوپتی وغیرہ نامون سے پکارے جاتے تھے - اون کی شادی ستی دختر مہاراجہ دکچھ پرجاپتی و گوری راجہ ہماچل سے ہوئی تھی اور اُن کے سوامی کارتک بیربھدر و گنیش لڑکے پیدا ہوئے اون کی وضع و طرز لباس اس طرح لکھی ہے کہ سر پر بالون کی جٹا جس مین سے گنگا بہتی ہے - سمادھی لگائی ہوئے - جسم پر خاک ملی ہوئی - گلے مین مونڈمال اور سانپ پٹے ہوئے - پیشانی پر نصف چندرمان - تیسرا نیتر کھلا ہوا و پوشش چرم شیر و ہاتھی - و بستر مرگ چھالا ہے اون کے یہان فوج و ہتھیار و سامان راج سبھی موجود لکھے ہین - پوران مذکور مین اُن کو ایشور پرماتما مانا ہے اور خلقت ایسا ہی مانتی ہے اور اون کی کتھائین جیون چرتر (سوانح عمری) پڑھی اور گائی جاتی ہین - منجملہ اور کتھاؤن کے ایک یہ کتھا ہے کہ ایک دفعہ مہاراجہ دکچھ کے یہان راجون و رشیون کی سبھا لگی ہوئی تھی جس مین مہادیوجی بھی تشریف لائے مگر باوجود رشتہ خسر و دامادی کے مہادیوجی نے راجہ دکچھ کو پرنام نکیا اس وجہ سے مہاراجہ بہت ناراض ہوئے (یہ مہاراجہ دکچھ ملک ہمالہ کے جنوب یعنی ہردوار کے نیچے کے راجہ تھے) بعد اسکے جب مہاراجہ دکچھ نے راجسوییہ یگ کیا تو تمام راجگان و دیوتا رشی دیش دشانتر سے طلب کیے گئے مگر مہادیو اور ستی کو نہ بلایا جب یگ شروع ہوئی اور راجے رشی دیوتا وغیرہ بمانون (اکاشی ریل) مین واسطے شمول یگ اکاش مارگ کو جا رہے تھے ستی جی نے اون کو جاتا دیکھکر مہادیوجی سے عرض کیا کہ مہاراج اگر آپ کو میرے پتا نے یگ مین نہین بلایا تو یہ اون کی مرضی پر منحصر ہے مگر آپ مجھکو اجازت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیکھیے کہ مین بھی اس یگ مین شامل ہوکر اپنی ہمشیرون و ماتا پتا سے ملون اور چونکہ میرے پتا کے یہان
یہ کار عظیم ہے اور اس موقع پر میری ہمشیرین اور اُن کے خاوند و راجے رشی گئے ہین مین بھی اس موقع
عظمیٰ کی خوشی سے بہرہ اوٹھاؤن - مجھکو ایسے موقع پر اپنے خاندان مین شامل ہونا نہایت
خوشی کا سبب ہے - مہادیوجی نے یہ سُنکر جواب دیا کہ اے ستی تجھکو بغیر بُلائے جانا نچاہیئے کیونکہ بغیر
بُلائے جانے مین توقیر نہین ہوتی - ستی نے عرض کیا کہ مہاراج لڑکی کو گرو و پتا کے گھر بغیر بلائے
جانے مین کچھ ہرج نہین ہے اور جانے کے لیئے باربار اصرار کیا تو آخر کو مہادیوجی نے اجازت دی اور
ستی جی باپ کے یہان یگ مین جا شامل ہوئی - مگر ستی کا کچھ ادر ستکار نہوا اور جب ستی نے
دیکھا کہ میری ہمشیرون اور اون کے خاوندون و راجون رشیون کی تعظیم و تکریم حسب مراتب ہو رہی
ہے اور ملکون کے راجے مہاراجون کا منڈل جمع ہو رہا ہے اور مہادیوجی کو ایسے موقع پر نہین بُلایا
ہے اس ہتک مہادیوجی کو نہ سہکر نہایت طیش مین آئی اور یہ کہکر کہ اے پتا مین تیرے شریر سے پیدا
ہوئی تھی اور تو نے میرے پتی (مہادیوجی) کا ایسا اپمان کیا مین تیرے سے اس پیدا ہوئے شریر
کو بھی نرکھونگی یگ کے ہون کنڈ مین گرکر جل گئی پس اوس وقت یگ مین ہاہاکار مچگیا اور اس حادثہ
کی خبر مہادیوجی کو پہونچی اوس وقت مہادیوجی کو ایسا غضب پیدا ہوا کہ فوراً اپنے لڑکے یعنی سپہ سالار
ویربھدر کو حکم فوج کشی کا دیا اور ہدایت کی کہ راجہ دکچھ کا سر کاٹ کر اوسی ہون کنڈ مین ڈال دو
کہ جس مین ستی گرکر جلی ہے - چنانچہ ویربھدر نے حسب الحکم فوج آراستہ کرکے دکچھ پر حملہ کیا اور ادھر
دکچھ آسمان کو گرد چڑھی ہوئی دیکھ اور فوج کی آمد سُنکر گھبرایا اور اپنی فوج کو بھی حکم جنگ کا
دیا - کچھ دیر تک خوب ہنگامہ کارزار گرم رہا اور آخر راجہ دکچھ نے شکست کھائی اور ویربھدر نے دکچھ مذکور کا
سر کاٹ کر اوسی ہون کنڈ مین ڈال دیا کہ جس مین ستی جلی تھی - اس ہنگامہ مین تمام سامان یگ
منتشر ہوگیا - تب دیوتاؤن اور منشون نے یہ حال دیکھکر پناہ مانگی اور مہادیوجی کی بہت
استوتی و پرارتھنا کی اور کہا کہ مہاراج یگ کا بگڑ جانا بڑی ہانی ہوئی اوسکو پورا کرنا چاہیئے غرض مہادیو
جی کی پرارتھنا کرکے اون کو راضی کرلیا اور مہادیوجی نے ازسرنو یگ کو پورا کرایا اور دکچھ کے دھڑ پر بکرے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کا سر جوڑ کر زندہ کیا اور دکچھ نے زندہ ہوکر بکرے کی بولی بولی اور مہادیو اوسکی آواز سے بہت خوش ہوئے۔ (اسی واسطے مہادیو کی پوجا کرتے وقت بکرے کی بولی بولا کرتے ہیں اور اوسکو باعث خوشنودی مہادیو کا سمجھتے ہیں) جب دکچھ نے مہادیو کی استوتی کی تو مہادیو نے خوش ہوکر بر دیا کہ تیری پوجا شل میرے ہوا کریگی اور اوسکو بھی مہادیو بنا دیا۔ اس دکچھ مہادیو کا مندر قصبہ کنکھل میں جانب جنوب واقع ہے جو جاتری ہردوار پر اشنان کرنے آتے ہیں اوس کے درشن کیے بغیر اشنان کا پھل نہیں سمجھتے اور ایک تالاب کنکھل سے بفاصلہ نصف میل کے ہے جسکو ستی کنڈ کہتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ ستی اسی جگہ جلی تھی۔ دکچھ کو برہما کا بیٹا کنکھل کا راجا بلقب پرجاپتی لکھا ہے یہ کتھا بموجب پوران کے تحریر کی گئی اب اسکی اصلیت بیان کیجاتی ہے

حقیقت و اصلیت کتھا

اسکند پوران مذکور سے یہ تو ثابت ہی ہے کہ مہادیو کوہستان ہمالہ کے راجا تھے جنکی گدّی یعنی دار السلطنت خاص کیلاس تھی کیلاس ہمالہ کا وہ حصہ ہے جسکو کیدار کھنڈ و بھوت دیش کہتے ہیں اور جس جگہ سے گنگا نکلی ہے اسوجہ سے مہادیو کو کیلاس پتی بولتے ہیں چنانچہ اون کی بود و باش اشلوک ذیل سے معلوم ہوتی ہے

नन्दापर वत मारभ्य यावत् काष्ठा गिरिर्भवेत

नावत् केदारकं क्षेत्रं शिव मंदिर मुत्तमम् ॥

اسکند پوران مایاپوری مہاتم ادھیای اشلوک نمبر ۱۳

معنے - نندا پربت سے لیکر کاشٹا پربت تک کیدار چھتر (کھیت) ہے - جہاں شیو کا اوتم مندر یعنی مکان ہے - ملک کیدار کی حد اشلوک ہذا سے ظاہر ہوتی ہے کہ نندا پربت جو ہمالہ کی چوٹی یعنی شمالی حد کیلاس ہے و کاشٹا پربت جسکو اب شوالک کہتے ہیں جنوبی حد ہے - اس گدّی پر بعد ایک دوسرے کے جو گدّی نشین ہوتا تھا مہادیو کہلاتا کیونکہ یہ خطاب مہاراجگی تھا اور اس ملک آریہ ورت کا قدیمی دستور ہے کہ گدّی پرتاپی پورش کے نام سے پکاری جایا کرتی ہے جسطرح بیاس گدّی پر جو بیٹھتا ہے بیاس کہلاتا ہے - یہ ملک کیدار باعث آب و ہوا و پیدایش صورت جداگانہ نباتات و حیوانات کی قدرتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہندوستان کا ایک علیحدہ حصہ ہے اور سرسبزی و شادابی مین قدرتی باغ ہے جسکو کبھی خزان نہین ستا سکتی اسکو دیو بھومی یعنی دیوتاؤن کے رہنے کی جگہہ اور سورگ لکھا ہے - ہمالہ کے معنے سنسکرت مین ہیم بکسر ہاے بمعنی برف و آلہ اسم ظرف بمعنی جگہہ ہے جہان ہمیشہ برف رہتا ہے یہ ملک عمدگی اوصاف مین اس صفحہ دنیا پر اپنی نظیر نہین رکھتا - ایک تازہ گلزار دایم البہار رنگ برنگ کے پھولون سے پررونق و شاداب مرغزار و اشجار خوشبودار جابجا چشمہ ہای آب مصفا و آبشارون سے سرشار ہے - جہان سرو صنوبر کے کشیدہ قامت و سہی قد درخت گویا آسمان سے باتین کر رہے ہین اور مختلف اقسام کے پہاڑی اشجار جنکی شاخین نرم گھاس و نازک پودون سے ڈھکی ہوئین پہاڑون کے منظر کے لطف کو دوبالا کر رہی ہین طرح طرح کی بیلین نازک اندام معشوقانہ انداز سے پودون پر لپٹی ہوئین اوس قادر مطلق کی رنگینی دکھلا رہی ہین و پرندان خوش آہنگ الحان دلکش و نغمہ ہای جان بخش سے گویا اوس صانع کی صنعت کو بیان کر رہی ہین - گنجان درخت سایہ دار جن کے نیچے کو گنگا کی سفید دھار پہاڑ کی چٹانون کو دھوتی ہوئی بہہ رہی ہے ایک طرف سے پھولون کی مہک اور دوسری طرف سے مرغان صحرائی کی چہک اوس کی شان کو بتلا اور دنیا کے غم کو بھلا رہی ہین - اودھر آبشارون کی پھوہار و مہاوٹ کی بہار ابر رحمت برسا رہی ہین - جھرنون کی سنسناہٹ و بہشتی جھونکون کی ہوا خواب غفلت دنیوی سے بیدار کر رہی ہین - جڑی و بوٹی قسم قسم کی جن کی تاثیر عجیب بیشمار و جنگلی پھل و کند مول لذت دار جن سے انسان بلاضرورت غلہ اپنی زندگی بسر کر سکتا ہے اور جن کی تاثیرات سے مدتون بھوک سے بے پرواہ ہو سکتا ہے موجود ہین اس کے سلسلہ جات کی چوٹیون و نشیب مین جابجا چشمہ ہای آب بلورین کا اجرا ہے پتھر کی چٹانون کی پاکیزگی - کند مولون کے ذائقے - آب و ہوا سرد خوشگوار پرندون کے دلفریب راگ نظارگیان کے دلون کو لبھاتے ہین اور طپش دل و دماغ کو بجھاتی ہین لطف زندگی دکھلاتے ہین اگر دنیا مین بہشت ہے تو یہی خطہ ہے - موسم خزان مین سرخ کنگنی کے کھیت کے کھیت اپنی شوخ رنگتون سے دامان کوہ کو زیبایش دے رہے ہین جن دنون مشرقی و جنوبی ملکون مین سموم جانسوز چلتی ہے ان جگھون مین ٹھنڈی ہواؤن کے جھوکے آتے ہین غلاظت و بدبو کا نہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام ونشان نہین کیونکہ یہان کی آب وہوا مین آکسیجن प्राणप्रद वायु زیادہ ہے جو عوارضات سے
محفوظ رکھنے والا صحت بخش اور سب جیوون کا جیون مول ہے۔ جب ھر دوار کے گھاٹون پر کھڑے
ہوکر اسکے سلسلون پر نظر ڈالی جاتی ہے تو عجیب کیفیت دکھلائی دیتی ہے ھر سلسلہ درجہ بدرجہ ایک
دوسرے سے بلند زینہ دار لڑی وار قطار در قطار گویا بہشت کی سیڑھیان ہین جن پر برف کی سفید
چادر پڑی ہوئی ایسی پر بہار دکھلائی دیتی ہین کہ جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہین اور اوس کاریگر مطلق
کی قدرت کاملہ کا نمونہ اور پدارتھ بگیان حاصل کرنیکا نقشہ کہیئے تو ٹھیک ھے پوران مین کیلاس کو سورگ
لکھا ہے تو کچھ مبالغہ نہین کیا کیونکہ سورگ کے معنے سُکھ کی ہین جو یہان سب طرح کا موجود ہے مشہور
شاعر سنسکرت کالیداس نے کیلاس کی تشبیہ سورگ اور اوس کی سلسلون کو سورگ کی زینہ سے دی ہے اسی
سبب سے زمانہ سلف مین اس مُلک کے ودوان (عالم) دھرم سیل بان پرتھی راجہ ورشی اس خطہ بےنظیر
مین واسطے تپشیا وسمادھی یوگ کے باس کرتے اور پہاڑون کی گوپھاؤن مین بیٹھکر پورن آنند حاصل
کرتے و پھلون وکند مولون سے گذارہ کرکے پدارتھ گیان حاصل کرتے تھے اور دُنیا چند روزہ سرا کے
دُکھون سے نجات پاجاتے تھے چنانچہ اون کے معبد و مسکن رشی کیس دیتون وغیرہ پراچین مقامات
ابتک مشہور ہین لکھا ھے کہ پانڈون نے بھی بعد جنگ مہابھارت کے تارک دُنیا ہوکر اپنی بقایا زندگی اسی
ہمالہ مین بسر کی تھی علاوہ اسکے ہمالہ سے اس مُلک ہندوستان کو قدرتاً بڑے بڑے فائدے حاصل ہوتے ہین
گویا اس مُلک کے لیے خوراک و دولت کا ذریعہ ہے کیونکہ جنوبی گرم علاقون کیواسطے آبرسانی کا مصدر ھے
جبکہ موسم گرما مین سمندرون سے جو فاصلہ پر منطقہ محروقہ مین واقع ہین ابخرے کثرت سے اوٹھتے ہین اور موسمی
ہوا جو جون کے مہینہ سے جنوب سے چلنی شروع ہوتی ھے اونکو شمال کیطرف اوڑا لیجاتی ہے اور وہ بادل
ہوکر تمام شمالی علاقون و دامان کوہ کو سیراب کرتے چلے جاتے ہین اور آخر بلندی کوہ پر پہونچکر باعث سردی
کے ہمالہ کی چوٹیون سے ٹکراکر کچھ بشکل برف ہوکر جم جاتے ہین اور کچھ اوسکے دامن مین لٹکتے رہجاتے
ہین اور وہین برس جاتے ہین بسبب اونچائی اوسکے پار نہین ہوسکتے اور موسم گرما مین وہی برف پانی
ہوکر ہمالہ کی ندیون کو طُغیانی دیتا ہے خیال کرنا چاہیئے کہ ہمالہ کے جنوبی طرف اس کثرت سے مینھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

برستا ہے کہ دنیا کے کسی حصہ پر نہین برستا اور تبت کے میدانون مین بارش کی بہت قلت رہتی ہے اور دوسرے ہمالہ کے گنجان جنگل ۔ بھی کثرت بارش کا سبب ہین کیونکہ درختون سے آفتاب کو بکثرت رطوبت ملتی ہے چنانچہ زمانہ سابق کی بارشین مشہور و معروف ہین مگر آج کل حاکمان وقت نے جسقدر اسکے دامنون کے جنگلون کو صاف کرا دیا ہے اوسیقدر بارشون مین بھی کمی ہوگئی ہے دوم یہ کہ ہمالہ اس ملک کے لیئے قدرتی دیوار ہے جو غنیم کے شمالی حملون سے محفوظ رکھے ہوئے ہے ۔ سوم اپنے چشمون وندیون سے ملک کو باغ کی طرح سینچکر سیراب کرتا ہے ۔ چہارم یہان سب قسم کے جواہرات و دھاتون کی کان ہے ۔ پنجم چوب ہای عمارتی و جانوران مفید عام سے ملک کو بڑے بڑے فائدے پہونچتے ہین جن کی تشریح بوجہ طوالت چھوڑ دی گئی ۔ یہ یورپ کیسی اٹنا ۔ ویسوویس ۔ ایپریس آتش فشان پہاڑ نہین ہین جن سے ہمیشہ آگ نکلتی ہے اور جنپر سبزی تک نہین اور اپنے بھڑکاؤ سے قرب و جوار کی آبادیون کو جلا دیتے ہین ۔

بیان سورگ

پرانون مین جو سورگ لوک ۔ برھمہ لوک ۔ شب لوک ۔ بشنو لوک ۔ برون لوک اور جم لوک لکھے ہین لوگ اسی کیلاس کی حصون کو مانتے ہین جن کو آج کل ملک تبت کہتے ہین جو لوگ پورانون کو شنکر پرانک اس بھرم (وہم) مین پڑے ہین اور سمجھتے ہین کہ یہ لوک کہین آسمان مین ہون گے اونکا وہم دور کرنے کے لیئے ہم مہابھارت پوران کے مت بموجب کچھ پرمان یہان دکھلاتے ہین لیکن ناظرین یہ نہ سمجھ لیوین کہ سورگ یہی ہے نہین نہین ہم سورگ سکھ کو مانتے ہین جو ویدون مین لکھا ہے اور اس پورانک سورگ وغیرہ کو ہم صرف پرمارتھک سدھیون کے مقام سمجھتے ہین کیونکہ زمانہ سابق مین بان پرستھی لوگ ایسے مقامات کو مناسب دیکھکر یوگا بھیاس کیا کرتے تھے یہ جگہہ مخرج دریاؤن اس ملک کا ہے ۔ پرمان ۔

(۱) ہے گا لمب اونر دشا مین جو ندیون کا استھان ہے اوسی مین ہوکر سورگ کا مارگ ہے یہ مارگ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(راستہ) پورب پچھم سمتون کے بیچ مین ہے (از اُدویوگ پرب مہابھارت ادھیاے ۱۱۱)

(۲) بعد اسکے دہومیہ رشی نے جدھشٹر کا داہنا ہاتھ پکڑ لیا اور جانب مشرق مونھہ کرکے کہنے لگے دیکھو یہ مندراچل پربت ہے جو زمین کو سمندر تک دباتا چلا گیا ہے اِس سمت مین بہت سے اوتم پربت بن اور کانن[1] ہین اور رکشا (حفاظت) اِس سمت کی اِندرا اور کوبیر[2] جی کرتے ہین - بڑھی مان اور دہرمگیہ لوگ اس مقام کو مہا اندرا اور کوبیر کا بتلاتے ہین - (یہہ ذکر گندہ[3] مادن پربت کا ہے کہ جب ارجن اِندر سے وِدیا سیکھنے سورگ مین گیا تھا اور جدھشٹر مع تینون بھائیون کے اوس کی انتظاری مین پانچ برس تک اس مقام پر رہے اور ارجن اون کو اِندرلوک سے واپس آکر یہان ہی ملا تھا) مہابھارت مین پرب ادھیاے ۱۶۳ اشلوک ۳ سے ۶ تک -

(۳) بیشمپاین جی بولے ہے راجا جنمے جے راجا پانڈو وہان یعنی ہمالہ تپ کرتے کرتے سب رشیون کا پریہ درشن ہو گیا اور ہر ایک رشی کی خدمت مین دل لگا کر جتیندری اور اہنکار رہت اور سورگ جانیکی خواہش کرتا ہوا تپ کرنے والا ہو کر رہنے لگا - کوئی رشی اوس کو بھائی کی مانند کوئی دوست اور کوئی پوتر کی مانند سمجھنے لگا اور وہ تپ کرتے کرتے کلوش (پاپ) رہت ہو کر برہمہ رشی کی مانند ہو گیا - ایک روز وہ رشی لوگ اماوش کے دن برہما جی کے درشنون کو چلنے لگے اون کو طیار دیکھکر راجا نے پوچھا کہ آج آپ لوگ سب ملکر کہان جاتے ہو رشی بولے کہ آج سورگ مین دیو رشی اور پترون[4] کا میلہ ہے ہم لوگ اوس میلہ مین برہما[5] جی کے درشنون کو جاتے ہین - یہہ سنکر راجا سورگ جانیکی خواہش سے مع دونون رانیون کے اوٹھ بیٹھا اور رشیون نے[6] اوسکو ساتھ جانے کے لیئے آمادہ دیکھکر کہا کہ ہے پانڈو سورگ کی راہ تیرے جانے لایق نہین ہے - اِن استریون کو بڑا دکھہ ہوگا - کیونکہ ہمنے ہمالہ پر جانیکے وقت بہت سے کٹھن کٹھن (مشکل) دیس دیکھے تھے اور راہ مین دیوتا[7] گندھرب[8] اور اپسراون[9] کے رہنے کی بھومی (زمین) پڑتی ہے - جہان سیکڑون بمان پھرا کرتے ہین اور طرح طرح کے سُرون سے گانا ہوا کرتا ہے اسکے سواے کوبیر کے باغیچے بڑی بڑی ندیون کے کنارے اور پہاڑون کی بڑی بڑی کندرا جن مین برف کی بے درخت - ہرن - پرندے وغیرہ نہین ہے راہ مین آتی ہین اُن مین پرندے تو جا ہی نہین سکتے چوپایون کی تو کیا گنتی ہے وہان صرف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بالو سدہ پورش اور مہرشی لوگ جاسکتے ہین دوسری کی طاقت نہین ہے - مہابھارت ادھیائے ۱۲۰ آد پرب اشلوک ۱ سے ۳ تک - (یہہ ذکر وہ ہے کہ جب راجا پانڈو کو ویراگ ہوا اور سلطنت چھوڑکر ہمالہ مین تپسیا کرنے چلا گیا تھا -)

(۴) یہہ دیکھو سومیرو پربت اوتر سمت کو پرکاشت کر رہا ہے جہان برہمہ گیانیون کی ہی گتی ہے اسی پربت پر برہمہ لوک ہے - مہابھارت بن پرب ادھیائے ۱۶۳ اشلوک ۱۲

(۵) یہہ سُنکر گندھربون نے ہنسکر کہا کہ تمھارا راجا مورکھ ہے جو ہم سورگ باسیون کو اسطرح حکم دیتا ہے جیسے کوئی بنیہ کو حکم دے - (یہہ ذکر دویت بن کا ہے جب دریودھن دویت بن مین پہونچکر ایک تالاب پر ٹھہرا وہان کوبیر کے گندھربون کا پہرا تھا اون کو دریودھن کے آدمی ہٹانے لگے تھے -)

(۶) تب ارشٹی شین رشی بولے کہ اس پربت پر جل اور بایو کھانے والے اور آکاش مین چلنے والے بڑے تیج والے رشی پورنما وغیرہ پربون کی سندھی مین آیا کرتے ہین اور کمپورش اور یکش مع اپنی استریون کے پربت پر پھرا کرتے ہین اور گوہیاک اپسرا اور گندھربون کے گروہ عمدہ پوشاک پہنے دکھائی دیا کرتے ہین اور ودیادھر مالا پہرے ہوئے رہتے ہین جہان پربتون مین جوڑے دھانسی - بھیری - ڈھول - مردنگ وغیرہ کی آواز آیا کرتی ہے سو جب کبھی ایسا ہو تم یہان ہی سے سُننا اور دیکھنا وہان نجانا - یہہ دیوتاؤن کی موج کرنے کی جگھہ ہین یہان سے آگے جانا مناسب نہین - کیونکہ آگے انسان نہین جاسکتا ہے - یہان کے آدمی انسان کی چپلتا (چالاکی) دیکھکر آدمی سے دشمنی کرنے لگتے ہین اور راکشش اوسکو مارتے ہین اس کیلاس کی چوٹیون کے آگے صرف بڑے سدہ اور دیورشی جاسکتے ہین اور جو کوئی اور آدمی اپنی ہمت سے وہان جاتا ہے اوسکو راکشش بھالون سے (نیزہ سے) مار ڈالتے ہین اور اس پربت کی سندھیون مین کوبیر جی نر پر سوار ہوکر اپسراؤن کو ساتھ لئے ہوئے پربون کی سندھیون مین اپنا درشن دیتے ہین اون کا درشن سب لوگ اسطرح کرتے ہین گویا سورج نکلا ہے اور پربت کی اس چوٹی پر دیوتا - دانو - سدہ اور کوبیر جی کے آنند کرنے کے مقام ہین جب پرب کی سندھی آتی ہے کوبیر جی کے پاس تونبرو اور گندھربون کے سیام گیت یعنی شام وید کے گیت سُنائی دیتے ہین - یہان کے آدمی ان سب عجوبات کو دیکھا کرتے ہین تم بھی ارجن کے آنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تک یہان رہو اور رسیلے پھل اور منی لوگون کے کھانیکی چیزین کھاؤ (یہہ ذکر گندہ مادن پربت کا ہی
مہابھارت بن پرب ادہیاے ۱۵۹ - اشلوک ۱۳۱ تک -

حالات مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ برہما - اِندر - کوبیر - شِب - بشنو - برون و جم چھوٹے چھوٹے علاقہ جات ملک ہمالہ و تبت کے راجے تھے - اب شکم - بھوٹ - نیپال - کماؤن وغیرہ کے راجے ہین - مگر یہہ لوگ جنکو دیوتا کہتے ہین بڑے ودوان معدن علوم دُنیا کے تھے اور جب کبھی اون کے اوپر دوسرے ملک والے جنکو راکچھس کہتے تھے چڑھائی کرتے تھے تو اس دیس بھارت ورش کو راجا اون کی مدد کو جایا کرتے تھے - دیکھو راجہ دسرتھ و ارجن نے جا کر اون کو مدد دی تھی - مہابھارت سے یہہ بھی ثابت ہے کہ تبت کی آب و ہوا نہایت معتدل اور قوت بخش ہے اور اون پہاڑون مین سونے و جواہرات کی کانین نہایت کثرت سے ہین -

زمانہ سابق مین آریاورت (ہندوستان) کے باشندے دیو - منش اور اُسر کہلاتے تھے اور بالخصوص ہمالہ کے باشندے دیو کہلاتے رہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا - دیو کے معنے ودوان دہرماتما و نیک پورش کے ہین اور یہہ انسان کا اوّل اور بزرگتر درجہ ہے - دوم منش اون سے کم اوصاف والے اور سوم اُسر لوبھاؤن کے برعکس یعنی برے کام کرنیوالے دُشٹ آتما کہلاتے تھے مگر لفظ دیو بسبب اودیا اندھکار کے انقلاب زمانہ سے معہ اپنے اوصاف کے اس ملک سے ہی گم ہوتا گیا اور اُسری اوصاف بڑھتے چلے گئے یہان تک کہ یون راج ہونے اور اس ملک کی باشندون مین وید مانتا نہ رہنے سے اُسر سنگیا ہی رہگئی ہے مگر البتہ اوس ملک ہمالہ مین لفظ اوّل کے اوصاف بعض بعض دکھلائی دیتے رہے اور وہ یہہ ہین کہ پہاڑی لوگ سچ بولتے چوری و جھوٹ بولنے کو مہاپاپ سمجھتے اور دھوکہ دینے سے ڈرتے تھے اور چال چلن کے بڑے سیدھے سادے چالاکی قطعی نجانتے تھے اور عملداری انگریزی تک ان لوگون کے یہان ایسا دستور رہا کہ اگر کوئی شخص اپنا مال خواہ کوڑی ہو یا لاکھ روپیہ سڑک پر یا کسی جگہہ چھوڑ جاتا تو وہ جون کا تون اوسی جگہہ پڑا رہتا اوس کو چھونا پاپ تک یعنی مُردار سمجھتے تھے - جب مالک آتا اپنی چیز کو وہان ہی پڑی دیکھتا کہ جہان بھول گیا تھا آپس مین ایک دوسرے کی مدد کرنا اور مہمان نوازی اون کا فرض تھا - قرض کی کبھی نوشت نلکہتے بلکہ اگر قرضخواہ سخت تقاضا کرتا تو مقروض کی چارون طرف لکیر کھینچ دیتا اور مقروض نا ادا ے زر قرضہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لکیر کاٹ کر باہر نہین نکل سکتا تھا اور اوس لکیر کے اندر پانی تک نہ پی سکتا تھا ان ہی اوصاف سے وہ لوگ دیوتا کہلاتے تھے مگر اب انگریزی قانون کی برکت اور وید مریاد بگڑنے اور ادھر کے آدمیون کی دیکھا دیکھی سے اوصاف مذکور معدوم ہو گئے اور باقی رہے ہوئے ہوتے چلے جاتے ہین اور اب سب کچھ کرنے لگتے ہین راقم نے اس ملک کی کچھ حصہ کی سیر کی ہے تو کوئی کوئی قدیمی دستورات کا نشان اب بھی پایا جاتا ھے جو ذیل مین درج کیئے جاتے ہین مگر ساتھ ہی گوشت خواری ان مین سخت عیب پڑ گیا ہے

(۱) اس ملک مین دیوناگری پرچار بالعموم اور برہمن کچھ کچھ سنسکرت بھی پڑھتے ہین اور کاروبار دیوناگری مین کرتے ہین۔

(۲) حسب قدیم پردہ قطعی نہین ہے

(۳) کوئی کوئی براہمن اگنی ہوتری پائے جاتے ہین۔

(۴) امورات خانگی مین ایکدوسرے کی مدد بھی کرتے ہین۔

(۵) مہمان نوازی کرتے ہین۔

(۶) جب بہو ساس سے ملتی ہے تو اوسکے قدمون پر سر رکھتی ھے اور ساس اوس کے سر کو ہاتھون پر لیکر سونگھتی اور پیشانی پر بوسہ دیتی ہے جو قدیمی دستور اس ملک کا ھے۔

(۷) بود و باش خانگی رسوم قدیم کے طریقے پر ہین۔

(۸) اگر چھوٹے بھائی کی عورت کا سایہ جیٹھ یعنی خاوند کے بڑے بھائی پر پڑ جاوے تو وہ شخص ناپاکی سمجھا جاتا ہے اور اوسکو اوبٹنا ملکر اور دوسرے پانی ڈالکر اشنان کراتے اور شدھ کرتے ہین۔

ان علامتون سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک مین ویدون کا پرچار مہابھارت کے بعد بہت مدت تک رہا اور سلطنت انگریزی تک بھی یہہ ملک اچھا تھا اور یہی اوصاف تھے جن سے ادن باشندون کا درجہ دیوتا تھا۔ دستورات مذکور کے قایم رہنے کی وجہ اس ملک مین یہہ پائی جاتی ہے کہ مسلمان بادشاہون نے اس ملک کو جنگلی و کوہستانی بلا آمدنی سمجھکر دخل نکیا اور اسی واسطے یہان قبر کا بھی کوئی کہین نام و نشان نہین پایا جاتا۔ الغرض مہادیو ملک مذکور کے راجہ تھے اور اسی وجہ سے لفظ مہادیو اون کے نام پر بولا جاتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھا جسکے معنے یہہ ہین کہ مہ بمعنی بزرگ و مالک و دیو بمعنی دیوتا چونکہ جب اون کی رعیت ایسی اوصاف والی تھی تو اون کی وِدیا اور اون کے مہاتماپن کا اندازہ کریجیے کہ وہ کیسے وِدوان بھدر پورش ویدون کے جاننے والے اور رعیت کو وید مرجاد پر چلانے والے تھے اور جو دنیا کو ہیچ سمجھکر وضع جوگیانہ رکھتے تھے جس طرح بان پرستھی راجے پہلے رکھتے رہے ہین جن کی مثال بعد مہابھارت کے مہاراجہ بکرمادت سے دی جاسکتی ہے اور بان پرستھ بھی اون کا ویسا کیسا تھا کہ جن کی برسون تک سمادھی لگا جانے کی تعریف آج تک زبان زد خلایق ہے اور اسی سبب سے مشہور ہے کہ اونھون نے کام دیو کو بھسم کردیا تھا یعنی بس مین کرلیا تھا غرض کیا یوگ وِدیا کیا گاندھرب (گائن وِدیا) کیا نیتی کیا چونسٹھ ویدون کی وِدیا کے فاضل اجل تھے اون کا تیسرا نیتر وِدیا ہی تھا اون کی تصویر بھی آج تک دھیان اور شہرت کھینچی جاتی ہے۔ سوربیر بھی ایسے تھے کہ جو کوئی اون کے مقابل ہوا شکست کھائی یہہ صرف اون کو وِدیا ہی کا زور تھا کیونکہ انسان کا زور وِدیا ہی ہے اور جو شوربیر جنگ کی اونشا ہے جنگ مین کامل جانبازی و بہادری کرکے اور بہت ہی دلیری کی انتہا دکھلاکر نام آوری کے ساتھہ ملک مین مرتے تھے مہادیوجی اُن کے سرون کی کھوپریان رعیت کا اونساہ بڑھانیکے واسطے میدان جنگ سے منگاکر بطور یادگار زمانہ رکھتے تھے جنکو مونڈمالا لکھا ہے چنانچہ اونھون نے شوربیر دوراجاؤن سورت دسودھنوا کے سر کی مُنڈی میدان مہابھارت یعنی جنگ پانڈوان سے منگائی تھی جو کوئی ویدہ بر وہ کام کرتا تھا اوسکو فوراً سزا دیتے کہ جس وجہ سے اون کو رودر کہتے تھے۔ دھن ہے ایسے مہاپرشون کو کہ جنکی رعیت ایسی ودوان دھرمگ نیک نیت اور آنند ہو اسی واسطے ایسے مہاتما دیش اوپکاری جگت پتا بھدر اور دیوؤن کے دیو کہلاتے ہین اور دُنیا کے پوجنیہ ہوجاتے ہین مگر افسوس ہے کہ خودغرضون نے النکار (مبالغہ) شاعرانہ کو کہ پچھلے زمانہ کے سنسکرت شاعرون نے اون کی تعریف مین لکھی تھی شامل اصلیت کرکے اور اپنی من مانی باتین پورانون مین گھڑکر اون کو پرمیشور بتلادیا اور اِس طرح پر معنی پلٹ دیئے کہ مہادیو دیوتاؤن کا مالک ہے اور مہادیو پرمیشور پرماتما کا بھی گونک (صفتیہ) نام ہے اسواسطے اون کو پرمیشور بتلادیا اور خلقت سے پجوانے اور مال مُفت بلامحنت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوڑ اینکی غرض سے اون کی مورت پتھر کی بنا کر اوس مین پوشیدہ روح مہادیوجی کی بتلانے لگے اور درصل مورت بھی نہین بلکہ ایک علامت آلۂ تناسل وگرد جلہری بشکل اندام نہانی عورت پجوانے لگے۔ کیونکہ مورت تو اون کی دھیان او ستہت سمادھی لگائے ہوئے۔ پورن آنند مین بیٹھی ہوئی ہے اب ناظرین خیال فرماوین کہ یہ کیسا شرمناک معاملہ ہے کہ جسکے لکھتے ہوئے قلم لرزہ کھاتا ہے اور جگر پھٹتا ہے کہ شیویون و بام مارگیون نے اِس مُلک کا کیسا ستیاناس کیا ہے کیا ہماری مادر ہندوستان کی ایسے ہی سپوت پیدا ہونے تھے کہ جنھون نے ایسے مہاتما جگت پتا بھدر پورش کی ایسی بیعزتی کی کہ جو غیر بھی ہم پر ہنستے ہین اور جن بدیسیون کا مذہب بالکل پوچ اور بے بنیاد ہے اونکو بھی ہماری ان طفلانہ بیجیا کھیلون پر قہقہہ مارنیکا موقع ملتا ہے اور بڑا افسوس یہ ہے کہ ان عوارضات مذکورہ نے مُلک کے داغون کو ایسا کمزور کیا اور اون شورویرون کے دِلون مین کہ جن کے زور بازو سے یہ مُلک عیش کے ہنڈولے مین جھولتا تھا اِتنی ضعیف الاعتقادی پیدا کردی کہ جس سے نااتفاق اور دھرم کا خیال قطعی معدوم ہو گیا اور مصائب گوناگون مین مبتلا ہوا۔ بھلا کہان ویدون کی مرجاد اور کہان یہ رذیل طریقے۔ ایشور کی مانتا ہٹانیوالے نفاق۔ خود نفسی و نفس پرستی بڑھانیوالے پاپون اور دوشٹ کرمون پر ہمت بندھوانے والے اشنان و ورشن سے موکش کی جھوٹی اور خیالی امید دلانیوالے۔ افسوس افسوس اِس اندھیر کا کیا ٹھکانا ہے بعد سوامی شنکر اچارج کے جب اون کی چیلون کی بڑی عزت بڑھی تو اونھون نے شیومت کو خوب ترقی دی اور بعد مین جب بام مارگ نے زور پکڑا تو شیوی و بامی دونون مل گئے اور شیو لنگ و جلہری وغیرہ کی پوجا شروع ہوئی کیونکہ ان کا مت ہی لنگ بھگ پوجن ہے۔

اب مین پھر مدعائے اصلی پر آتا ہون کہ مہادیوجی ایک خطّہ کے راجا تھے جیسا کہ اون کی سوانح عمری و نام کیلاس پتی و کیدارناتھ وغیرہ سے ظاہر ہے اور اون کی شادی ہونا۔ لڑائی کرنا اولاد پیدا ہونا پرمیشوری کام نہین بلکہ انسانی ہین اور اون کا سمادھی لگانا بھی یہی ثابت کرتا ہے کہ وہ انسان تھے کیونکہ اگر پرمیشور تھے تو دھیان کسکا کرتے تھے؟۔ پرمیشو سرب دیشی ہے شریر دھاری یکجائی نہین ہو سکتا ویدون مین اوسکو اجنما لکھا ہے کہ جسکا کبھی جنم نہو جو ناڑی بندھن مین نہین آتا جو سرب آنند ہے شریر لیکر دکھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہین بھوگتا جو مورتی رہت ہی جسکی مورتی نہین ہوسکتی - پس ان شیویون و بام مارگیون نے مت کھڑا کر کے
پرمیشور کی ماننا کو بھلادیا اور خلقت کو ناستک بنا دیا کیونکہ مورتی پوجا جینون ہی کا مت جاری ہوا تھا مہادیو
جی کی سواری بیل پر لکھی ہے جسکو نادیہ کہتے ہین مگر راقم کے قرین قیاس یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ در اصل یہہ
بیل نتھا بلکہ نیل گاؤ تھا جسکو روج بھی کہتے ہین اس کا منہ و سم مانند گھوڑے کے اور باقی جسم مانند گا ے
کے ہوتا ہے و نیز تیز رفتاری کوہستان و راستون دشوار گذار مین کوئی جانور اس کی ہمسری نہین کرسکتا
آنا فاناً مین منزل طے کرجاتا ہے مگر آج کل اس کی سواری کا رواج جاتا رہا کیونکہ اس کی سواری چست و مضبوط
آدمی کرسکتا ہے عرصہ قریب پینسٹھ سال کی ہوا کہ راقم کے والد بزرگوار نے جو ابتک زندہ ہین دو نیل گاؤ بمقام
ھردوار مہاراجہ رنجیت سنگھ والی پنجاب کی گاڑی مین دیکھے تھے اور جانور مذکور جنگل ہمالہ مین بکثرت ہین بلکہ
اسی جنگل سے مخصوص ہین - اور مہادیو جی کی جٹا سے گنگا نکلنا - جسم پر سانپ لپٹے ہوئے - پیشانی پر اروہ
چندرمان النکاری کتھا ہین جن کا خلاصہ آگے گنگا کے بیان مین کیا جاویگا اور یہہ بات قابل تسلیم ہے
کہ اون کی شادی راجہ دکچھ کی لڑکی سے ہوئی اور دکچھ نے راجسویہ یگ مین بباعث ناراضی سابقہ مہادیو کو نہ بلایا
ہوگا اور ستی اس غصہ سے جل گئی ہوگی جس سے اوس کا پتی ورت دھرم ظاہر ہوتا ہے اور معاً بعد رسپہ سالار
اون کے لڑکے نے یورش کر کے عین جنگ مین بموجب ہدایت مہادیو جی کے راجہ دکچھ کا سر کاٹ کر اوسی ہون کنڈ
مین ڈالدیا - یہہ اوس کی بہادری کا نمونہ ہے اور اگرچہ کٹے سر کا فوراً جوڑ دینا سوشروت رشی بذریعہ جراحی لکھتی
ہین مگر ایسی حکایتین بعید القیاس ہین جیسی کہ دکچھ کے دھڑ پر بکرے کا سر جوڑ دینا اور پھر وہ بکرے کی بولی بولنا
مہادیو کا اوس کو بر دینا - دکچھ کا برھما کے انگوٹھے سے پیدا ہونا - گنیش کے دھڑ پر ہاتھی کا سر لگانا اوس کی
سواری چوہا بتلانا وغیرہ وغیرہ بالکل گپ اور شیویون و بام مارگیون کی لگاوٹ ہے اصل یہہ ہی کہ خود غرضون
نے خلقت کی آنکھون پر پردہ ڈالنے اور دنیا کے دلون مین وہم بڑھا کر اپنے دام فریب مین پھنسانے اور
غیبی خیالات بڑھا کر اپنا مطلب سدھ کرنیکے لیئے ایسی ایسی حکایتین درج کردین اور اسی طرح اون کے نام پر
وہ ویدک نام ایشور کے - شیو - شنکر - سمبھو - مہیش - وغیرہ منسوب کردیئے اور اون کی سچی حکایتون مین
گپ ملا کر پرمیشور بنا دیا - مہادیو جی کا عہد سلطنت زمانہ پانڈوان تک مہابھارت سے ثابت ہوتا ہے کہ تریتا جگ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے لیکر برابر اوس گدی پر بیٹھکر مہادیو کہلاتے رہے مگر بعد اوس کے کچھ پتا نہین ملتا۔ کیونکہ جین مت پیدا ہونے سے بہت سی تاریخی حالات بھی گم ہوگئے تھے۔ ان مہادیو کی شادیون کے حالات جنگم فقیر ہردوار پر بایام میلہ ٹلی بجاکر گایا کرتے ہین اور نہایت دُھن اور مبالغہ سے اُن کی حالات بیان کیا کرتے ہین اور جاتری لوگ خوش ہوکر اُن کو پیسہ دیا کرتے ہین۔

حالات مایاپور

تواریخون سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ ضلع سہارنپور عہد پانڈون مین تمام جنگل تھا اور کھانڈو بن جسمین مہاراجہ جدھشٹر مع اپنے بھائیون کے تیرہ ١٣ برس پوشیدہ رہے اِس ضلع کا جنگل تھا۔ کیونکہ پہاڑ جونسار کی بلندی پر قلعہ راجہ بیراٹ کے نشانات ابتک پائے جاتے ہین اور سب سے پہلے راجپوت پونڈیر اِس ضلع مین آباد ہوے اور علاقہ مایاپور کہ جسکے نام سے مایاپوری مہاتم مشہور پوران ہے اور جس مین تیرتھ ہردوار کا مہاتم ہے اوّل ہی اوّل راجہ ابہیم سنگہ راجپوت پونڈیر گوت پوست خلف راجہ مندار سنگہ نے سمت ١٢١٢ بکرمی مین جسکو عرصہ ایکہزار چھ سو پچیس ١٦٢٥ برس کا ہوتا ہے فتح پور پونڈری ضلع تھانیسر سے آکر آباد کیا تھا اوس وقت یہہ علاقہ جنگل تھا اس راجہ کا سلسلہ خاندان اس طرح پر ہے کہ راجہ جراسر سنگہ تیلنگ دیس کی راجہ کا لڑکا کسی سبب سے مع اپنی رانی کے اسطرف چلا آیا اور تھانیسر مین آکر آباد ہوا یہان اوس کے ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام مندار سنگہ رکھا گیا اور اوس کی شادی دختر راجہ تھانیسر سے ہوئی تھی اور اوس سے راجہ ابہیم سنگہ پیدا ہوا جسنے سمت مذکور الصدر مین آکر مایاپور آباد کیا۔ چونکہ راجہ مذکور کے اولاد کثیر پیدا ہوئی جس سے یہہ تمام علاقہ آباد ہوگیا۔ سمت ٩٢٥ بکرمی مین جسکو عرصہ ایکہزار اکتیس ١٠٣١ سال کا گذرتا ہے راجہ ہیر سنگہ نے جو اسی خاندان سے تھا مایاپور چھوڑکر قصبہ جوڑاسی جو پرگنہ رُڑکی مین ہے اور اب صرف ایک موضع رہگیا ہے آباد کیا اوس کی تیسری پشت مین راجہ گیا چند ہوا جسکا بنایا ہوا چاہ پختہ ابتک جوارسی مذکور مین موجود ہے لیکن باقی خاندان ابہیم سنگہ کا برابر مایاپور مین آباد رہا چنانچہ راجہ بین مشہور ست بادی آخری راجا اسی خاندان کا ہوا ہے جو سوائے اپنی محنت جسمانی کے راج انس نہین کھاتا تھا اور نہایت دھرماتما راجہ تھا اوس کی قلعہ و مکانات کی بنیادین مایاپور مین ابتک پائی جاتی ہین اور اوس کی حکایات نیک نیتی زبان زد خلایق ہین اور تمام کوہ شوالک پر کہ جسقدر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مجاذی ہردوار و مایاپور کے ہے اور دامن کوہ و میدان مایاپور مین مکانون کی بُنیاد نہایت کثرت سے ملتی
ہین اور اون سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوسوقت مین مایاپور بہت ہی آباد تھا اُس کی آبادی چھبیس کوس طول و
بارہ کوس عرض مین تھی چنانچہ اوسکی چارون حدون تک نشانات آبادی کے ملتے ہین اور اکثر زمین سے راجہ
بین کا سکہ ملتا ہے جو ایک بہت چھوٹا پیسہ موافق دوآنی کے ہوتا ہے اور اوس مین کچھ سونا بھی ہوتا ہے
آخر بسبب کثرتِ اولاد اور تقسیم در تقسیم راج کے خطاب راجگی اِس خاندان سے جاتا رہا اور اب کاشتکار و زمیندار
ہو گئے چنانچہ نصف حصہ سے زیادہ ضلع سہارنپور کا راجپوتان پونڈیر سے آباد ہے اور زبانی راجپوتان
مسلمانان جوالاپور روایت ہے کہ زمانہ بادشاہ فیروز تغلق مین جو ۱۳۵۱ء مطابق ۷۵۲ ہجری مین تخت نشین
دہلی ہوا تھا اوسوقت مایاپور مین راجہ دولی چند رہتا اور اوسکے تین لڑکے پیدا ہوئے - بھوپال - بھوپتی
مان - اوسی زمانہ مین شاہ جلال الدین بخاری معروف مخدوم جہانیان جہان گشت بغرض سیاحی مایاپور مین آئے
اور بہ ترغیب شاہ صاحب راجہ کا بڑا لڑکا بھوپال مسلمان ہوا - راجپوتان مسلمانان جوالاپور اپنے آپ کو
اسی خاندان سے بتلاتے ہین - بعد اسکے امیر تیمور بادشاہ تاتار ۱۳۹۸ء مین اس نواح مین آیا - تاریخ فرشتہ
مین لکھا ہے کہ تیمور نے ہردوار کہ منبع گنگا کا ہے پہونچکر دامن کوہ شوالک کی حاکم راجہ بہروز پر چھاپہ کیا اور وہان
سے براہ دامن کوہ شوالک دریای جمن کو اوترگیا اور نگرکوٹ و جموّن کو تاخت و تاراج کرتا ہوا ولایت کو چلا گیا
اس سے قیاس ہوتا ہے کہ یہ راجا شاید اِن ہی راجون مایاپور سے ہو - اب یہ مایاپور تمام جنگل و ویرانہ ہے
جس میدان کو اب خاص مایاپور کہنے لگے ہین اس کی کُچھ حصہ مین جنگل ہے اور کچھ حصہ میدان مین زراعت
ہوتی ہے اور قدیم الایام سے اب تک انھین راجپوتان مسلمانان کی زمینداری مین چلا آتا ہے اور اگر کل علاقہ
مایاپور کا خیال کیا جاوے تو تپوبن کے پہاڑ سے لیکر رشی کیش ہردوار کنکھل و کل دیہات گنگا کنارہ
کے ہردوار سے اٹھارہ کوس جنوب تک مایاپور مین آباد ہین اس کی حدود اربعہ اِسطرح پر ہے کہ مشرق مین
ہردوار سے چھ کوس تک گنگا کے بائین کنارے جہان نیل پربت ختم ہوتا ہے - مغرب مین چھ کوس ورشوتی
ندی تک یہ موقع اندر کوہ شوالک کے ہے شمال ۱۸ کوس ہموتی ندی اور ستہب پہاڑ جو تپوبن سے اوپر ہے
جنوب ۱۸ کوس یہان گنگا موضع سلطانپور تک ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہلے زمانہ میں شہروں کی آبادی تیس چالیس وپچاس کوس سے کم نہ ہوتی تھی اور اون کو پوریا پوری کہتے تھے چنانچہ جن کو پوران والوں نے پوری لکھا ہے وہ بڑے بڑے شہر آباد تھے - پوران میں لکھا ہے کہ یہہ مایاپوری مہادیو کی پوری ہے اور اس میں مہادیو باس کرتے ہیں مگر یہہ بات تینوں زمانوں پر استدلال نہیں کرتی - مایاپور میں مکانوں کے نکلنے سے مکانات کے دروازے خاص الیشان کون رویہ (گوشۂ شمال و مشرق) پائے جاتے ہیں جو مکانوں کی بناوٹ قدیمی رواج کا ثبوت دیتی ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ الیشان کون رویہ تاثیر آفتاب ہوا سے بہت فائدہ مند اور صحت آور ہوتے ہیں یہہ بات علم فلاسفی سے بھی ثابت ہے -

حالات ہردوار

میگھدوت کا دیہہ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ تیرتھ ہردوار عہد مہاراجہ بھوج میں نہیں تھا کیونکہ پنڈت کالیداس نے جو مہاراجہ صاحب کے زمانہ میں مشہور شاعر ہوا ہے کا دیہہ مذکور میں علاوہ دیگر چند معدود مشہور مقامات کے ہردوار یا مایاپور کا نام نہیں لکھا - اگر اوس وقت یہہ تیرتھ ہوتا تو ضرور نام لکھتا جبکہ اوس نے کنکھل کا نام لکھا ہے جو اوس وقت میں آباد تھا - چنانچہ بہ ثبوت اس امر کے اشلوک کا دیہہ مذکور بھی ذیل میں لکھا جاتا ہے :-

तस्माद्गच्छेरनुकनखलं शैवराजावतीर्णं। जन्होकन्या सगर तनया स्वर्ग सोपान पंक्तिं। गौरी वक्त्राभृकुटि रचना विहस्येव फेनो शंभो केश ग्रहण मकरो दिंदुलग्नोर्म्मिहस्ता: ॥ मे॰ दू॰ ५१ २ पूर्वमेघदूत

معنی - وہان سے کنکھل کو جا کہ جہان پہاڑوں کے راجا ہمالہ سے گنگا اوتری ہے اور وہ جہنو کی کنیا اور سگر کی اولاد کو سورگ کی سیڑھیوں کی پنکتی ہے اور پاربتی کی ابرو کی موافق ٹیڑھی بہتی ہے اور جو ہنستے ہوئے جھین کے ساتھ اپنی ترنگوں کے ہاتھ سے چندرمان کے نزدیک مہادیو کے کیس پکڑے ہوئے ہے -

اور جبکہ راجہ الیسم سنگھ نے سمت ۳۲ بکرمی میں مایاپور آباد کیا تھا اور اوس کے خاندان میں تا آمد اہل اسلام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

راج قایم رہا اور بڑے نامی گرامی راجے اوس کی اولاد مین ہوئے جن کے قلعہ و مکانات کے نشان ۸۴ کوس مین جابجا پائے جاتے ہین اور اتنی وسیع پختہ آبادی سے ثابت ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین بھی ملک اچھے اوج موج پر تھا۔ تو کیا اون مین سے کوئی راجہ کوئی عمارت واسطے یادگار کے اس جگہہ پر نہ بنواتا۔ جسطرح کہ اب سوا تین سو برس کے عرصہ سے راجے لوگ اس جگہہ بنواتے چلے آئے اور بنواتے جاتے ہین۔ اور مایا پوری پوران کی تصنیف کا زمانہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ مایاپور کی آبادی کے بعد ہی کسی وقت مین تصنیف ہوا۔ کیونکہ جس کتاب مین کسی آبادی کا ذکر ہوتا ہے وہ کتاب اوسکے بعد ہی کی تصنیف ہوتی ہے۔ اصل حقیقت یہہ ہے کہ مہاراجہ بکرم سے پہلے راجاؤن کی آپس کی لڑائی سے ملک پر آشوب آیا ہوا تھا۔ بکرم مہا پرتاپی راجا نے اپنے زور بازو سے ملک مین امان کیا اور بعد اون کے بھرتھری راجہ کا دیہ اور دیگر شاسترون کا بھی پنڈت ہوا مگر اوسکو ویراگ ہونے سے سلطنت چھوڑ جنگل کو چلا گیا۔ بعد اون کے مہاراجہ بھوج سمت ۹۲۴ بکرمی ہین کہ جن کو عمر ۱۳۲۱ برس کا ہوا دھارا نگر مین ہوئے ان کے زمانہ مین دیا کرن اور کا دیہ النکار کا ایسا چرچا تھا کہ کالیداس ایک بھیڑ چرانے والا بھی میگھدوت و رگھوبنس کا دیہ کا شاعر ہوا جو کوئی پنڈت اشلوک وغیرہ بنا کر اون کے پاس لیجاتا اوس کو خوب انعام دیتے اور قدر کرتے تھے اور اون کے زمانے مین کسی ایک شخص نے مارکنڈے و شب پوران بیاس جی کے نام سے تصنیف کئے تھے اور اوس جرم کی سزا مین مہاراجہ موصوف نے اوس کے ہاتھ کٹوا دیئے تھے اور حکم دیا تھا کہ جو کوئی شخص کوئی کتاب تصنیف کرے تو اپنے نام سے کرے رشی منیون کے نام سے نکرے یہہ بات خاص ان کے بنائے ہوئے سنجیونی اتہاس مین لکھی ہے جو ایک شہر بھنڈ علاقہ گوالیر کے باشندون تواڑی براہمنون کے گھر مین موجود ہے اور جسکو لکھنا کے راؤ صاحب اور اون کے گماشتہ چوبے رام دیال نے بچشم خود دیکھا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ راجا صاحب کے زمانہ تک کچھ کچھ ویدون کا سنسکار رہا ہوا تھا۔

مہاراجہ موصوف لکھتے ہین کہ بیاس جی نے مہابھارت کے چار ہزار چار سو اشلوک تصنیف کئے تھے اون کے شاگردون نے پانچ ہزار چھ سو اور ملائے تھے تو کل دس ہزار اشلوکون کا پستک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مہابھارت تھا مگر مہاراجہ بکرمادت کے وقت مین بیس ہزار ہو گئے اور میرے باپ کیوقت مین پچیس ہزار اور میری اب نصف عمر مین تیس ہزار اشلوکون کا پستک مہابھارت ملتا ہے جو اسی طرح بڑھتا جاویگا تو یہہ پستک ایک اونٹ کا بوجھہ ہو جاویگا اور اگر لوگ رشی منیون کے نام سے پوران گرنتھ بناوینگے تو اس دیس کے لوگ بھرم جال مین پڑکر ویدک دھرم کو چھوڑکر بھرشٹ ہو جاینگے۔ پس بعد مہاراجہ موصوف کے یہہ ملک چھوٹے راجون مین تقسیم ہونے اور وید پرچار چھپ جانے اور سزا کا خوف نرہنے سے پوران تصنیف ہوتے گئے اور ادھر راجاؤن نے سنسکرت پڑھنا چھوڑدیا جو اس ملک کے زوال کا باعث ہوا چونکہ شب پوران ومارکنڈے پوران کا جنم اس زمانہ مین ہو ہی چکا تھا اور اسکند پوران وغیرہ بھی کہ جو شب پوران کے ہم پلہ اور اوسی بناپر ہے تصنیف ہو گئے مگر پھر بھی ان کی چندان شہرت نہوئی تھی۔ اگرچہ اس اودیا مورتی پوجا نے کہ جو اس زمانہ مین شروع ہو چلی تھی بہت سے وید مرجادون کو توڑدیا تھا مگر سخت جہالت کا زمانہ عملداری راجہ پرتھی راج چوہان اور آمد اہل اسلام سے شروع ہوا اور خود غرضون کو پورانون کی شہرت اور تیرتھون کی قایمی کے لیئے میدان خالی ملا دھرم کا خبرگیران کوئی نرہا جو کچھہ اور جیسے کچھہ وارث دھرم کے تھے راجے لوگ ہی تھے اور آخر کو عملداری پادشاہان اسلام مین کیا راجہ اور کیا رعیت سب جاہل مطلق ہو گئے اور فارسی کا پرچار شروع ہوا گویا اوس وقت مین دھرم اور ملک کی کایا ہی پلٹ گئی اور بالکل تاریکی چھا گئی۔ پس کچھہ تو جین مت سے وید ماننا مین فرق آیا تھا اور پھر رفتہ رفتہ آفتابِ ویدک دھرم بر سر کوہ آچکا تھا پرتھی راج کے فساد باہمی اور مسلمانون کی آمد سے غروب ہو گیا۔ آخری راجسو یہہ یگ وسو ہمراسی راجہ کیوقت مین ہوا تھا اور پھر بند ہوا اوسی وقت سے مذاہب و من مانی فرقے ہو گئے۔

مایاپوری جہاتم کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پوران مذکور عملداری اہل اسلام مین تصنیف ہوا کیونکہ اوس کے دسوین ادھیاے مین ایک حکایت لکھی ہے کہ اوجین نگر مین ایک ساہوکار بنیہ بنام بردھان تھا اوس کے چار لڑکے پیدا ہوئے جن مین سے ایک لڑکا چندر ملیچھون اور رنڈیون کی صحبت مین رہنے لگا۔ چونکہ لفظ ملیچھہ خاص مسلمانون کے لیئے موضوع ہے اور اسکے معنے بھی یہہ ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرمل یعنی ہنسنا و اچھہ اکشا کرنے والا یعنی ذبح کی خواہش کرنیوالا - بلکہ اُس مین نشتر بجا لکھا ہے کہ ملیچھ جات (ذات) کی صحبت مین رہنے لگا - چنانچہ دو اشلوک پوران مذکور بطور حوالہ رقم کیے جاتے ہین -

मलेक्षवेस्या समासक्तो वनान्ते वस्तिस्तथा।
वेस्याद्यूतैश्च चौरैश्च समासक्तो ऽजतेन्द्रिय

माया पुरी माहात्म अ॰ १० श्लो॰ ८४

معنی - مسلمان رنڈی پر عاشق ہوا اور آخر کو وہین رہنے لگا اور رنڈی کی قاصدی اور چوری کرنے لگا اور حقبندی نرہا -

तत्कर्म हसितं चक्रे गोदान मन्दिर स्थित:
अन्येपि मलेक्षजाति याश्च हसं स्तमसालसा।

माया: अ॰ १० श्लो॰ ८९

معنی - وہ گودان چکر دیکھکر ہنسی سے گودان کرنے لگا کہ جسپر اور ملیچھ جات کو لوگ مدکے آپس مین ہنسنے لگے -

اور علاوہ اس کے دیگر کتھائین بھی ایسی ہی لکھی ہین - نیز نخہ مذکور کی بخوبی تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا کہ کچھہ ہی زمانہ پیشتر راجہ مان سنگہ کے یہ تیرتھہ قایم ہوا کیونکہ اول ہی اول اس جگہہ پر راجا مان سنگہ سوائی جیپور نے ایک چھوٹا سا گھاٹ پہاڑ کی کچھہ کگر کاٹ کرا ہی شوالک کے پتھرون سے بنایا تھا جسکی آٹھہ پیڑی بجنسہ گھاٹ جدید سے بجانب شمال متصل حویلی گنگا پوری فقیر ابتک موجود ہین اور جسکے متصل چھتری راجہ صاحب موصوف کی بھی کھڑی ہے - ورنہ اس سے پہلے کوئی علامت تیرتھہ کی نہین ملتی - سکہ راجا مان سنگہ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ راجہ صاحب بہادر سنہ ۱۵۶۵ع مین جسکو عرصہ ۳۲۲ برس کا ہوا گدی نشین ریاست جیپور ہوئے تھے اور محمد جلال الدین اکبر بادشاہ کے راس مین بمنصب ہفت ہزاری ممتاز تھے - اسمین کوئی شک نہین کہ بے علم و بیمار کو جسطرف چاہین چلا سکتے ہین —— اسوقت راجہ مان سنگہ سے بھولے بھالے راجا کو جسکو ست شاستر کی مطلق خبر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھی - جو کچھ براہمنون نے کہدیا وہی صحیح مان لیا - راجہ صاحب نے مایا پوری پوران سُنکر گھاٹ بنوایا اور اوس کا نام سر ہمہ کُنڈ مشہور ہوا اُوسیوقت سے اسکو بخوبی شہرت حاصل ہوئی کیونکہ اوسکے پیروی خیالات راجہ مان سنگہ کے راجے ورئیس و خلقت واسطے اشنان کی جمع ہوکر میلے وازدہام ہونے لگے ورنہ زمانہ مذکور سے پہلے یہان جنگل کھڑا تھا اور جیسا کہ گنگا کا کنارہ اور جگہہ پر ہے ویسا ہی یہان تھا - پنڈون کی بہیات کہ جس مین وہ جاتریون کے نام لکھتے ہین کامل تحقیقات کی گئی تو سمت ۱۶۰۰ سولہ سو بکرمی سے پہلے کوئی نوشت نہین ملتی جو اوسی قریب زمانہ راجہ مان سنگہ کا ثبوت دیتی ہین - مایا پوری پوران مین گنگا دُوار نام لکھا ہے جس کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ جب مہاراجہ بھاگیرتھ تمام سلسلہ جات ہمالہ کو کاٹتا کاٹتا آخری سلسلہ کاشٹا پربت کو کہ بمنزلہ دیوار جنوبی حد ملک کیدار کی تھی کاٹ کر گنگا کو بیرون حد ملک کیدار کے لایا تو یہہ جگہہ گنگا دُوار کے نام سے نامزد ہوئی یعنی گنگا کے لیئے دروازہ ہوگیا اور یہہ نام پہلے زمانہ کا معلوم ہوتا ہے لیکن تیرتھہ کا کوئی حوالہ نہین دیتا اور کاشٹا پربت کہ جسکو شوالک بھی کہتے ہین اور جو ہردوار پر حایل ہے اوسکے معنے سے بھی حد ملک مہادیو کی ظاہر ہوتی ہے یعنی شیو یعنی مہادیو اور آلک اسم ظرف بصفت حد ہے - اور لفظ گنگا دوار بنام ہردوار اسوجہ سے تبدیل ہوا کہ درہ مذکور ملک کیدار کی آمد و رفت کے لیئے راستہ ہوگیا اور ادھر کے لوگ اس مُلک مین آنے جانے لگے - چنانچہ بعہد اکبر بادشاہ ہمالہ سے براہ ہردوار برف آیا کرتی تھی اور آگرہ مین ۸ سیر بکتی تھی - چونکہ مُلک کیدار سب حایل ہونے چارون طرف پہاڑون کے مانند ایک قدرتی قلعہ کے ہے تو اوسمین دروازہ اور آمد و رفت ہونے سے ہردوار یعنی مہادیو کا دروازہ بولا جانے لگا - مگر بانیان تیرتھہ نے لفظ مذکور کے معنے تحت لفظی سے اس طرح پلٹ دیئے کہ ہر بمعنی پرمیشور اور دوار بمعنی دروازہ یعنی پرمیشور کا دروازہ ہے یہان کی اشنان ہی مُکش ہوجاتی ہے اور سورگ مین پہونچ جاتا ہے - اصل مین پھر بھی اسکے معنے یون ہوسکتے ہین کہ یہان سے انسان روانہ ہوکر مہادیو کے مُلک مین جو بصفت سورگ کے ہے پہونچ جاتا ہے - مگر خودغرضون نے جس طرف جاہل خلقت کو ہانکا اوسی طرف کو چلدی اور اون کو ایسے اشلوکون سے سمجھا دیا کہ جیسے بطور مثال ذیل مین لکھے جاتے ہین :—

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

दृष्ट्वाजन्म शतः पापं पित्वाजन्म शत द्वयं
स्नात्वाजन्मसहस्त्राणि हंतिगंगे कलियुगे ॥ १॥
गंगा गंगेति योब्रूया द्योजनानां शतैरपि ।
मुच्यते सर्व पापेभ्यो विष्णु लोकं सगच्छति २॥

معنی ۱ - درشن سے سو جنم کے پاپ پینے سے دو سو جنم کے اور اشنان سے ہزار جنم کے پاپ کلجگ مین گنگا ہر لیتی ہے -

۲ جو سیکڑون کوس سے بھی گنگا کہے تو اوسکے پاپ نشٹ ہو کر وہ بشنو لوک یعنی سورگ کو چلا جاتا ھے - اور لکھدیا کہ گنگا - تو ننگ درشنات مکتی - یعنی اے گنگا تیرے درشنون سے مکتی ہوتی ھے اور جو مکتی کہ ویدون مین لکہی ھے اور جسکے حاصل کرنے کی کوشش ہمیشہ سے راجے رشی کرتی رہے جو شبھ کرم جتیندر تا - گیان - یوگا بھیاس اور ست شاسترون کے پڑھنے اور کیول پورن برہم کی اوپاسنا سے ملتی ہے اوس کا نام ہی اوڑا دیا اور پرمیشور جگت کرتا شرب شکتیمان - نیای کاری - انترجامی سے بمکھ کر کے مکتی کو ایسا سستا کیا کہ ایک غوطہ اور ایک پیسہ مین ملنے لگی - مگر اس غوطہ سے جیو مکت تو نہین ہوتا بلکہ برخلاف اسکے گھور نرک کے غار مین گر پڑتا ھے - کیونکہ یہ سکھ مارگ نہین دکھ مارگ ہین جو ایشور پرماتما کی اگیا سے دور اور کپٹ سے بھرپور ہین اور جو کہ تیرتھ کے معنے تارنے کے ہین جو شبھ کرم اور گیان مہاتماؤن کا ست سنگ اور ماں باپ تیرتھ کہاتے ہین کہ جن کے ذریعہ سے انسان ایشور گیان اور ست کرم حاصل کر کے جنم مرن کے دکھون سے پار ہو جاتا ھے - یہان برعکس اس کے چوراسی لاکھ یونیون کے مہا دکھ ساگر مین ڈوبنے کا کام بنا دیا ھے - غرض یہی بات اور اصلیت کو چھپا دینا خود غرضون کا کام تھا - سب کوئی جانتے ہین کہ جل سے بیرونی میل صاف ہوتا ھے - پرمیشور نے اس مین یہی گن رکھا ھے - اور اندرونی میل ست بولنے ست ماننے اور ست جاننے سے ہوتا ھے - لیکن یہان کل خیالی باتون سے کام لیا ھے - اب اس تیرتھ کے قایم ہونے کی اصل وجہ یہہ ہے کہ پہلے اس مقام پر مہاتمایان پرسنتی لوگ دنیا کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جھگڑون کو چھوڑکر واسطے وید ابھیاس سادھی یوگ اور گیان اور واسطے دلیس اوپکار کے باس کیا
کرتے تھے چنانچہ رشی کیس وبنوبن وغیرہ مقامات اِن ہی وجوہات سے ہم باسطے مشہور ہین۔ تو اکثر
دُنیادار لوگ اون سے دھرم اوپدیش لینے کیواسطے آیا کرتے تھے اور اون کے کھانے پینے کی بھی خبر گیری
کیاکرتے تھے۔ رفتہ رفتہ جب اون کی اولاد اور گردنواح کے براہمنون نے اون بزرگون کی بڑی عزت
ومانتا دیکھی تو اپنی مطلب برآری کا بہترین ذریعہ سمجھا اور ان متبرک مقامات کو مکتی کی جگہہ بتلاکر خلقت
سے دان لینے لگے۔ بھلا ایسے لا ابالی اور بزرگی پرکس کا جی نہ للچاوے۔ پس تیرتھ ہی قائم
کر بیٹھے اور افزائش آمدنی سے اون آنیوالون کے نام لکھنے لگے۔ اور لوگون نے اپنے باپ دادے
کے یہان آنیکی اطلاع پاکر مکتی استھان سمجھنے لگے۔ یہی سبب اس مقام کی مانتا کا ہوا۔

ایک منصف مزاج بابو ایشری پرساد منصف عدالت دیوانی دیوبند نے بمقدمہ تقسیم بھیانت پنڈون
کے فیصلہ مین اس طرح تحریر فرمایا ہے کہ سابق مین یہہ مقام ہردوار عبادت گاہ تھا اور چند بان
پرستھی برہمن یہان عبادت کیا کرتے تھے۔ اور جو لوگ اون سے گیان لینے آتے کچھہ گذارہ کے
مُوافق اُن کو کھانے پینے کے لیئے دیجاتے تھے۔ رفتہ رفتہ جب اُن کے پاس گذارہ سے
زیادہ پس انداز ہونے لگا تو اونھون نے اپنے گھر والون کو یہان ہی بلا لیا اور گھرستی بن گئے
اسی طرح جب اُن کو طمع نے دبایا تو اون دان دینے والون کے نام لکھکر جہاتم تبلانے لگے
اور اون کے ناموں کی بھیانت بنائین جو ہمارے نزدیک کوئی متعدد جایداد متصور نہین ہوسکتی
غور کرنا چاہیئے کہ مایا پوری پوران سے بھی عبادت گاہ ثابت ہوتا ہے اور اوس کا یہی مطلب ہے
کہ لوگون کو بیعلمی سے تمیز نہ ہی حیف ہے کہ تھوڑے سے آدمی اپنے فائدہ کیواسطے ایک خلقت
کو گمراہ کرکے اون کے منش جنم کو خراب کرین اور اپنی چند روزہ زندگی کا مزا لوٹین اس تعصب کی کیا
انتہا ہے اور اس سے زیادہ کونسا اُدھرم اور ظلم ہے۔

بعد تباہ ہونے گھاٹ چھتری راجہ مان سنگھ کے مرہٹون نے کچھہ مکانات اپنی عملداری مین
بنوائے اور پھر راجہ پٹیالہ۔ جمون۔ کانگڑہ۔ جیند۔ نابھہ وغیرہ نے عملداری سرکار کمپنی بہادر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مین تعمیر کرائے اور رفتہ رفتہ حویلیات و مندرون سے ھردوار مین صورت آبادی پیدا ہوئی۔

ایکدفعہ سنہ ۱۷۶۰ع مطابق سمت ۱۸۱۸ بکرمی مین جس کو عرصہ ایک سو اٹھائیس برس کا ہوا۔ کمبھ اشنان کا میلا تھا جس مین بیراگی و سنیاسیون سے آپس مین تکرار ہوئی تھی اور اٹھارہ ہزار آدمیون کا کھیت پڑا تھا۔ اس آخری زمانہ سلطنت اہل اسلام مین سمپرداؤن نے سن مانی ترقی پائی کہ جس سے یہہ ملک تین حصے سے زیادہ بیکار ہوگیا۔ چونکہ جب سر پر کوئی دھرمک راجہ نہین ہوتا تو خلقت شتر بے مہار ہو جاتی ھے۔ لاکھون اور کروڑون نے مہاتما بنکر مفت خوری پر کمر باندھی کہ جس سے اس ملک کی بھاری دردشا ہوئی۔

ایک یورپین دانا کا قول ھے کہ "ہندوستان مین حساب لگانے سے معلوم ہوا کہ فیصدی دس آدمی کماتے اور نوے کھاتے ہین۔ مگر ہندوستان کی زمین کو شاباش ھے کہ اتنے نکمون کا بھی پیٹ بھرتی ھے"۔ دیکھیے ان سمپردایون اور تیرتھون نے ملک کو کیسا تباہ کیا ھے کہ خلقت کے دماغون مین خود غرضی کا مادہ بھر کر ملک کی بہتری۔ دیش اوپکار اور دھرم ادھرم کا خیال قطعی ال سے مفقود کر دیا اور سچائی کا بیج اس مین سے مٹا کر کیسے نفاق اور پکشپات کے کانٹے بو دیئے ہین کہ جس سے یہہ ملک اب سخت تکلیف مین ہے۔ غیر ملک والے کمپنی یعنی جماعت بنا کر کیسا اپنے ملک کو فائدہ پہونچا رہے ہین اور یہہ سمپردائی غول کے غول نکمے اس زمین کو بوجھ دیئے خلقت کو لوٹ لوٹ کر تباہ کر رہے ہین ہماری سرکار دولتمدار نے کلین و نہرین بنا کر کیسا ملک کو فائدہ پہونچایا ہے اور ان نکمون نے دغا و فریب کا جال بچھا کر ملک کا زر و ایمان کیسا خراب کیا ھے۔ ملک مین گہری جہالت پیدا کرنے کا سبب یہی فرقے ہوئے ہین اور انھین کے الٹے اوپدیشون نے دھرم کا ستیاناس کیا اور طاقت عقلی کو زوال پہونچایا ورنہ ہمارے شاسترون مین کون سا علم نہین یہہ کلین ریلین ہمارے ہی شاسترون سے ایجاد ہوئین۔ دیکھیے پانڈون کا راج تو دور رہا کہ جب اکاشی ریلین چلتی تھین۔ اس زمانہ کے ودیا مہابھارت سے بخوبی ظاہر ہے مگر نزدیک زمانہ راجہ بھوج کے وقت مین ایسے انجنیر موجود تھے کہ جنھون نے ایک کل سواری کی گھوڑے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی شکل بنائی تھی جو زمین پر اور زمین سے اوپر ادھر مین چلتی تھی اور ایک گھنٹہ مین ساڑھے ستائیس کوس جاتی تھی اور ایک پنکھا کل کے زور سے خودبخود بلا آدمی کے چلتا تھا اور خوب ہوا دیتا تھا۔ افسوس کہ ان فرقون کے فساد اور خودغرضون کی چالاکیون نے اس مُلک کی وِدّیا۔ دولت۔ طاقت کا خاکا اوڑا دیا اگرچہ کلین اب تک بنی رہتین تو یورپ مین اتنا گھمنڈ آج کل کیون کرتے وہ اشلوک بھوج پربندہ بھی واسطے ملاحظہ ناظرین کے درج کیا جاتا ہے۔

घस्येकयाक्रोशदशैकमश्वः सुकान्त्रिमो गच्छतिचारुगत्या।

वायुंददातिव्यजनं सपष्कलंविना मनुष्पेणचलत्यजस्त्रम ॥

سرکار کمپنی بہادر نے اس مُلک دوآب ممالک مغربی پر ۱۸۰۳ء مین راجہ دولت راؤ سندھیہ مرہٹہ سے دخل پایا تھا اور اوس وقت میلہ پر محصول بھی لگایا تھا جو قریب تیرہ ہزار روپیہ کے وصول ہوا تھا مگر ۱۸۰۵ء مین معاف کر دیا تھا۔ دیکھو تاریخ سہارنپور مصنفہ ڈپٹی نندکشور۔ مرہٹون نے بھی اپنی عملداری مین محصول لگایا تھا اور پنجابی سے سوا روپیہ اور ممالک مغربی والون سے فی آدمی دو پیسے لیئے جاتے تھے ۱۸۲۰ء مطابق سمت ۱۸۷۷ جسکو عرصہ ۶۸ برس کا ہوا کمبھ کا بڑا میلہ ہوا تھا اور رات کیوقت اشنان پر جھگڑا پیدا ہو گیا تھا چنانچہ جب رات کو میلہ کا جلسہ ہوا تو صدہا بسبب تنگ و نشیب دار گھاٹ کے جو قریب پانچ فٹ چوڑا ہے آپس مین کچل کر مر گئے اور صبح ہوتے ہی معلوم ہوا کہ لاشون کے تودے دریا مین اور گھاٹ پر لگے ہوئے ہین اس کمبھ مین ہزارہا آدمیون کی جان تلف ہوئی اسواسطے سرکار کمپنی بہادر نے براہ رحمدلی ۱۸۲۲ء مین یعنی دو برس بعد دوسرا نیا گھاٹ بہت فراخ سو فٹ چوڑا پہاڑ کا کنارہ کاٹ کر اور تھوڑا تھوڑا نشیب دیکر باہتمام مسٹر ڈوری صاحب بہادر انجینیر کے طیار کرایا جسپر خلقت امن و آسایش سے نہاتی ہے۔

سمت ۱۹۱۲ کے کمبھ کے میلہ مین اوداسی فقیرون و بیراگیون مین لڑائی ہوئی تھی بہت آدمی زخمی ہوئے اور چند انگریز صاحبان نے بیچ مین ہوکر بمشکل فساد رفع کیا تھا۔ یہ لوگ دوڑ دوڑ کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لڑتے تھے اور صاحب بہادر انکو ادھر اُدھر سے ہٹاتے تھے۔ شروع عملداری انگریزی مین انتظام میلہ باہتمام افسران فوجی کے رہتا تھا اور اب ماتحت صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع کے رہتا ہے۔ اور فی کس ایک آنہ اور فی گھوڑا ایک روپیہ ٹیکس اور علی ہذالقیاس دیگر جانورون پر بھی لیا جاتا ہے خرید فروخت اسپان کی خوب ہوتی ہے مگر اب وہ مال کہان آتے ہین جیسا کہ سنہ ۱۸۳۱ع کے میلہ مین مسٹر ایمی رابرٹس چشم دید حالات ہردوار کے تحریر فرماتے ہین کہ بڑے بڑے قیمتی گھوڑے مُلک روم۔ تاتار۔ عرب۔ ایران۔ سنگلدیپ۔ گُجرات کے تیز رفتاری مین بلا مقام سو کوس کا دھاوا کرین اور چوپائے سب قسم کے۔ چیتہ۔ ہرن۔ سُرا گائے۔ نیل گاو۔ ہاتھی وغیرہ و قیمتی اسباب۔ جواہرات۔ زمرد۔ نیلم۔ یاقوت۔ موتی۔ بیش بہا۔ ہردوار پر فروخت ہوتے ہین سُنہری ہار جڑاؤ قیمتی دس ہزار۔ اور موتیون کا ہار مالیتی پچاس ہزار روپے کا فروخت ہوتے دیکھا اور نادر اشیاء ممالک ایشیا کی نظر آتی ہین۔ اب تو پیتل و رانگ کے زیور ملمع کیے جن کی قیمت کوڑیان ہوتی ہین فروخت ہوتے دکھلائی دیتی ہین۔ یہان پر ہر روز ہر اماوس۔ ہر پورن ماشی اوتراین۔ دکشناین۔ سورج گرہن۔ چاند گرہن۔ بتی پات جوگ۔ اردہ اودے جوگ۔ ہر سنکرانت جیٹھ کی دسمی۔ بارنی۔ مہا بارنی۔ سومتی اماوس۔ اتواری سپتمی۔ میکھ کی سنکرانت و کمبھ وغیرہ گنگا اشنان کے میلے ہوتے رہتے ہین۔ لیکن بڑا میلہ ہر سال میکھ کی سنکرانت کو ہوتا ہے اور سب سے بڑا کمبھ کا بعد بارہ برس کے ہوتا ہے جس مین لاکھون آدمی جمع ہوتے ہین اور فقیرون کے گروہ مع جھنڈے و نشان زردوزی و اسباب نُقرئی و طلائی نہایت شان و شوکت سے آتے ہین۔ کُمبھ اوسکو کہتے ہین کہ جب بارہ برس مین کُمبھ کی سنکرانت و کمبھ کا برسپت واقع ہو۔ اسی طرح تیرتھ بھی یہان اتنے قایم کردیئے ہین کہ جن کا شمار مشکل ہے اور جن کی تفصیل کے لیئے قلم عاجز ہے کیونکہ قدم قدم پر تیرتھ ہے۔ اگر کوئی جاتری ایک ایک پیسہ چڑھاوے تو روپے صرف ہوتے ہین لہذا انہین سے چند نام بنا بر آگاہی ناظرین لکھے جاتے ہین تا کہ انکو پڑھکر غور فرماوینگے۔

ہردوار } برھم کنڈ۔ کشاورت۔ بشنو تیرتھ۔ سمندر ایشور مہادیو۔ بل پربت۔ بل کیشور مہادیو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ہردوار

(۷) للتارو - (۸) گنیشن تیرتھ - (۹) نارایھی سیلا - (۱۰) نیل دھارا - (۱۱) نیل پربت - (۱۲) چنڈی دیوی
(۱۳) انجنی - (۱۴) گوری شنکر مہادیو - (۱۵) بیلیشور مہادیو - (۱۶) ناگیشور مہادیو - (۱۷) بھیم گوڈہ وغیرہ

کنکھل

(۱۸) پتنت پاونیشور - (۱۹) دکھیشور مہادیو - (۲۰) کنکھل تیرتھ - (۲۱) ستی کنڈ - (۲۲) ناگ تیرتھ یعنی بچپول ناتھ

رکھی کیش

(۲۳) کوبجامرگ - (۲۴) تپوبن تیرتھ - (۲۵) سومتری تیرتھ - (۲۶) لچھمن مندر - (۲۷) لچھمن الیشور مہادیو - (۲۸) لچھمن کنڈ
(۲۹) منی کنڈ - (۳۰) اندر کنڈ - (۳۱) نندی کنڈ - (۳۲) کومود کی ندی - (۳۳) رمہا تیرتھ - (۳۴) سوم شرما تیرتھ
(۳۵) کنڈ تیرتھ - (۳۶) سار کھب تیرتھ - (۳۷) بیر کھب تیرتھ - (۳۸) بیر بھدر مہادیو - (۳۹) بھرت مندر - (۴۰) پنچ مکھی مہادیو

علاوہ ان کے ایک دو مندر ہر سال نئے تیار ہو جاتے ہین - جو کچھ دنون بعد پراچین سمجھے جاوینگے - ناظرین مقامات مذکورہ سے خیال فرما سکتے ہین کہ تیرتھ مذکور کی بنیاد کتنی ہے - بانیان تیرتھ نے جس جگہ گنگا کا گہرا کنڈ دیکھا و نیز پہاڑ وغیرہ کو تیرتھ قایم کر دیا ہے اور مصنف نے اون کی بابت تمام زمانہ کی کہانی پوران مین لکھدی مگر تاریخ ندارد - اس سے یہ مطلب پایا جاتا ہے کہ تاریخ لکھنے سے پوران نہ سمجھا جاویگا اور لوگون کے خیالات محدود ہو جاوین گے اور غیبی اعتقاد اور غیبی بہترائی غیبی نتیجہ قایم رہنا غیر ممکن ہوگا - مقامات مذکورہ کی بابت لکھا ہے کہ فلان نے فلانی جگہ تپشیا کی وہان کے اشنان اور درشن سے پاپ چھوٹ جاتے ہین - سورگ ملتا ہے اور بھگوان کے موافق ہو جاتا ہے - اب یہان ناظرین غور فرماوین کہ اگر وہ مقامات ایسے پُرتاثیر ہو گئے ہین تو اون تپشیا کرنیوالون نے اپنی عمر عبادت مین کیون صرف کی - اون کے واسطے بھی ایک غوطہ ہی کافی تھا - دویم یہ کہ اب وہان کے اشنان و درشن سے کسیکے پاپ چھوٹتے ہوئے نہین دکھلائی دیتے - جیسے جیسے کرم لوگ کرتے ہین ویسا ہی نتیجہ پاتے ہوئے اون کو دیکھتے ہین یہان کسی کنگال کو امیر ہوتے نہ دیکھا اور نہ کسی بیمار جذامی لنگڑے - لولے - اندھے - کانے کو اچھا ہوتے دیکھا - بلکہ گروہ کے گروہ بھکاریون کے نظر آتے ہین - تپشیا کرنے کا پھل اُسی کو ہوتا ہے کہ جو تپشیا کرتا ہے - دوسرون کو اوس جگہ سے کچھ فائدہ نہین ہو سکتا - البتہ دور سے مو اون سے سبق لینا چاہیئے کہ وہ بھی اون کے موافق ویدون و شاسترون کو پڑھکر گیان حاصل

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرین اور اگر موکش کا سادھن کرنا چاہین تو بان پرستھ دھرم اختیار کرین اور ان جھوٹی دھوکہ کی دوکانون سے خیالی موکش نہ خریدین - کیونکہ یہ موکش کی سادھن تیرتھ نہین ہین یہہ تو بلا محنت روپیہ لینے کی دوکان ہین - یہہ جیو جنم مرن کے دوکھون سے چھوٹ کر موکش اون ہی کرمون سے حاصل کر سکتا ہے جو ویدون مین لکھّے ہین یعنی ست بولنا - ست ماننا جیسا پدارتھ ہو ادسکو ویسا ہی سمجھنا اِس سرشٹی سے پدارتھ گیان حاصل کرکے ایشور سرب شکتیمان کو ایک ماننا اور اوس کی مہما کو پہچاننا اِندریون کا دمن کر کے یوگ وِدّیا سدّھ کرنا - سم درشٹی ہونا - مہاتماؤن کا ست سنگ کرنا وغیرہ - دیکھیئے وید وکت تیرتھ یہہ ہین :-

तीर्थमेवप्रायणीयोऽतिरात्रस्तीर्थेनहिप्रस्नान्ति ॥ तीर्थमेवोदयनीयो ऽतिरात्रस्तीर्थेनह्युत्स्नान्ति ॥ श० कां० १२ अ० १२ अ० २ ब्रा० ५ कं० २१५ ॥ अहिंसन्सर्वभूतान्यन्यत्रतीर्थेभ्यइतिछान्दोग्योपनि० ॥ समानतीर्थेवासी इत्यष्टाध्याय्याम अ० ४ पा० ४ सू० १०८ इत्यादि

ارتھ - اگنی ہوتر سے لیکر اشومیدھ تک کسی یگ کو پورا کر کے جو اشنان کیا جائے - اوسکو تیرتھ کہتے ہین کیونکہ اوس سے ہوا اور بارش شدھ ہو کر خلایق کو سکھ پہونچتا ہے -

(۲) من بیر بھاؤ چھوڑ کر سب کو سکھ پہونچانا اور سنسار کے بیوہارون مین کسی کو دکھ ندینا تیرتھ کہاتا ہے (۳) جو کام وید شاسترون مین بُرے مانے گئے ہین اور اون کے کرنے مین ڈنڈ (سزا) کا ہونا ضرور ہے یعنی جو جو منش اپرادھی پاکھنڈی اور وید شاستر دھرم اور استھان کے دشمن ہین اور جو اپنے سکھ کے لیئے دوسرون کو دکھ پہونچاتے ہون وہ قابل سزا ضرور ہین اِسلیئے وید شاسترون کا نام تیرتھ ہے کہ جن کے پڑھنے پڑھانے اور اون مین کہے ہوئے مارگون پر چلنے سے منش لوگ دکھ ساگر کو پار ہو کر سکھ پاتے ہین (۴) وید شاسترون کا پڑھانے والا آچارج (گورو) اور ماتا پتا اتتھی کو بھی تیرتھ کہتے ہین کہ جن کی سیوا کرنے سے جیو آتما شدھ ہو کر دکھون سے تر جاتا ہی دیکھیے اب پوران کا بھی ثبوت لیجے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

सत्यंतीर्थं क्षमा तीर्थं तीर्थमिन्द्रियनिग्रहः । सर्वभूतदयातीर्थं
सर्वत्रार्ज्जवमेवच १ दानंतीर्थं दमतीर्थं सन्तोषस्तीर्थं
मुच्यते । ब्रह्मचर्य्यं परंतीर्थं तीर्थंच प्रियवादिता । २ ।
ज्ञानं तीर्थं धृतिस्तीर्थं पुण्यं तीर्थमुदाहृतम् । ।
तीर्थानामपि तत्तीर्थं विशुद्धिर्मनसा परा । ३ ।

یعنی (۱) ست - چھما - اندری نگرہ یعنی اندریون کا روکنا - سب جیوون پر دیا رکھنا اور سب سے نرمی و ملائمت سے پیش آنا -

(۲) دان - دم - یعنی نفس کشی - سنتوش - برہمچرج (بہت بڑا تیرتھ) اور شیرین زبانی

(۳) گیان - دھرتی - (دھیرج) افعال حسنہ اور سب تیرتھون سے بڑا تیرتھ من کی شدھی ہے ہردوار - پریاگ - کاشی وغیرہ تیرتھ نہین ہو سکتے - کیونکہ اون مین جیو کو تراننے کا سامرتھ (طاقت) ہی نہین - اور تیرتھ لفظ کرن کارک اور کیھہ کرم کارک ہین جو جل یا استھان ہین اون مین بذریعہ دریا بذریعہ ہاتھ پیرون کے ترتے ہین بلا کسی ذریعے نہین ترسکتے - اس سے بھی دریا یا مقامات مذکورہ تیرتھ ثابت نہین ہوسکتے - ویدون مین گنگا - ایڑا - پنگلا - سکھمنا - کورم اور جٹھر اگنی کی ناڑیون کو کہتے ہین اون مین یوگا بھیاس سے پرمیشور کی اوپاسنا کرنے سے منش لوگ سب دکھون سے تر جاتے ہین - جس جگھہ ایڑا و پنگلا دونون ملی ہین اسکو سوکھومنا کہتے ہین اوس مین یوگا بھیاس سے اشنان کرکے جیو شدھ ہوجاتے ہین - پھر شدھ روپ پرمیشور کو پراپت ہوکر ہمیشہ آنند مین رہتے ہین - افسوس زمانہ کا کیسا انقلاب ہے کہ یا تو کبھی ان جگھون مین بڑے بڑے مہاتما و ودوان پڑھتے اور پڑھاتے اور نت نئے دن ہون یگ ہوا کرتے - خلقت کو دھرم کا اوپدیش کرتے اور یہ لوگ ودیا شدھ کر کے پورن آنند اور ایشور گیان مین مگن رہتے - پدارتھ ودیاؤن کی تعلیم دیتے انسانکو سکھ پہونچانے کی تدبیر سوچتے - کھانے پینے کا کچھہ فکر تھا جو چاہئیے سب کچھ موجود تھا اور دھ گھی موافق پانی کے استعمال ہوتے جو کچھ ہوتے چاہئیں سامان عیش و عشرت کے موجود رہتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یا اب وہ زمانہ ہے کہ بجاے مہاتماؤن کے پاکھنڈی - جاہل - مالِ مفت پر شور مچا رہے ہین اور بجاے
ہون یگ کے چرس گانجہ کی دھوان دھار ہو رہی ہے - بجاے دھرم اوپدیش کے اپنے چرنون مین
روپیہ چڑھانیکا اوپدیش دے رہے ہین - وید منترون کی بجاے عشقیہ راگ بیحیائی کے گائے
جاتے ہین بجاے یوگابھیاس کے رنڈی بازی و شراب نوشی ہو رہی ہے - دودھ گھی معدوم
ہوا جاتا ہے - ہر فرد بشر فکر روزی مین غلطان پیچان ہے - چونکہ آفتاب وید ودیا اور وید مرجادون
کا چھپ جانا اور دریای جہالت کا اُمنڈنا اور طوفان خود غرضی کا چلنا اور کشتی ہند کا چکر کھانا
اور بلی قومی ہمدردی کا ہاتھ سے چھوٹنا اور اندھیری رات مصیبتون مین پریشان ہونا سوارتھیون
ہی کی ہدایت کا طفیل تھا ان کی ہدایات نے ادھرم کا خوف دل سے ہٹا دیا - ایشور کی مانتا
کو چھوڑ دیا عقل انسانی سے عقل حیوانی بنا دیا - علوم و فنون کو ملک سے گم کر دیا - قوت علمی و جسمانی
کو زوال پہونچا دیا - اب کنارا دور ہے اور بہتری کافور - علاوہ اسکے اب غور کرنا چاہیئے کہ ان
تیرتھون سے ملک کو کتنا ضرر پہنچتا ہے کہ خلقت سواے ضایع کرنے زر اور اوٹھانے شداید سفر کے
اپنی جانین وبا اور مری مین ضایع کرتی ہے اور لاکھون جانین بیفائدہ تلف ہوتی ہین - راقم کا
چشمدید واقعہ ہے کہ میلہ کُمبھ سمت ۱۹۲۴ بکرمی مین بیشمار آدمی وبا سے مر گئے - قیاساً فیصدی کہین
دس پندرہ آدمی بھاگ کر بچے ہونگے اوس وقت کی حالتِ مصیبت بیان نہین ہو سکتی چلتے
چلتے اور بیٹھے بیٹھے سوتے سوتے اور بات کرتے کرتے اچھے تندرستون کے دم نکل جاتے تھے
یہہ بات علم فلاسفی سے ثابت ہے کہ کثرتِ ہجوم سے ہوا بگڑ کر مری پیدا ہوا کرتی ہے - اسکا سبب یہ
ہے کہ جو گرمی انسان کے جسم سے مسامات کی راہ نکلتی رہتی ہے وہ ایسی کثیف ہوتی ہی کہ اوس سے
آدمی زندہ نہین رہ سکتا - میلون مین جون جون آدمیون کا گروہ جمع ہوتا جاتا ہے وہ گرمی بھی
جسمون سے نکلکر ترقی پاتی رہتی ہے اور جیسا کہ گرمی کی خاصیت اوپر کو چڑھنے کی ہے وہ گرمی
ترقی ہجوم سے اوپر کو چڑھتی رہتی ہے اور چونکہ اشنان کے دن تک ہجوم کی ترقی ہوتی رہتی ہے
وہ گرمی بھی اوپر ہی کو چڑھتی رہتی ہے اسی واسطے اشنان کے دن تک مری ظاہر نہین ہوتی جب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar.

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لوگ اشنان کرکے جانے لگتے ہین اور ہجوم مین کشادگی ہوتی ہے تو وہ گرمی بباعث سردی کے نیچے اوترتی ہے اور جس انسان کے اندر اثر کرتی ہے وہ نہین بچتا اور خصوصاً مسافرون کے اندر بسبب اختلاف کھانون و تکالیف رفع ضروریات سے خراب ہوکر وہ ہوا کثافت آلودہ فوراً اثر کرتی ہے اسی کو وبا اور مری کہتے ہین - اور ان میلون کی بدولت ہزارون لاکھون کے چراغ خانمان گل ہوجاتے ہین -

کشاورت گھاٹ کی جانب شمال ایک گئوگھاٹ ہے اس مین وہ شخص اشنان کرتا ہے کہ جس سے نادانستہ گاے مرجاتی ہے اور گھاٹ مذکور پر ایک خاکروب رہتا ہے کہ اوس ہتیارے (گنہگار) کے سر مین جوتے مار کر شدھ کرتا ہے - یہہ بات پنڈون کی گونہ قابل تعریف ہے - مگر یہ بھی اُن کی طمع سے بیکار ہوگئی - کیونکہ افسوس پنڈون نے اون ہتیارون پر کوئی ہتیا قایم نہ کی کہ جو گاے کو فروخت کرکے اوس کی رتی قصابون کے ہاتھ پکڑا دیتے ہین اور پھر خاصے دھرماتما بنے رہتے ہین - اگر یہ ہتیا قایم ہوتی تو یہہ مُلک برباد کیون ہوتا بلکہ بجاے اس کے اُنھون نے اولٹا یہ فتویٰ دیدیا کہ خواہ کیسا ہی ہتیارا ہو یہان کے اشنان سے اون کے جنم جنمانترون کے پاپ کٹ جاتے ہین اور ہزار افسوس اس بات پر کہ اُنھون نے ۱۸۸۶ء مین عمدہ قواعد گئورکشا کو منظور نکیا - عہد مہاراجہ مانسنگہ مین کچھ پنڈے جوالاپور مین آباد تھے - جب میلے زیادہ ہونے لگے تو دیہات قرب وجوار سے براہمن لوگ آکر کنکھل و جوالاپور مین آباد ہوے - چنانچہ اُن کا لقب ابتک اُنھین دیہاتون کے نام سے مثلاً مصرپور - یہ موضع مصرپور و سراے والہ موضع سرای و میانہ موضع میانی کی مشہور ہے - اون کی بہیات اسماے جاتریان اُن کی جائداد سمجھی جاتی ہے اور بھنگ چرس وغیرہ نشون کے عادی ہین اور اپنا روپیہ مقدمات مین بہت صرف کرتے ہین -

پہلے قصبہ جوالاپور مین گاؤکُشی کی ممانعت تھی مگر ۱۸۴۷ء مین باستغاثہ مسلمانان جوالاپور جاری ہوئی یہہ تیرتھ خاص مُلک پنجاب کا ہے - پنجابی لوگ گنگا کو بجاے پرمیشور کے مانتے ہین اور یقینی ذریعہ موکش کا سمجھتے ہین اور اس جگہ پر زیادہ تر عمارات راجگان پنجاب کی ہین اس کا سبب یہہ ہے کہ یہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ملک بسبب نزدیکی ملک مسلمانان کے دھرم سے قطعی ناواقف اور محض جعلیم ہے - جب پنڈے لوگ پنجابیون کے ساتھ زبردستی کرکے اون سے دکشنا لیتے ہین تو وہ اس زبردستی کو پاپ چھوٹنے کا سبب سمجھتے ہین - واہ رے ہند! کیا تیرے ایسے نصیب ہین کہ تجھے عقل نے قطعی جواب دیدیا سچ ہے جیسے تیرے اعمال تھے ویسا پھل پایا!!!

کتھا راجہ بھاگیرتھ و گنگا بموجب پوران

سورج بنس مین ایک راجہ سگر تھا - اوس کی دو رانی تھین - ایک کا نام بھامنی اور دوسری کا کیسنی تھا راجہ مذکور نے مع رانیون کے بھرگو براہمن کی تپسیا ایک سو ایک برس کی اور اوس کی دعا سے کیسنی کے ایک لڑکا اسمنجس پیدا ہوا اور بھامنی کے ایک تومڑی نکلی جس سے ساٹھ ہزار لڑکے پیدا ہوئے - راجہ نے اُن ہر ایک پر ایک ایک دایہ مقرر کردی جب وے بالغ ہوگئے تو بڑے پراکرمی ہوئے اوسوقت راجہ سگر نے اسومیدہ یگ کا منصوبہ ٹھیرایا اور یگ کا گھوڑا اُن کی سپردگی مین دیا ہوا بڑے جتن (تدبیر) سے زمین پر گھومایا گیا - لیکن وہ چلتے چلتے ایک جگہ جل رہت سمندر (خشکی) مین غایب ہوگیا (از مہابھارت)

اسکند پوران اور تلسی داس کی رامائن مین اس طرح لکھا ہے کہ جب سگر نے یگ شروع کیا تو اندر کو خوف ہوا کہ مبادا سگر اس یگ کو پورا کرکے میرا عہدہ حاصل کرلیگا اور مجھکو معزول کراکر سورگ سے نکالدے گا اسلیئے اندر نے اوس گھوڑے کو جو واسطے یگ کے چھوڑا گیا تھا چُراکر کپل مُنی کی گوپھا مین باندھ دیا جب سگر کے لڑکے اوسکو ڈھونڈھنے نکلے اوّل مشرق کی طرف گئے اور اوس کی تلاش مین ایک جوجن (چار کوس) زمین روز کھودتے تھے اور اُن کے ہاتھ بجر کی مانند سخت تھے - پھر پاتال کو کھودتے ہوئے چلے گئے اسی طرح سب اطراف مین تلاش کیا آخرکار کپل مُنی کی گوپھا مین گئے تو وہان گھوڑا بندھا دیکھا اونھون نے دیکھتے ہی شور مچایا کہ یہ چور بیٹھا ہے جو ہمارے گھوڑے کو چُرا لایا اوسوقت اُن کے شور سے کپل مُنی کی سمادھی کھُل گئی اور نہایت غصہ سے اونکی طرف دیکھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو وہ سب کے سب اُن کے کرودہ اگنی سے جل گئی۔ مہابھارت ادہیاے ۱۰۷ بن پرب مین اسطرح پر لکھا ہے کہ دے سگر کے پوتر پتا کے حکم سے اوس یگ کے گھوڑے کی تلاش مین نِکلے اور اوکھون نے سب جگھہ تلاش کیا لاچار ناکامیاب راجہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمنے اوس اشو کو سب جگھہ تلاش کر لیا مگر اوس کا پتہ نہین لگتا یہہ سُنکر راجہ سگر بہت اوداس ہوا اور حکم دیا کہ جبتک وہ اشو نہ ملے ہمارے پاس واپس مت آؤ اسلیئے اوکھون نے حکم پاکر پھر ڈھونڈھنا شروع کیا۔ ڈھونڈہتے ڈھونڈہتے ایک جگھہ پر اونکو زمین پھٹی ہوئی مِلی اوسکو دیکھکر اوکھون نے کُدال اور پہاوڑہ لیکر اوس جل رہت سمندر کی زمین کو کھودنا شروع کیا اِسی طرح اوکھون نے بہت روز تک کھودا لیکن اشو کا پتہ نہ لگا تب اوکھون نے کرودہ کرکے اوس سمندر کے مشرق و شمال کے مُلکون کو کھودا اور کھودتے کھودتے پاتال تک چلے گئے جب پاتال مین پہونچے تو اوکھون نے اوس گھوڑے کو وہان گھومتے ہوئے دیکھا جہان کپل دیو اپنے تیج سے ایسی روشن ہورہی تھی گویا اگنی جل رہی ہے اوس گھوڑے کو دیکھکر اون کا رونگ رونگ خوش ہوگیا اور کپل جی کا انادر کرکے گھوڑے کے پکڑنے کو دوڑے یہہ دیکھکر کپل جی جنکو باسو دیو کہتے ہین کرودھ مین آگئے اور اوکھون نے ایک آنکھ کھول کر اپنے تپ کی تیج کو اُن کے اوپر ڈالدیا کہ وے سب بھسم ہوگئے یعنی جل گئے۔ یہہ خبر سُنکر راجہ سگر بہت دوکھی ہوا اور اپنے پوتے انسومان سے کہا کہ مین تیرے باپ کے نکالدینے اور اون ساٹھہزار راجپوترون کے جل جانے اور اشو کے نہ ملنے سے نہایت غمگین ہون اوس اشو کو لا اور مجھکو نرک کے عذاب سے نجات دے انسومان یہہ ہدایت پاتے ہی روانہ ہوا اور بڑی تکلیفات اوٹھاکر اوس مُلک مین پہونچا کہ جہان کپل دیو اور اشو موجود تھا کپل جی کو پرنام کیا اور کپل دیو خوش ہوئے انسومان نے اون راجپوترون کی مُکتی پوچھی تو کپل جی نے کہا کہ تیرا پوتا بھاگیرتھ مہادیو کو خوش کرکے گنگا لاویگا۔ تب اون کی مُکتی ہوگی۔ انسومان نے یہہ سُنکر اور اشو کو لاکر سگر کا یگ پورا کیا بعد اسکے انسومان نے گنگا لانی کی بہت کوشش کی مگر نہ لاسکا پھر انسومان کے بعد اوسکا بیٹا راجہ دلیپ تخت نشین ہوا اور جب رعیت کی اوسنے بڑی بڑی تدبیرین گنگا لانے کے لیئے کین مگر کامیاب نہوا یعنی گنگا سورگ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے نہ گری آخر راجہ دلیپ تخت سلطنت اپنے بیٹے بھاگیرتھ کو دیکر تپسیا کرنے چلا گیا جب مہاراجہ بھاگیرتھ نے اپنی بزرگون کی وصیت سُنی تو کمر ہمت باندھی اور تخت سلطنت وزیرون کے سُپرد کر کے خود ہمالہ کی گھاٹیون مین چلا گیا اور تپسیا کرنے لگا اور تپسیا کرتے کرتے ایک ہزار برس گذر گئے تب گنگا نے خوش ہو کر درشن دیئے اور کہا کہ اے بھاگیرتھ مین تیرے ساتھ چلونگی اور تیرے بزرگون کی مکتی کرونگی مگر جس وقت مین سورگ لوک سے گرونگی میری تیزی کو سوائے مہادیوجی کے کوئی سہارنے والا نہین اس واسطے پہلے تو مہادیوجی کو خوش کر۔ بھاگیرتھ یہہ بات سُنکر مہادیوجی کی تپسیا کرنے لگا اور اون کو خوش کر لیا۔ مہادیوجی نے بھاگیرتھ سے کہا کہ اب تو گنگا کو بُلا مین اوس کی تیزی کو اپنے سر پر روک لونگا اوسوقت بھاگیرتھ نے گنگا کو بُلایا اور وہ دیوندی سورگ سے گری اور مہادیوجی نے اوسکو اپنے سر پر روک لیا اور اوسکے دیکھنے کو بڑے بڑے رشی دیوتا اور گندھرب وغیرہ دیکھنے کو آئی اوسوقت گنگا کا جل بڑا چنچل مچھلی اور مگرون سے بھرا ہوا تھا اور شیوجی کی پیشانی پر موتیون کی مالا کے مانند تین دھار ہو کر بہنے لگا اون مین بہین والی دھار ایسی دکھتی تھی۔ گویا ہنسون کی قطار ہے اور کہین سیدھی اور کہین ٹیڑھی ہو کر بہتی تھی اور ایسی دکھلائی دیتی تھی جیسے کوئی متوالی عورت جا رہی ہے اوس کی بہنے کی آواز نرم نرم دُھن کے ساتھ ہوتی تھی پس وہ گنگا سورگ سے زمین پر آکر بھاگیرتھ سے کہنے لگی کہ اے بھاگیرتھ مین تیری وجہ سے زمین پر آئی ہون اب تو چلنے کی راہ بتلا یہہ سُنکر بھاگیرتھ یون ہی رتھ پر سوار اوس راہ پر ہو لیا جو اوس جگہہ کو گئی تھی۔ جہان راجا سگر کے پوترون کے مُردہ جسم پڑے ہوئے تھے بھاگیرتھ آگے آگے اور گنگا پیچھے پیچھے سمندر تک گئی۔ اسکند پوران و نیز تُلسی کرت رامائن مین لکھا ہے کہ مہاراجہ بھاگیرتھ نے ایک ہزار برس برھما کی تپسیا کی اور برھما نے خوش ہو کر کہا کہ اگر گنگا سورگ سے چھوڑی جاویگی تو زمین کو شق کر کے پاتال کو چلی جاویگی اور پھر لکھا ہے کہ مہادیوجی نے کچھ بوند بھاگیرتھ کو دی اور اوس کی تین دھار ہو گئین ایک آسمان کو چلی گئی۔ اور اوس کا نام مندرکنی ہوا اور دوسری پاتال کو گئی جس کا نام بربھاوتی رکھا گیا اور تیسری اصل دھار بھاگیرتھ لے کر آیا۔ گنگاجی نے مہاراجہ بھاگیرتھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے کہا کہ اپنی رتھ کے پیچھے پون بیگی گھوڑا لا چنانچہ مہاراجہ صاحب ویسا ہی گھوڑا لائے اور اوس پون بیگی رتھ پر سوار ہوکر آگے آگے مہاراجہ اور پیچھے پیچھے گنگا چلی جسوقت گنگا جٹا سے چھوٹی تو بڑا شور ہوا اور پہاڑ کی سلین و درخت ٹوٹے اور اوس مین کچھوے و ناکے مچھلی و سانپ بہنے لگے - گنگا دیوتاؤن کے اشنان کرنیکے لیئے آئی اور اوس کا آنا سُنکر تپسوی لوگ اوس کے کنارون پر چھا گئے اور گنگا نے آتے ہی اُن سب سگر کے لڑکون کی موکش کی - یہہ کتھا بہت طول طویل اور مختلف روایت کی ہے مگر یہان اختصار کرکے لکھی گئی - گنگا کو سورسری یعنی دیوتاؤن کی ندی اور بشنو پدی و جاہنوی بھی کہتے ہین جاہنوی کی نام یہہ کتھا ہے کہ اسکو جنہو رشی پی گئے تھے جب بھاگیرتھ نے بہت عاجزی کی تو جنہو نے جانگھ چیر کر گنگا نکالدی -

اصلیت کتھا

تواریخون مہابھارت وغیرہ سے ثابت ہے کہ راجہ بھاگیرتھ تریتا یگ مین سورج بنسی راجہ سگر کی پانچوین پشت مین ہوا ہے اور وہ گنگا کو ہمالہ سے لایا جس سبب سے اس کا نام بھاگیرتھی گنگا مشہور ہے - مگر اس مین دریافت طلب یہ بات ہے کہ اصلیت اس قصہ کی کیا ہے اور پورانون کی گپ بے اصل کتنی ہے - چونکہ شاعرون نے راجہ سگر اور اوس کی اولاد کا بڑا بھاری بہینظیر پورشارتھ رعیت پروری کا دیکھکر جس طرح یہہ النکار بیان کیا تھا اوسکو جاہلون نے بےعلمی سے نہ سمجھکر اور بگاڑکر ایسی گپ بنادی کہ جو بالکل خلاف قیاس ہوگئین اور یہہ اوس ظلم کی برکت ہے کہ جو خودغرضون نے ملک کو ودّیا حاصل کرنیکی ممانعت کا فتویٰ دیکر تمام مُلک کو بےعلم اور بےچراغ - خانہ حزین بنادیا آپ معبود بنے اور مُلک کو غیرون کے قدمون تلے پائمال کرایا - النکار اس کتھا کا اصل مین یون معلوم ہوا کہ مہاراجہ سگر اکشواکو کے بنس مین چکرورتی اور مہاپرتاپی رعیت پرور راجہ ہوا اوسکے انصاف اور رعیت پروری کا ایک نمونہ یہہ ہے کہ اوسنے اپنے اکلوتے لڑکے وارث تخت سلطنت اسمنجس کو اس جرم مین جلاوطن بنوباس دوام کی سزادی تھی کہ اوسنے ایک روز مسخراپن سے رعیت کی لڑکون کو باوجود فریاد و زاری کرنے پر بھی پکڑکر دریا کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سرجو مین پھینکدیا تھا حالانکہ وہ لڑکے زندہ نکل آئے تھے پس اوس راجہ سگر نے اشومیدہ یگ کرنا چاہا
یعنی اِس گرم اور خشک مُلک مشرقی ممالک مغربی و شمالی روہیلکھنڈ وغیرہ کو کہ جہان کوئی ذریعہ آبرسانی
رعیت کے لیئے نہین تھا بغرض آباد کرنے اس مُلک ویرانہ کے چشمہ گنگا سے جو ہمالہ کے سب جلون مین
اُتم جل ہے سیراب کرنا چاہا اشومیدہ یگ کے ارتھ شت پتھ براہمن مین یہہ ہین کہ राष्ट्रं वा अश्वमेधः
یعنی راجپانس (رعیت پروری) کے کامون کو اشومیدہ یگ کہتے ہین۔ مگر نادان لوگون نے اِس کے
ارتھ بجا نکر اور اشو کے ارتھ صرف گھوڑا ہی سمجھکر گھوڑے کو مار کر ہوم کرنا لکھدیا۔ اشو گھوڑے اور راجا کو
بھی کہتے ہین اور شلپ شاستر (علم انجنیری) مین (جو دنیا کو بڑے آرام دینے والی اور اگم ودیا ہے
جسکے ذریعہ سے عالمان زمانۂ سلف نے بڑے بڑے فوائد خلقت کو پہونچائے ہین جس کی تعریف ست
شاستروں مین بہت بڑی لکھی ہے جو آج کل بھی زمانۂ تنزل مین اوسکے خوشے چُننے ہوئے کرامات
سمجھے ہین اور اہل یوروپ جس کے فخر سے روی زمین پر اپنا نظیر نہین رکھتے) اشو کے ارتھ اوس محرک
شے کے ہین جس کے ذریعہ سے کسی چیز کو حرکت کردی جاوے مثلاً انجن کے لیئے بھاپ، اور نہر لگانے
کے لیئے پیمایش کی کل وغیرہ جو آج کل بصورت نئے طرز کے کمپاس وغیرہ نامون سے مشہور ہین۔
(دیکھو نروکت ادھیاے ۱۲ کھنڈ ۱۔ اور رگ وید ادھیاے ۲ منڈل ۳۴ و ۴۳) چونکہ اس النکار مین اشو سے
مراد اُس پیمایش کی کل سے ہے کہ جس سے تجویز گنگا لانے کی کی گئی تھی وہ اشو بموجب حکم مہاراجہ سگر کے ماتحت
اون مجوزان ساٹھ ہزار راجپوتون کے جو اس کام اہم کے لیئے مقرر کیئے گئے تھے۔ بڑے جتن یعنی احتیاط
کے ساتھ زمین پر گھومایا گیا تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ کوئی آلہ پیمایش دریافت کرنے اطراف و لیول بہاؤ
گنگا کے تھا جب وہ یکایک جل رہت سمندر مین غایب ہوگیا تو اس سے ظاہر ہے کہ پیمایش کرتے کرتے
تجویز مین ناکامیابی ہوئی جب اس حال کی اطلاع اون راجپوتون نے راجہ کو دی تو راجہ بہت اوداس ہوا
اور حکم دیا کہ جب تک اشو نہ ملے واپس مت آؤ۔ جبتک تجویز حاصل نہو واپس مت آؤ۔ تب وہ پھر حکم پاتے
ہی اِس جستجو مین نکلے اور ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے ایک مقام پر اون کو زمین پھٹی ہوئی ملی (یہان پھٹی
زمین سے مُراد کوہ ہمالہ کی اُن گھاٹیون سے ہے کہ جہان کو گنگا نکالی گئی) اونھون نے اُس جگہ سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشرق و شمال کے مقامون کو کھودنا شروع کیا آخر کار کھودتے کھودتے پاتال تک آ گئے یعنی نیچے میدانی
ملک روہیلکھنڈ مین آ گئے اور یہ میدانی ملک بہ نسبت اونچائی ہمالہ کے پاتال ہین تو وہان اوس اشو کو
دیکھا یعنی اطراف و نیول اجراے گنگا کے جسکو تجویز کہتے ہین مل گئے یہہ دیکھکر اون کا رونگ رونگ خوش
خوش ہو گیا مگر وہان کپل دیو کے تیج سے (جسکو باسو دیو لکھا ہے اور اس لفظ سے معنے آفتاب کے
ظاہر ہین) جل گئے یعنی تموزت آفتاب سے جو اس ملک مین سخت پڑتی ہے جل گئے یعنی مر گئے بلا شک
یہ ملک اوس زمانہ مین ویرانہ جنگل بلا پانی کے ایسا ہو گا کہ جس مین کو گذرنا مشکل تھا - یہہ خبر پاتے ہی
راجہ سگر بہت مضطرب ہوا اور غش کھا گیا اور کچھ دیر کے بعد اپنے پوتے انسومان کو بلا کر کہا کہ اے
انسومان مین تیرے باپ کو نکالدینے اور ان راجپوترون کے مرجانے اور اشو کے نہ ملنے سے بہت
غمگین ہون تو اس کام کو پورا کر پس انسومان یہہ ہدایت پاتے ہوئے روانہ ہوا اور بڑی تکلیفات اٹھا کر
اوس مقام پر پہونچا کہ جہان وہ مردے راجپوتر پڑے تھے وہان اسنے دیکھا کہ وہ اشو موجود ہے یعنی تجویز درست
ملی ہوئی ہے اوسوقت انسومان نے کپل دیو سے اون کی مکتی پوچھی یہان پوچھنے سے یہہ مراد ہے کہ
انسومان نے دل مین خیال کیا کہ جو ان لوگون نے ایسی محنت شاقہ کر کے اس ملک بے آب مین جان تک
دیدی ان کی مکتی یہی ہے کہ گنگا لائی جاوے تا کہ ان کی زندگی کا پھل حاصل ہو اور کپل نے جواب
دیا کہ تیرا پوتا بھاگیرتھ گنگا کو لاویگا تب اونکی مکتی ہو گی - چونکہ یہہ پیشین گوئی انسانون کی عقل گھومانے کو
لیئے پرانیون کی بناوٹ ہے کیونکہ آگے یہہ پیشین گوئی خود غلط ہوتی ہے یعنی جب کپل دیو نے یہہ
کہدیا تھا تو پھر کیون لکھا ہے کہ انسومان اور اوسکے بیٹے راجہ دلیپ نے گنگا لانے کی بڑی بڑی
تدبیرین کین اب یہان سگر کا یگ پورا ہونا لکھا ہے مگر اصل مین یہہ بات ایزاد کی ہوئی معلوم ہوتی ہے
البتہ اس صورت مین اوس کا یگ پورا ہونا کہہ سکتے ہین کہ اوس کی کوششون مین حتی الامکان کسر
نہین رہی پھر حسب وصیت راجہ سگر کے انسومان نے بہت کوشش گنگا لانیکی کی مگر کچھ کارگر نہوئی
اور اسی طرح راجہ دلیپ نے بڑی بڑی تدبیرین کین مگر مجبور رہا آخر مہاراجہ بھاگیرتھ نے بزرگون کی
وصیت سنکر اوس دشوار کام پر کمر ہمت باندھی اور تخت سلطنت وزیرون کو سپرد کر کے خود مصروف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوا اور ہمالہ کی گھاٹیون مین جاکر تپسیا کرنے لگا (یہان تپسیا سے مراد محنت سے ہے) تو اوس کو گنگا نے درشن دیئے یعنی اوسنے اوس مقام کو خود جاکر دیکھا کہ جس سے گنگا نکلی ہے اور اوسوقت گنگا نے خوش ہوکر کہا کہ مین تیرے ساتھ چلونگی اور تیرے بزرگون کی موکش کرونگی مگر جس وقت مین سورگ سے گرونگی تو میری تیزی سہارنیوالا سواے مہادیو کے کوئی نہین ہے یعنی وہان جاکر بھاگیرتھ نے دلمین کہا کہ گنگا تو جاسکتی ہے مگر بسبب سخت ڈھال (نشیب) کے اس کی تیزی سہارنیوالا ہمالہ ہی ہے زمین کی تاب نہین اسواسطے بھاگیرتھ اوسکو ہمالہ کی گھاٹیون مین بڑے بڑے گھوماؤ اور چکر ہمالہ کی چٹانون پر کو اوتار کر لایا ہے اور اس یگ عظیم کو پورا کیا۔ پس جسوقت گنگا سورگ سے گری تو اوس کے دیکھنے کو رشی دیوتا اور گندھرب وغیرہ آئے۔ یہان ناظرین اس ظاہری مثال سے بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ بروقت اجرای نہر گنگ خود نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے اپنے دست مبارک سے بڑی دھوم دھام کے ساتھ پانی چھوڑا تھا اوسوقت تمام جنگی و ملکی حاکمان اور بہت خلقت اس کیفیت کی مشاہدے (تماشے) کو جمع ہوئے تھے اور بڑا جشن کیا گیا تھا اور سورگ سے گنگا کا آنا ظاہر ہے کہ پوران والون نے سورگ اوس خطۂ کیلاس کو مانا ہے کہ جہان سے گنگا نکلی ہے اس کی تشریح ہمالہ کے بیان مین بخوبی کی گئی ہے جب گنگا زمین (یعنی ہمالہ سے باہر میدان مین) پر آکر بھاگیرتھ سے کہا کہ اے بھاگیرتھ اب مجکو چلنے کی راہ بتلا یعنی بھاگیرتھ آگے آگے پون بیگی رتھ پر سوار اور گنگا کا جل پیچھے پیچھے اوسی راہ کو گئی کہ جہان اُن راجپوترون کے مُردہ جسم پڑے ہوئے تھے۔ یہان مصنف النکار نے بخوبی ثبوت تمام اس النکار کا ظاہر کر دیا یعنی بھاگیرتھ اوسی داغ بیل پر کھودائی کر کے گنگا کو لایا کہ جسکی پیمائش دی راجپوتر کر چکے تھے۔ پوران کی کتھا نے اس النکار کی اصلیت کو ایسا لوٹا ہے کہ دلائل عقلی و نقلی سے بالکل خلاف ہوگیا۔ تلسی داس جیسے مہاتما جو اس النکار کو کچھ بھی نہ سمجھے۔ اپنی بھاشا رامائن مین لکھتے ہین کہ وے ساٹھ ہزار پوتر گھوڑے کی تلاش مین ایک جوجن زمین روز کھودتے تھے چنانچہ اون کی چوپئی بھی دیکھیے :-

खोदहंमहिसुत करहिं पयाए ॥ चलेसकल पूरब दिशा जाए ॥

तिनको कर जिमि कालिश समाना ॥ जोजन भर खोदहिं बलवाना ॥

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اب کوئی پوچھے کہ وے ایک جو جن زمین گھوڑے کی تلاش مین کیون کھودتے تھے - کیا گھوڑا زمین مین گھس گیا تھا؟ - مگر باواجی بیچارے صرف بھاشا جانتے تھے - جس طرح شیویون نی اسکند پوران مین لکھدیا تھا باواجی نے بھی اوسی طرح ترجمہ کردیا - اِتنی وِدّیا کہان سے لاتے جو اس النکار کو سمجھتے تسپہ بھی بعضون کا یہہ اعتقاد ہے کہ ہنومان جی بتلاتے جاتے تھے اور باواجی راماین لکھتے جاتے تھے اور بالفرض اگر پوران کی کتھا پر خیال کیا جائے تو راجہ سگر کی رانی بھامنی سے (دوسری رانی کا سواے پوران کے کہین ذکر نہین لکھا) ایک تونبڑی پیدا ہونا اور اوس سے ساٹھ ہزار لڑکون کا نکلنا اور یگ سے اندر کا گھبرانا اور اوسکو سورگ کے عہدہ کی موقوفی کا خوف ہونا اور سورگ کا مالک ہوکر کہ جہان سوکھ ہی سوکھ لکھا ہے ایسے ڈھل مُل عُہدہ کی فکر مین بیچین ہونا اور پھر اپنی خودغرضی سے سگر کو دھوکا دینا اور گھوڑا اچرانا اور یگ بگاڑنے کی نیت کرنا کہ جو مہا شبھ کرم ہے اور کپل کی کرودھ اگنی سے اون لڑکون کا جل جانا - اور گنگا مین موکش بتلانا مصنّف پوران کی گپ اور طفلانہ قصہ کے سوا اور کیا ممکن ہوسکتا ہے جہان ایسا سورگ ہو کہ اوسکا راجہ اپنے عہدہ کی موقوفی سے اِتنا دُکھ اوٹھاوے تو وہان کی رعیت کا کیا ہی کہنا ہے - ہمارے بھائی ایسے ہی سورگ کی اُمید پہ گنگا اشنان سہی رکھتے ہون گے اور جبکہ ہماری دھرم پُستکون مین ایسی چوری جاری - بدنیتی اور خودغرضی کے اوپدیش ہون تو اس سے بڑھکر ہمکو چوری جاری بدنیتی اور خودغرضی کی کون سی نصیحت ملیگی - ناظرین خود اندازہ کرسکتے ہین کہ ایسی نصیحتون نے کہان تک مُلک پر اثر کیا اور کہان تک باہمی محبت ہمدردی اور دیا دھرم کا ناش کیا کہ اب ایک بھائی درپے ایذا رسانی دوسرے بھائی کے ہے اور محبت ہمدردی کا ذرا بھی کسی کو خیال نہین - کرودھ اگنی کوئی ایسی آگ نہین کہ جس سے کوئی چیز جلجاوے اگر آج ہم کسی دانا کے روبرو ایسا قصہ بیان کرین تو سواے ہنس دینے کے اور کیا جواب دیگا - سو اِتنی خرابیان اِس قصہ مین وہ النکار نہ سمجھنے سے واقع ہوئین اور جبکہ مصنّف پوران کو اپنے مت شیو و بام کی پشتی کے لئے گنگا مین موکش بتلانا مدِ نظر تھا تو اس قصہ کو خوب تراش کے ساتھ لکھدیا اگر کوئی سوال کرے کہ گر گڑنے اون کی موکش کون شاستر سے بتلائی اور بھاگیرتھ سگر کی پانچوین پشت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مین گنگا کو لایا پانچ پشت تک اون کی راکھ (ساٹھ ہزار لڑکون کی) کہان قایم رہی اور اس عرصہ تک اون کی روح کہان گھومتی رہی اور گنگا نے اون کی کس طرح موکش کی تو اسکا بھی کوئی جواب شافی اور تسلّی بخش نہین البتہ بصورت النکار اس پروپکار گنگا لانے کی کوشش سے اون کی موکش مانین تو ممکن ہو سکتا ہے۔ پنجابی لوگ بخیال قصہ بالا اپنے مُردون کے ہاڑ گنگا مین باندھکر لاتے ہین اور اون کو گنگا مین ڈالکر اور اون کی موکش کا اعتقاد رکھتے ہین خواہ وہ کیسے ہی پاپی یا دھرماتما تھے یہان وہی مثل صادق آتی ہے "کہ اندھیر نگری تلپٹ راجا۔ ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا"۔ اتنا خیال کسی کو بھی نہین کہ جب یہہ جیو طوطے کی مانند قفس تن کو چھوڑکر پرواز کر جاتا ہے تو پھر اوس قفس سے اوس کا کچھ تعلق باقی نہین رہتا۔ صرف اوس کے نیک و بدکرم ہی ساتھ رہتے ہین استخوان و گوشت جو کچھ یہان بنا تھا مٹی کے ڈھیلے کی مانند پڑا رہجاتا ہے اور مٹی ہوجاتا ہے اور روح کا اوس سے کچھ تعلق نہین رہتا اور مہادیو و گنگا کی نسبت شاعرون نے اسطرح النکار دیا ہے کہ کوہ کیلاس کو النکار سے مہادیو ٹھیرایا ہے چونکہ گنگا ہمالہ کی سب سے اونچی چوٹی مقام کیلاس (جہان مہادیو کی گدی تھی) سے نکلی ہے اور چوٹی و جٹا کے ایک ہی معنے ہین اس واسطے گنگا کا مہادیو جی کی جٹا سے نکلنا قایم کیا ہے اور مہادیو جی کے سر مین چندرمان سے یہہ مُراد ہے کہ کیلاس پر سوم بھاگ یعنی چندرمان زیادہ ہے۔ شاسترون مین چندرمان کی تاثیر سرد اور جلوت یعنی جل سے بھرا ہوا لکھا ہے بلکہ لفظ سوم کو جل اور سردی کے معنون مین لاتے ہین جسکے معنے چندرمان کے بھی ہین اور بنسپتی وغیرہ سب چیزون مین سرج پیدا کرنیوالا یہی ہے اور اون کے گلے مین سانپ لپٹے رہنے سے یہہ مطلب ہے کہ ہمالہ کے دامنون مین سانپ نہایت کثرت سے اور موافق درختون کے جسیم وطویل ہوتے ہین کہ جنکو اکثر لوگون نے اندھیری مین تناور درخت پڑا ہوا خیال کر لیا ہے۔ پوران مین بھی لکھا ہے کہ جب گنگا چھوٹی تو بہت طرح سے شور کرتی ہوئی چلی اور اوس مین کچھوے۔ مگر سانپ اور مچھلیون کا باس ہوا اور تلسی داس جی نے بھی اپنی راماین مین اسی طرح ترجمہ کیا ہے اور یہہ النکار کہ مہادیو نے بسبب سردی چندرمان کر اپنے گلے مین زہر روک لیا اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور اُن کو کچھ نقصان نہ پہونچا اِس طرح ہے کہ ہمالہ کے دامنون کے جنگلون دخّارہ کی زہریلی آب و ہوا ہو جاتی مگر بسبب سردی کے کچھ نقصان اوس کی آب و ہوا مین نہ پہونچا - کیلاس کو سورگ اور گنگا کا بہنا سورگ مین لکھّا ہے تو اس سے یہ مُراد ہے کہ پہلے چشمہ گنگا ہمالہ کی شمالی گھاٹیون مین برہم پوتر کے بہتا تھا جب مہاراجہ بھاگیرتھ پہاڑون کو کاٹ کر اسطرف لایا تو گویا سورگ سے اس لوک یعنی اِس مُلک مین آگئی اب یہان سوال پیدا ہوتا ہے کہ دیگر چشمون وندّیون کا پانی جو گنگا سے ملی ہین کہان جاتا تھا تو جواب یہ ہے کہ سب چشمون کا پانی اپنے اپنے راستے پہاڑ کی گھاٹیون مین بہتا جب گنگا اِسطرف آئی تو وہ چشمے شامل گنگا ہو گئے اور جو کہ مہادیو نے اپنی جٹا سے کچھ بوند (قطرے) بھاگیرتھ کو دین تو ظاہر ہے کہ کل کیلاس جا بجا چشمون سے پُر ہے اور جل ہی سے بھرا ہوا ہے تو چشمہ گنگا جو بہت چھوٹا ہے بھاگیرتھ لایا یعنی کل کیلاس کا پانی اسطرف نہین آیا شمالی اطراف کیلاس کے چشمے اب بھی اطراف شمالی مین بہتے ہین -

اب یہ بھی جاننا چاہیئے کہ مہاراجہ بھاگیرتھ اتنی محنت اُٹھا کر اور پہاڑون کو کاٹ کر جانفشانی سے اِس چھوٹے سے چشمے کو اسطرف کیون لایا - پس یہ تو واضح ہی ہے کہ بموجب وصیّت اپنے بزرگون کے بھاگیرتھ کو دیس اوپکار جو پہلے راجاؤن کا دھرم تھا اِس مُلک شرقی کو سیراب کرتا تھا مگر ساتھ ہی اِسکے یہ بات بھی قابل یاد رکھنے کے ہے کہ گنگا جل کے موافق خطّہ ہند مین کسی دریا کا جل نہین ہے - دریای جمن جو گنگوتری سے کچھ دور پر نکلا ہے اوس کا جل مثل گنگا کے نہین - اِس چشمہ گنگا مین حصّہ آکسیجن (سببِ حیات) زیادہ ہے جسکو شاستر مین پران پرد کہتے ہین - آکسیجن وہ حصّہ ہے جو سب جیون کا جیون مول ہے - اِسواسطے یہ جل رنگ ذائقہ تاثیر و نیز ہر اسباب مین ہند کے دریاؤن پر فوقیت رکھتا ہے اور چونکہ سنسکرت شاعرون نے کوہ کیلاس کو سوبرن (سونا) کا پربت لکھا ہے اسکا سبب یہ ہی کہ کیلاس کی پتھر مین سونا بہت ہے چنانچہ گنگا کا ریت دھونے سے سونا بہت نکلتا ہے اور سونے مین آکسیجن بہت ہوتا ہے - اور خصوصاً کیلاس کے پتھر و آب و ہوا مین آکسیجن ہی زیادہ ہے اِسی واسطے اور انھین اسباب سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شاعرون نے اِس کا نام بِشنو پدی رکھا ہے - کیونکہ بشنو سب کے پرانون کا آدھار ہے جسکا استعارہ اکسیجن (प्राणवायु) سے لیا جاتا ہے اور یہی سبب اس کی بزرگی و مہما زیادہ ہونے کا ہے اسکے جل کی تعریف نہین ہو سکتی - اگر ہمالہ سورگ ہے تو اوس کی امرت کی مثال اسی جل کے لیئے واجب ہے - دلکو فرحت بخش و منطفی طپش دملغ ہے - تاثیر مین خُنک و ہلکا اور دیکھنے مین گویا دودھ کی دھار ہے اور تپشیون کے لیئے سمادھی کا جزو اعظم ہے جہان گھنے درختون کی شاخین گنگا کی دھار کو چھوتی ہوئی جُھکی ہوئی ہین - اور اون کے گہرے سایہ مین پاکیزہ چٹانون پر موج مارتی ہوئی دھار ٹھنڈے جھونکون خوشبودار کے ساتھ بہہ رہی ہے - وہی رشیون کے آسرم ہوتے تھے - اِس جل کو برھمہ درب بھی کہتے ہین اور اوس کی حکایت بھی ایک النکاری طور پر اس طرح ہے کہ نارد رشی اتفاقاً ایک دفعہ کسی بستی مین گئے اور دیکھا کہ یہان کے باشندون کا بہت ابتر حال ہے ہر ایک کا کوئی نہ کوئی عضو ٹوٹا ہوا تھا - کوئی پاؤن سے لنگڑا اور کوئی ہاتھ سے لُنجا اور کوئی آنکھ سے کانا پڑے ہوئے تھے - نارد جی نے سبب دریافت کیا تو اُنھون نے جواب دیا کہ نارد مُنی کو گانا نہین آتا جب جب وہ جس راگ کو گاتا ہے اوس کا کوئی نہ کوئی انگ ٹوٹ جاتا ہے - ہم راگ ہین اور ہمارا یہ حال نارد کے بیقاعدہ گانے سے ہوا - تب نارد جی نے دریافت کیا کہ تم کسی طرح درست ہو سکتے ہو یا نہین تو اونھون نے جواب دیا کہ اگر مہادیو جی گاوین تو ہمارے سب انگ درست ہو جاوین - لہٰذا مہادیو جی نے بدرخواست نارد جبکہ دیوتاؤن کی سبھا لگی ہوئی تھی گایا تو سب دیوتا پانی ہو کر بہہ گئے اور اوس پانی کو مہادیو جی نے جمع کر لیا - وہی جل یہہ گنگا ہے اور اس واسطے اُسکو برہمہ درب کہتے ہین مگر یہہ حکایت وہی نتیجہ آکسیجن یا بشنو پدی کا حاصل کرتی ہے لیکن افسوس یہہ ہے کہ خود غرضون نے ان النکاری کتھاؤن مین بھی اور زیادہ مبالغہ کر کے اس کی اشنان سے پاپ چھوٹنا بتلا دیا اور خلقت کے دل سے قانون قدرت کو محو کر دیا اور یہی سبب آجکل پاپ اور ادھرم بڑھنے کا ہوا ہے اِسی طرح دیکھیے پورانون کی گپ کہ جو تُلسی داس اپنی راماین مین لکھتے ہین :—

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

बहुरि भगीरथ सुमरन कीना ॥ झारि जटा शिव बुन्द क दीना ॥
तेहि ते भई तीन पुनि धारा ॥ एक गई नभ एक पतारा ॥
गई नभ सोई किल्बिष नासिनी ॥ देवन धरा नाम मंदाकिनी ॥

दोहा

दूसर गई पताल में । नाम प्रभावति हरन दुख
तीसरी भई गंगा सोई । सब संतन क करन सुख

ارتھ - بھاگیرتھ کی بہت استوتی کرنے پر مہادیوجی نے جٹا سے بوندی اوس سے تین دھار ہوئین ایک اکاش کو گئی اور ایک پاتال کو گئی - جو اکاش کو گئی - دیوتاؤن نے (یہان مُراد کیلاس کے باشندون سے ہے) منداکنی نام رکھا - دوسری دوکھ کی ہرنے والی پاتال کو گئی اوس کا نام پربھاوتی ہوا اور تیسری گنگا جو سنتون کو سُکھ دینے والی ہے - چونکہ یہہ تینون دھار مذکورہ بالا کیلاش مین بہہ رہی ہین جو کیدارناتھ مہادیو کے پاس ہو کر بہتی ہے اوس کو منداکنی اور جو بدری ناتھ کے نیچے دھار آئی ہے اوسکو پربھاوتی یا الکھ نندا کہتے ہین - صرف ان مین فرق اتنا ہے کہ منداکنی بہت اونچائی پر کیدارناتھ کے اوپر کیطرف ہو کر اور الکھ نندا بہت نیچی سطح پر یعنی بدری ناتھ کے نیچے ہو کر بہتی ہین جنکو بہ سبب اونچائی و نیچائی کے آسمان و پاتال مین بہنا لکھدیا اور تیسری خاص گنگا جو مقام گنگوتری ہو کر بہتی ہے مقام رودرپرایاگ مین دونون مل گئی ہین - اور تیسری گنگا بھاگیرتھی ٹیہری ہو کر دیوپرایاگ مین ان دونون سے ملی ہے - ان تینون دھارون کو پوران مین تربینی (त्रिवेणी) لکھا ہے لفظ بینی کے معنے زلف کے ہین - یہہ لفظ اس بات کا پورا ثبوت اور دلیل کامل دیتا ہے کہ سنسکرت شاعرون نے کوہ کیلاس کو النکار مین مہادیو ٹھیراکر تعریف کی ہے اور چونکہ زلف (بالون کی لٹ) کی خاصیت مروڑ کھانیکی ہے تو جب مہادیو نے اپنی جٹا کھولی تو تین لٹ (زلف) اوس مین سے لٹک گئین اور جس طرح کہ زلف چہرہ کے اوپر نیچے کو لٹک کر آیا کرتی ہے اسی طرح یہہ تینون دھار کوہ ہمالہ کی ڈھال مین گویا چہرہ پر کو آئی ہین اسی واسطے انکو تربینی کہتے ہین -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تُلسی داس جی نے بدرابدری ناتھ جاکر بھی نہ دیکھا اور چترکوٹ ہی مین بیٹھے بیٹھے بہ سبب بلندی پتی
سطح کے آسمان و پاتال لکھدیا۔ اِس مین زیادہ تر خیال یہ ہے کہ جن لوگون نے حالتِ مذکورہ بالا ان
دھارون کی نہین دیکھی۔ وہ تو آسمان اور پاتال ہی مین ان کا بہنا سمجھ رہے ہون گے۔ یہ کیتنی
بڑی بھول ہے اور ایسے ایسے النکارون سے کتنا دھوکا خلقت نے کھایا۔

اب مہاراجہ بھاگیرتھ کے پورشارتھ پر بھی دھیان دینا چاہیئے کہ جسکے بزرگ کئی پشت تک
گنگا لانے کی کوشش کرتے رہے مگر نہ لاسکے اور پھر مہاراجہ موصوف نے اس کام کو اپنا فرض
سمجھا اور شیوجی مہاراج سے درخواست کرکے بذریعہ انجنیری پہاڑون کو کاٹ کرلایا۔ سچ تو
یہ ہے کہ مہاراجہ صاحب کا پہاڑون کو کاٹنا اور اپنی عمر اس مہم اہم مین صرف کرنا اور اس چشمۂ فیض کو
اس گرم ملک مین لاکر برفی دھار سے ملک کو سیراب کرنا ایسی مہاراجہ ہمت ور کی ہمت شاہانہ کا کام تھا
کہ جو اس کارِ نمایان سے اپنا فیض اور نیکنام دُنیا مین ہمیشہ جبتک چاند اور سورج رہین گے چھوڑ گیا
اور نمونہ دیس اوپکار اور رعیت نوازی کا دکھلاگیا۔ مبارک زندگی ہین وہ بھدرپورش کہ جن کے وجود
سے ملک کو فیض پہونچے۔ ایسے ہی لوگ قابلِ تعظیم اور مہاراج کہانے کے لایق ہوتے ہین۔ سورج
بنس مین ایسے ایسے ہی پرتاپی دھرماتما پروپکاری مہاراجہ گذرے ہین کہ جنھون نے دیس اوپکار
سے اپنے بنس کو مانند سورج کے روشن کیا اور جن کے احسانون کو دُنیا آج تک گارہی ہے۔ اور
اور اُن کے نام کی مالا پھیر رہی ہے آج کل ہمارے مہاراجہ رئیس صرف کہلانے کے ہین جو سوائے
عیش و آرام غرور ریاست کے دوسرا خیال نہین رکھتے۔ مگر حقیقت مین ایسے لوگ ننگ زمانہ
کے لُقمے ہین جو اپنے نام کو پایدار نہین رکھ سکتے۔ مہاراجہ موصوف کی سلپ ودیا قابلِ غور ہے
کہ اوس انجنیر کامل نے گنگا کو چھ میل کی بلندی ہمالہ سے کہ جو موافق سیدھی دیوار کے کھڑا ہے
ایسے طریقۂ حکمت سے اوتارا کہ زمین کو کوئی صدمہ نہ پہونچا ورنہ بلاشک گنگا زمین کو شق کردیتی
اسی واسطے وہ روپک النکار لکھا ہے کہ اگر گنگا سورگ سے چھوڑی جاویگی تو زمین کو شق کرکے
پاتال کو چلی جاویگی۔ مگر مہادیوجی نے اپنی جٹا مین روک لی یعنی اوس مہا ودوان کامل انجنیر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی حکمت عملی سے ہمالہ کی گھاٹیون مین گھومتی چلی آئی - ہردوار کی اونچائی سطح سمندر سے ایک ہزار چوبیس فٹ اور ہمالہ کی اونتیس ھزار فٹ ھے اور ھردوار سے پرباگ چارسوپچانوے میل اور اودھر گنگوتری ایک سواسی میل ہے - چنانچہ بعد منہائی سطح ھردوار کے ہردوار سے گنگوتری تک مابین ۱۸۰ میل کے ۲۸۰۰۰ فٹ کی بلندی اس قلیل فاصلہ مین بذریعۂ لبول گنگا کا اوتارنا اور ھردوار سے پرباگ تک دوسرا ایسا لبول دینا کہ جس سے بلاحفاظت کنارون اور سطح کے وہی لبول ابتک قایم ھے اور پھر خودرو دریاؤن مثل رام گنگا وغیرہ سے مطابقت دیکر جمنا سے ملادینا عجیب حیرت انگیز اور ہند کے شاعرون کی شاعری کا موقعہ ھے - ظاہر ہے کہ باوجود پوری حفاظت نہر گنگ کے کنارون کی مٹی کو پانی نے اوڑا دیا ھے اگر نہر کے کنارون کی حفاظت نہ کیجاوے تو کنارون کو کاٹ کر لبول کو خراب کردیتا ھے مگر گنگا مین بلاحفاظت آج تک وہی لبول قایم ہے اور پانی کی تیزی کم کرنے کے لیئے پانی کی رفتار کو گھماؤ دیا جاتا ھے اسی واسطے ھردوار سے گنگا کو گھماؤ دیا گیا ھے صاحبان انگریز بہادر نے نہر گنگ کو مابین مایاپور و قصبۂ روڑکی کے جن مین فاصلہ ۱۸ میل کا ہے اور سطح آب نہر مقام مایاپور سے سطح سولانی ندی کہ قریب چھیاسی فٹ اور سطح زمین مایاپور سے قریبا ایک سوفٹ کا نشیب ہے - چار آبشارون نونو فٹ اور ایک بہت بڑا پل ساڑھے ستائیس فٹ بلندی پرکو اوتارا ھے اور جس مین پھر بھی لبول کے لیئے دقتین درپیش آئین اور نہر مذکورہ پندرہ سال مین تیار ہوئی - حالانکہ کوئی کہین پہاڑ بھی کاٹنا نہین پڑا - ناظرین غور فرماسکتے ہین کہ علم انجنیری اوس زمانہ مین کیسا تھا - آج کل لوگ علم کا جھوٹا فخر کرتے ہین - غور کا مقام ھے کہ مہاراجہ بھاگیرتھ اکشواکو کی بیالیسوین پشت مین ہوئے ہین اوس وقت علم انجنیری کس درجہ پر تھا جبکہ اونکی تیرھوین پشت مین مہاراجہ رامچندر نے سیت بند یعنی سمندر کا پل باندھکر راون پر چڑھائی کی تھی - اب وقت زوال اسی وِدیا کی خوشہ چینی کر کے صاحبان یوروپ نے گوناگون فواید بذریعہ اس علم کے اپنے ملک کو پہونچائے ہین - حالانکہ آج تک کوئی پل کسی دریای ذخارہ کا بھی کسی ذریعہ سے بجز پل لوہے کے نہین باندھ سکے - اکثر لوگون کے دلون مین ایسے خیالات بھی سمائے ہوئے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ مہاراجہ بھاگیرتھ پہاڑ کاٹ کر گنگا کو نہین لایا بلکہ مہادیو کی قدرت سے خوداونکی رتھ کے ساتھ پیچھے چلی آئی - یہ اون کی خام خیالی ہے - اِس مین کوئی شک نہین کہ جس وقت گنگا چھوڑی ہوگی مہاراجہ صاحب کا پون ہکی رتھ بغرض مشاہدۂ حالات بہاؤ آگے آگے ہوگا اور گنگا کی دھار پیچھے پیچھے اور یہ بھی تعریفیہ بات ہے کہ گنگا نے بھاگیرتھ سے کہا کہ پون ہکی رتھ لاؤ یعنی مین ایسی تیز چلونگی کہ جس کے ساتھ ہونیکو پون ہکی گھوڑا چاہیئے - یہ صرف تیزی کی تعریف ہے نہ کہ گنگا کے منہ تھا یا بولی تھی - جو لوگ علم سے کچھ بہرہ رکھتے ہین وہ بلا تامل سمجھ سکتے ہین کہ جا بجا سے پہاڑ کٹے ہوئے دکھلائی دیتے ہین اور اون کا کٹاو مصنوعی اون کی شکل سے بخوبی ثابت ہوتا ہے - چنانچہ اوس کا ایک نمونہ اوّل ہردوار پر درہ کوہ شوالک موجود ہے اور دوسری نگر سے اوپر پہاڑون کے درے کٹے ہوئے دکھلائی دیتے ہین -

منشی نند کشور صاحب ڈپٹی کلکٹر اپنی تاریخ ضلع سہارنپور مین لکھتے ہین کہ راجہ بھاگیرتھ سورج بنسی گنگا کو ہمالہ سے کاٹ کر لایا تھا - علاوہ اسکے اسبات پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ قدرتی خود روان دریا کا ایک کنارہ بسبب گولائی زمین اور رفتار پانی کے اونچا ہوتا ہے جس طرح دریائے جمن کا جنوبی کنارا بلند ہے مگر مثل کھودے ہوئے دریا کے گنگا کے دونون کنارے برابر ہین اگرچہ امتداد دو انقلاب زمانہ سے اکثر جگہون مین کنارون کی اصل ہیئت تبدیل ہوگئی ہے - کیونکہ لاکھون برس کا عرصہ گذر گیا - مگر گنگا کی پرستش جاری ہونے کا وہی زمانہ تیرتھون کا ہے - اگر زمانہ سابق مین اسکی پرستش موافق زمانۂ حال کی ہوتی تو کتب پیشین مین بھی اسکا ذکر مثل پورانون کے ہوتا اور اس زمانے کے راجے مہاراجے مثل رام چندر جی مہاراج کرشن جگدیش دھرشٹرد مہاراجہ بکرم و بھوج وغیرہ راجہ آخری زمان پرتھی راج وغیرہ کوئی عمارت واسطے پرستش کی مانند زمانہ حال کے ضرور بنواتے گو وہ عمارات امتداد زمانہ سے قائم نہ رہتین مگر اون کے قواعد و مفاد پرستش ضرور درج کتب معتبرہ ہوتے اور وے عمارتین کسی نشان تاریخی سے قائم رہتین -

اکثر سوارتھیون نے پختگی اعتقاد کے لیئے خلقت کے دلون مین یہ بات جما رکھی ہے کہ گنگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی بہت بڑی کرامات یہہ ہے کہ سب دریاؤن کا جل کچھہ روز رکھنے سے بگڑ جاتا ھے مگر گنگا جل خواہ کتنے ہی روز رکھا جائے نہین بگڑتا - لیکن یہہ کوئی کرامات کی بات نہین ہے - اور ہمارے بھولے بھائیون کو اِتنا ادراک ہی نہین رہا کہ جو اسبات کی حقیقت کو دریافت کر سکین اور اُسکی ماہیت کو پہونچ جاوین - کیونکہ یہہ بات پدارتھہ وِدیّا سے تعلق رکھتی ھے - واضح رہے کہ جب جل مین گندہ گُن یعنی خاصیت بدبو ہی نہین تو اوس کا بگڑنا کیا متصوّر ہو سکتا ھے -

دُنیا کو اوس سرب شکتیمان پرمیشور نے پانچ عنصرون سے بنایا ھے اور اون کی خاصیتین یہہ ہین :- کہ اکاش (خلا) مین شبد گُن یعنی آواز کا نکلنا - ہوا مین شبد اور اسپرش گُن یعنی خاصیت لمس آگ مین شبد - اسپرش اور درشیہ گن یعنی خاصیت بصیرت - جل مین شبد - اسپرش - درشیہ - اور رس گن یعنی خاصیت رِقّت - مٹی مین شبد - اسپرش - درشیہ - رس اور گندہ گن یعنی خاصیت بو ہے - پرمیشور نے اِن عنصرون کو ایک دوسرے سے موٹا و باریک اور اون مین ایک ایک گن زیادہ بڑھا کر بنائے ہین - اب خیال کرنا چاہیئے کہ جل مین گندہ گُن کس طرح ہو سکتا ھے - البتّہ زمین یعنی مٹّی کے اثر سے اوس مین بدبو آ سکتی ھے جس طرح ہوا سوگندہ سے سوگندھت اور دُرگندہ سے دُرگندھت ہو جاتا ھے اسی طرح جل زمین کی تاثیر سے بدبودار - خوشبودار - کھارا - شیرین - بدمزہ مُضرِ صحت اور صحت آور ہو جاتا ھے - چونکہ گنگا جل صاف پتّھر کی چٹانون پر بہتا ہوا آتا ھے جس مین سوائے پتّھر کے کوئی آمیزش نہین ہے اور خصوصاً اسکے نہ بگڑنے کا باعث آکسیجن ہے اور شفّاف برف کا جل ہے بلکہ جتنے کیلاش کی چشمے مین اُن کا جل بھی نہین بگڑتا اور دریاے برہم پتّر جو کیلاس سے نکلکر شمالی اطراف ہمالہ مین بہتا ھے اوس کا اور نیز یوروپ مین دریاے فوکس کا جل بھی نہین بگڑتا -

لفظ گنگا کے معنے سنسکرت مین بہنے والے کے ہین اور لفظ مذکور गम्लृ गतौ دھاتو سے سِدہ ہوتا ہے جو بہنے کے معنون مین آتا ھے - فقط - زیادہ حال میری بنائی ہوئی پُستک اتہاس ھردوار سے معلوم ہوگا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حاصل

فی زمانہ دیکھا جاتا ہے کہ اِس مُلک بھارت ورش کے باشندے انیشور بادی (گمراہ) ہو رہے ہین جو پرمیشور پرماتما سرب شکتیمان کو نہ جانکر بہت سے فرضی وخیالی دیوتاؤن کی مورتون ونیز دریا درخت مٹی پتھر جانورون وغیرہ کی پرستش مین لگی ہوئے ہین اور جو مالک جنم مرن کرہون کا پھل داتا نیاکاری ہی اوسکے بجای اون کے درشن واشنان سے پاپون کا چھوٹ جانا مُکتی ملنا اور دُنیا وعاقبت کی بہبودیون کا وسیلہ مانکر اپنے منشر جنم کو بیفائدہ ضایع کر رہے ہین - غور کر کے دیکھا گیا تو یہی سبب اس مُلک کی زوال کا ہوا ہے ورنہ تواریخ پیشین سے اس مُلک کی بزرگی - شان شوکت علم - دولت - طاقت وصنعت جو واضح ہوتی ہے وہ حیطۂ بیان سے باہر ہے - واضح رہے کہ اوصاف مذکورہ بالا اس مُلک مین وید وِدیا ہی کا جلال وکمال تھا کہ جو تمام دُنیا کی وِدیاؤن کے مخزن ہین اور جن کی طاقت ہدایت سے یہان کے باشندون نے چکرورتی راج کیا اور تمام ممالک ایشیا ویوروپ اور امریکہ زیر حکم اس مُلک کی رہے - کہان ہین وہ وِدیا! کہ یہان کے باشندے بان بناکر آسمان مین گھومتے اگنی استر (آگ برسانے والا) برون استر (پانی برسانے والا) موہا استر (بیہوش کرنیوالا) وغیرہ وغیرہ طرح بطرح کے استر شستر ایجاد کرکی دشمن کو ایکدم مین شکست فاش دیتی ہوا مین زہر وبجلی پیدا کر کے دشمن کی لشکرون کو آناً فاناً مین فنا کر دیتے - کلون کے ذریعہ سے پہاڑون کو ادھر سے اُدھر اولٹا دیتے - ادویات سے کٹے سر کو جوڑ دیتے تھے - بھلا جہان یہ کمالات وِدیاؤن کے تھے وہان - دولت - عیش - آزادی وآرام کی کیا کمی تھی !! - غیر مُلک والے یہان سے ہی علم سیکھ کر دُنیا مین فاضل کہلائے - یہان کی ہی دولت سے کنگال بادشاہ ہوگئے - یہ سب کمالات وید وِدیا اور اون مہاتما رشی مُنیون ہی کے اوپدیشون کی برکت تھی جو اپنی زندگی کو خلقت کے سُکھ کے لیئے حصول وِدیاؤن مین صرف کر دیتے تھے - مگر افسوس کہ جنگ مہابھارت نے اس مُلک کو سخت دھکا دیکر اندھکار مین ڈالا - کیونکہ اس جنگ مین اِس مُلک کی بڑے بڑے فاضل مارے گئے - وید مرجاد اور وِدیاؤن کا چرچا معدوم ہونے لگا - مُلک مین اندھیر چھایا اور چکرورتی راج نہ رہنے سے جُدی جُدی چھوٹے چھوٹے راجے - جُدی جُدی زبان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جُدی جُدی فرقے و مذہب پیدا ہو کر نا اتفاقی - بغض - حسد - کینہ بھیر و تی - خود غرضی نے اپنا قدم جمایا پھر ودیا و اجیاو
تجدید اور دھرم کا قایم رہنا معلوم - کیونکہ ایک راج رہنے سے دھرم اور راج کی [illegible] (قانون) ہو سکتی ہے
جب ویدون کا پڑھنا پڑھانا - سننا سُنانا اور علوم فنون کا چرچا چھوٹا تو براہمنون نے بے علم ہو کر اپنا ذریعہ
معاش چلانے کا انتظام کیا اور اپنے بزرگون رشی مُنیون کی عزت و تعظیم کا ذریعہ لیکر خلقت کی پوجنیہ دیو بنگئے
اور خلقت کو اپنا تابعدار بنانے کی لیئے سب ذاتون کو شاستر پڑھنے کی ممانعت کا فتویٰ دیدیا کہ سوای براہمن کے
کیسکو مجاز شاستر پڑھنے کا نہین ہے کہ جس وجہ سے کیا راجہ اور کیا پرجا سب بے علم ہو گئے - جب یہ اودیا اندھکار
ملک مین ہوا تو پھر وہ کونسی مصیبت تھی جو اس مُلک پر نہ آئی کیونکہ ودیا ہی انسان کی طاقت ہے اوسوقت
اُنکی کاہلی اور خود غرضی نے ملک پر ایسا اثر کیا کہ ایک جین مت ویدون کی خلاف پیدا ہوا جسنے تمام ویدک مرد و
ستیاناش کیا جسکو سوامی شنکر اچارج اور مہاراجہ بکرم سے پرتاپی راجہ نے دبایا مگر یہ مہاتما کہان تک
درستی ملک کی کرتے جبکہ ودیا ہی مُلک سے گم ہو چلی تھی اور مورتی پوجا اپنا قدم بڑھاتی چلی آتی تھی اگرچہ مہاراجہ
بھوج کے زمانہ تک ویدونکا کچھ کچھ پرچار رہا مگر ان کے بعد ہی بھاری اندھکار مُلک مین چھا گیا جو براہمن کہتے
رہے وہی دھرم مانا گیا جتنے کہ اونھون نے ایشور کے گون ناموں کی جو ویدون مین لکھے ہین مورت بنا اور انکو
دیوتا قایم کر کے اور اون کی پرستش سے بھم ورجا بتلا کر اونکی پرستش و چڑھاوا چڑھانیکو اپنا ذریعہ معاش
بنا لیا اور اون کے ثبوت کی لیئے سنسکرت کی سادہ زبان مین اوسی قسم کے گرنتھ تصنیف کر دیئے
جنکو پوران کہتے ہین اور اون کو ویدون کی جگہ دھرم پُستک قرار دیا پس پھر کیا ہی کہنا تھا کہ خلقت اونکو
سنکر او رست ودیا کی خیالات سے ہٹکر بھرم جال مین پھنس گئی اور طوفان بے تمیزی مین غوطے کھانے لگی اون مین ایسی
حکایتین سُنکر کہ فلان دیوتا مکتی دیگا - فلان اولاد - فلان دولت فلان حفاظت کریگا اور فلان دشمن کو
ماریگا خلقت کی عقل بھرم (وہم) مین پڑکر اس حالت بزدلی کو پہنچگئی ہے کہ اب جہان کہین کسی اینٹ پتھر
کو سیندور لگا یا پھول چڑھے دیکھتے ہین فوراً ہی سر جھکا دیتے ہین - بھلا ناظرین غور فرماوین کہ کہان یہہ
ہوائی خیالات اور کہان علوم فنون حسب بہ حالت ہوئی اور غیر مُلک والون کو ان کی زوال طاقت کی اطلاع ملی
تو انکو اس مُلک مین گھُسنے کا ہمت نہ محمدہ موقع ملا اور جو حالت اس ملک کی اونھون نے کی وہ سیتاریخ دانون پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ظاہر ہے کہ یہان کے بھلے بھلے آدمیون راجہ رئیسون کی بہو بیٹیان آٹھ آٹھ آنہ کو غزنی کے بازار مین فروخت ہوئین
اب اس اشیا پرستی کا اثر یہ ہوا کہ ہمین ایسا سمایا ہے کہ جس سے ہمارا قوم دو فرقے پیدا ہوکر ہمدردی - مروت - یگانگی
رفاہ عام وغیرہ اصول دیس اونتی کی جڑ بالکل اوکھڑ گئی اور تمیز اس درجہ کو پہونچی کہ ایک بھائی دوسرے کو مارکر راضی
ہوتا ہے - دیکھیئے جن براہمنون کا دھرم دیس کا اوپکار کرنا - وید پڑھنا پڑھانا و شلپ ودیا رتھ و دیاؤن کو سدہ
کرکے ملک کو فیضیاب کرنا اور ست اوپدیش سُناتا تھا - اور جن چھتریون کا فرض ملک کی حفاظت پرجا
پالن تھا جو اپنی نیکنامی اور دھرم جنگ مین دشمن کی سنمکھ جان دینا سمجھتے اور جن ویشون کی مکتی دیس کو بذریعہ
بیوپار طرح بطرح کے سُکھ پہنچانا - ملکون کو نیتی بیوپارون سے اپنی ترقی کرتے اور ملک کو بھی بڑے بڑے
تکلیفون سے آزاد کرتے تھے آنکو ان دیوتاؤن کی پوجا مین مبتلا کیا پھر کیون نہ یہہ ملک اس حالت تباہ کو پہونچتا
کہ اب اوسکی باشندے کوڑی کوڑی کو مرتے دوڑتے ہین اور پیٹ کو روزی نہین ملتی اور اون کی مصیبتون پر زار زار رونا
آتا ہے - ان ہی بدعات کی برکت سے براہمنون کی رعونت قومی نے وان ہوستہا کو توڑکر جنم ہو سینتھا چلائی
کہ جس سے ذاتین بنین اور چھتریون کو شودر و بنیہ بنا دکھلایا آپ ناظرین غور فرمادین کہ جس ملک کی یہہ حالتین
گذرین وہان کونسی بربادی کی کسر رہی بھلا جس ملک کی لوگون مین محبت نہو مروت نہو - ہمدردی نہو اپنے
نفع نقصان کو نہ سوچین - بیوہ معصوم لڑکیون کو قیدی پرندونکیطرح بند رکھین خود مرد ثانی شادی کرائین
اور پھر وہ اپنی بہتری کی اُمید رکھین - افسوس صد افسوس - جو لوگ آجکل ناواقفیت سے کہتے ہین کہ یہہ مورتی پوجا
پرم پرا سے ہمارے بزرگون سے چلی آتی ہے مگر اون کی خیالات زمانہ حال کے بزرگون تک محدود ہین تعجب ہے کہ وے
اپنے باپ دادا کو سچا مانین اور پردادا اور اوسکے باپ کو جھوٹا کیونکہ جتنے مذہب فرقہ آجکل موجود ہین کسی
پراچین تاریخ مین اون کا ذکر تک نہین پایا جاتا - اگر پہلے سے مورتی پوجا ہوتی تو اسی طرح وہ بھی مورتین زمین سے
نکلتین جسطرح کہ اب جینیون کی نکلتی ہین - اب اصل مطلب یہ ہے کہ اس انسان کو پرماتما نے جو تمیز عطا کرکے
اشرف المخلوقات بنایا ہے حیف ہے کہ یہہ اوس سے حق و باطل کو نجانکر اپنے حقیقی مالک اور اوسکے احکامون کو
بھولکر اپنے منش جنم کو غفلت مین ضایع کرے جسطرح پسر ناخلف اپنی خیرخواہ باپ کی نصیحت نہ مانکر سوائے خواری اور
پریشانی کے دنیا مین کیا حاصل کرسکتا ہے اسلیئے اسکا فرض ہے کہ دھرم کو جو ایشور شکشا مہاتما رشی مین کہتی چلی آئی ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جانکر اپنی اِس زندگی چند روزہ کو جو بعد لاکھون جنم بھوگنے کی ملی ہی سپھل کرے اور سُکھ کی بھاگی ہون اشیشور ایساہی کرے ایساہی کرے !! فقط

غزل

چل رہی اب تو چمن مین ہند کے بادِ خزان
کیا کہون تعریف اس باغ جنان کی کل کی بات
بُلبُلین ہر شاخ پر بولین تھی با ناز و ادا۔
ہر طرف خوشبو روان رہتا معطر تھا دماغ
اب تو دیکھو جس طرف خالی پڑا ہر گوشہ باغ
ہین وہی آب و گل و آتش ہوا اور رات دن
انقلاب رنگ دہر نے کیا کیا ہی دکھلایا ہی رنگ
ہین کہان وہ قُمریان طوطی کہان بادِ بہار
ہین کہان وہ شاخِ گل سبزہ کہان چشمے کہان
ہین کہان نسرین و لالہ اور کہان وہ نسترن
کلمۂ الحمد کا جب سے آگیا وہ نعرۂ ظلم
دوسری موسم خزان گرجا کا گھنٹہ بج گیا
کونسی بربادی اِس سی زیادہ اور آوے گی آج
گاؤکُشی ہونے لگی یہان مچا یا غیظ بہر
شعبۂ عشرت کے تھے جو ہوگئے مسدود کل
اوڑ رہی ہے خاک اس گلشن مین یارو ہر طرف
دیکھ کر حیران ہین اور قفس تن اُنپر ہی بوجھ
دیکھتے ہین بیگنہ گایون کا ہم کٹتا گلا
خوب نیرنگی زمانہ کیا ہی سے یہہ انقلاب
ہو رہے پژمردہ سب سبزی و نخل و ڈالیان
چشمۂ عشرت کے جاری تھے کِھلی پھلواریان
قُمری و طوطی کا تھا آباد کاشانہ یہان
تھا نہین پت جھڑ کا یہان ہرگز کہین نام و نشان
رو رہے ہین طایران شب ظلم سے کر کر فغان
اور وہی ماہ و مہر ہین اور زمین و آسمان
گل جہان کھلتے تھے وہان پیلا ہوئی خار زیان
اور کہان جاتی رہی بُلبُل کی ناز انداز بان
اور کہان سرو و سمن اور وہ چمن کی خوبیان
گل کہان غنچہ کہان میوے کہان شیرین بیان
پھر گیا اوّل ہی جھولکا خُشکی بادِ خزان
ہوگئی پھر تو منادی چمن بربادی یہان
نخل بار آور کی جڑ پر جب چلی کلہاڑیان
پھر کہان فرحت کہان راحت کہان عشرت کہان
ہر پے رگ مین جہان کی ہوگئی خُشکی دوان
ہو رہی آباد اب تو خانہ ویرانیان
کیا کہین کس سے کہین روٹھا ہوا اپنا باغبان
کیون نہو لُٹان ہمکو کیون نہو بپتا بیان
تھا جو ہفت اقلیم پر سکہ کبھی یہان لگا روان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم میں دولت زور و قوت طرز عشرت کی تھی کب
لُٹ گیا اب سب بساط اسکا کہ جون بے پاسبان

جبکہ یہ رخت غنیمت مل گیا یہ بے خوف جب
طرزِ عشرت کے لگاو جیسا خواہش اپنی پہچان

آج وہ گؤان کہ جو اس ملک کا ہمدرد تھا فیض
عید کو ہو کر ذبح دی جاتی ہین قربانیان

خوش مکان پُر لطف اور خوش وضع ہو پوشاک بھی
خوشنما چوگرد ڈھیل کے بچھی ہین کرسیان

ہم نہ رہتے دودھ گھی اور نیف سے اوپر دھرا
ہمکو یہ اندوہ و غم اور اونمین بٹھا دین

ہائے یہ افسوس ہے ہم مفلسون کی کون اب
شور گھنٹہ مین سُنتے ہے آہ و زاری اور فغان

ہین کہان وے بھیم ارجن نکل اور سہدیو اب
رام لچھمن کرشن بھیشم سے تھے جو مہاراجگان

ویاس جی اور جیمنی باششٹ جی بکرم و بھوج
جنکے و دیابل ہی سب کا نہین تھی خاقان جہان

جنکو تھا رحم و دیا اور تھا فکر آرام ملک
تھا نہین ہرگز کہین بھی خواب مین دُکھ کا گمان

آج وہ یاد آرہے ہین ہمکو ہمدردان ملک
جنکی جان قربان تھی رعیت کی دُکھ پر ہر زمان

ایک وہ دن تھا کہ کہلاتے تھے یہان سب دیوتا
ہندو کا لا اب ملا ہمکو خطاب وحشیان

خون دل کھا کر کماوین مل کل اجناس کو
نسل پر اُن کے چلے تیغ ستم ایذا رسان

جنس جو پیدا یہان ہو اونکو بھر لیجائین غیر
سلسلہ ہے باربرداری سوی لندن روان

ہے عبث جو گوشت خوارون کو نہین آتا رحم
کیا نہین سمجھین ہین وہ اور ونکے بھی اپنی ہی جان

گوشت خوار حیوان بھی رکھتے ہین بس درجہ ذلیل
پھر وہ کیون دعویٰ کرین انسان کا اپنا بیان

جان آزاری ہی شیوہ ظالمونکا العیاث
پیٹ کی خاطر کرین وہ قبض جان وحشیان

خاک ہے یہہ زندگی جسکے لیے کرتے ستم
کیا وہ مُنہ دکھلائینگے اوس داور مطلق کو یہان

رکھ بھروسا موہنجی اب قادر مطلق پہ تو
جو سُنے فریاد سبکی ہر گھڑی اور ہر زمان

غزل دیگر

مخالف دھرم کے وہ لوپ ایسی ہٹ دھرم نکلے
کمر بستہ ستم پر گھر سے یون آئے کہ جم نکلے

صدا ہے دھرم کو سنکر تعصب ہی جلین ظالم
زبان اور ہاتھ سے اونکی جو نکلے ستم نکلے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دغابازی فریب و مکر ان کے دل مین ہین اتنے
ستم ہمپر کیے اتنے کہ گنتی مین ہزارون ہین
ہمارا حال گر پوچھے تو کیا پوچھے کوئی ہم سے
مخالف دھرم کے ہوکر گیا برباد ہم سکم خوب
زمانہ کے مصائب نے اگر گھبرا شکایت کیا
اگر سچ پر ہوئے غارت ہماری خوش نصیبی ہے
ستمگر کاٹ دی گردن تو پروا ہو سو چند کیا ہے

اگر ڈھونڈھے سے کوئی کا[illegible] دنیا مین بھی کم نکلے
نہ دیا اون کو نہین ہرگز وہ ایسے بے رحم نکلے
ہزارون آفتین ایسی کہ ہر آفت بہ[illegible] نکلے
مگر صد شکر اے یارو کہ ہم ثابت قدم نکلے
تجربہ مین جو آئے یار بھی غمخوار کم نکلے
نہ کر امراؤ سنگہ شکوہ کہ اب کہ کھل سے ہم نکلے
کوئی ایسا بھی جگ مین ہو کہ جسکا سچ پر دم نکلے

صحت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۷	مہابھارت مین پرب	مہابھارت بن پرب
〃	۹	ہمالہ تپ	ہمالہ مین تپ
〃	۱۳	رسی لوگ	رشی لوگ
۱۰	۴	اپ شکلم	جیسے اپ شکلم
۱۱	۸	حسب قدیم	حسب دستور قدیم
۱۷	۱۳	शैवराजा	शैलराजा
۲۰	۱۱	ہنتا	ہنت
۹	۹	मसालसा	मदालसा
۲۰	۲۰	ابھین کوئی شک نہین کہ سیلم وبیمار کو جسطرف چاہین چلا سکتے ہین اوسوقت راجہ مان سنگہ سے بچکر بیٹا ابھیچ جے	اوسوقت راجہ مان سنگہ سے کبھولے بھاری دیا
۲۱	۲	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲	۲	हंति	हंति
۲۵	۱۴	توصد ہا لسبب	توصد ہا آدمی بسبب
۲۶	۶	کے تیز رفتاری	کے جو تیز رفتاری
۲۹	۱۱	کبھی نہین	نہین
۳۰	۹	چھوڑ دیا	چھوڑا دیا
۳۰	۱۳	سمت ۱۹۲۴ بکرمی	سمت ۱۹۲۴ و سمت ۱۹۳۶ بکرمی
۳۳	۷	کھودنا شروع	کھودنا شروع کیا
۳۵	۷	[illegible]	جاہنوی کے نام کی بیچ کنفا[illegible]
۳۵	حاشیہ	مہا بھارت ورشی	بھارت ورشی
۳۶	۱۰	سمجھے ہین	سمجھ[illegible]
〃	۱۱	حرکت کردی جاوے	حرکت د[illegible] جاوے
〃	۹	جبتک	یعنی جبتک
۳۷	۲	پامال ہین	پامال ہے
〃	۹	پڑھ[illegible] پانی ہوئے	ہدایت پاتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۸	۶	چکر ہالہ	چکر دیکھ ہالہ
۴۰		یعنی چندرمان زیادہ ہے	یعنی سردی چندرمان کی زیادہ ہے
۴۱	۳	گھاٹیون مین برھمہ پوتر کے	گھاٹیون مین مثل برہمہ پوتر کے
۴۱	۶	بہتا	بہتا تھا
″	۱۳	دیس اوپکار	بکار دیس اوپکار
۴۴	۱۹	پاپ اور دھرم	پاپ اور ادھرم
۵۰	۱۰	دان ہیوستھا	ورن ہیوستھا
″	۲۱	رشی مین کہتے	رشی منی کہتے
۵۱	بیت نمبر	انقلاب رنگ نے	انقلاب دہر نے
″	بیت نمبر ۱۴	پھر کہان	پھر کہو
″	بیت نمبر ۱۶	ہی	ہو رہین
″	بیت نمبر ۱۸	کیون نہو	کیون نہون

کتبہ محمد محسن عفی عنہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

26/2/06
Signature with Date

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri